e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 294 Sunday , July 26 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۲۹۴) لکھنؤ، بروز اتوار ۲۶-جولائی ۲۰۲۶، مطابق ۱۱-صفر المظفر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

مسلح افواج ہر چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے مکمل طور پر تیار: راج ناتھ

نئی دہلی (یواین آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ہفتہ کے روز 27ویں کارگل وجے دیوس کی ماقبل شام پر دراس میں منعقدہ ایک یادگاری تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دشمن کی جانب سے مسلسل پروکسی وار اور دراندازی کی کوششوں کے باوجود ہندستانی مسلح افواج ہر چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں۔ 1999 کی کارگل جنگ کے بہادروں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ آپریشن وجے کے دوران دکھائی گئی ہمت، عزم اور حب الوطنی آج بھی مسلح افواج اور پوری قوم کو ترغیب دیتی ہے۔ انہوں نے اعتماد کا اظہار کیا کہ جب تک ملک کے جوانوں کا اٹل عزم اور حب الوطنی قائم ہے، تب تک ہندستان کی سلامتی یقینی رہے گی۔ کارگل کی فتح کو یاد کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ ملک کے سامنے سکیورٹی چیلنجز اب بھی برقرار ہیں۔ انہوں نے فوجیوں کی فلاح و بہبود اور دفاعی جدید کاری کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ فوج کو عالمی سطح کے ہتھیاروں، تربیت اور جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس کیا جارہا ہے۔

پیپر لیک معاملے کی سماعت کے لیے راؤز ایونیو کورٹ میں خصوصی فاسٹ ٹریک عدالت دی گئی تشکیل، اسپیشل جج نے لیا چارج

نیٹ اور دیگر مسابقتی امتحانات میں پیپر لیک سے متعلق مقدمات کی سماعت میں اب بہتری آئے گی۔ اسی مقصد کے تحت دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ میں تشکیل دی گئی خصوصی فاسٹ ٹریک عدالت نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ کورٹ نمبر 408 میں قائم اس خصوصی عدالت کی خصوصی جج انو گرووربالیگا نے ہفتے کے روز اپنا عہدہ سنبھالا۔ دہلی ہائی کورٹ نے پیپر لیک اور سرکاری امتحانات میں ناجائز ذرائع کے استعمال سے متعلق فوجداری مقدمات کی فوری سماعت کے لیے خصوصی فاسٹ ٹریک عدالت کا قیام عمل میں لایا ہے۔ اس عدالت کا مقصد ایسے مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کرنا اور قصورواروں کے خلاف عدالتی کارروائی کو تیز کرنا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے نیٹ اور دیگر مسابقتی امتحانات میں پیپر لیک کے معاملے پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے ملک بھر میں فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

وزیر تعلیم پردھان کا استعفیٰ، جنتر منتر میں جشن، آندولن ختم

مودی حکومت کانگریس اور جین-زی کے آگے جھکنے کو ہوئی مجبور، دھرمیندر پردھان کے استعفے کے بعد پرہلاد جوشی کو وزارتِ تعلیم کا اضافی قلمدان

نئی دہلی (ایجنسی) 'جین-زی' نے آج ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ وہ چاہیں تو کسی بھی تاناشاہی کو جھکنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ جین-زی اور اپوزیشن پارٹیوں کا سخت دباؤ ہی تھا کہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو 'استعفیٰ' دینا ہی پڑا۔ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے اپنے عہدہ سے 'استعفیٰ' کی جانکاری سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دی ہے۔ انھوں نے اپنی پوسٹ میں نوجوانوں کے نام ایک خط لکھا ہے، جس میں کہا ہے کہ جنتر منتر اور ملک میں جو حالات بنے ہیں، اس کا ملک مخالف طاقتیں فائدہ نہ اٹھائیں اس لیے 'استعفیٰ' کا فیصلہ کیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ وہ ملک میں یکجہتی بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے ایک نوٹ پوسٹ کیا ہے، جس میں لکھا ہے کہ "میں گزشتہ 4 دہائیوں سے زیادہ مدت سے طلبا، اساتذہ اور تعلیمی اصلاح کے لیے وقف رہا ہوں۔ میرا ہمیشہ ہی بھروسہ رہا ہے کہ ایک مضبوط، مجموعی اور دور اندیش تعلیمی نظام ہی مضبوط ملک کی بنیاد ہوتی ہے۔

مرکزی وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان نے ہفتہ کو اپنے عہدے سے 'استعفیٰ' دے دیا اور جیسے ہی یہ اطلاع جنتر منتر پر پہنچی تو وہاں جشن کا ماحول بن گیا۔ اس کے بعد مظاہرہ کرنے والے طلبہ خوشی سے جھومنے لگے۔ پچھلے 36 دنوں سے قومی دارالحکومت کے جنتر منتر پر مظاہرہ کر رہے طالب علموں نے مسٹر پردھان کے استعفے کے فیصلے کا جوش و خروش کے ساتھ استقبال کیا۔ مظاہرین طلبہ نے مٹھائیاں بانٹیں اور ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ مظاہرہ کرنے والے طالب علم فلم چک دے انڈیا کے گانے کچھ کریے، کچھ کریے نس نس میری کھولے، ہائے کچھ کریے... چک دے انڈیا گانے کی دھن پر تھرکنے لگے۔ اس کے بعد وندے ماترم گانا بجایا گیا۔ جشن کے دوران اسٹیج سے بار بار طالب علموں سے امن و امان برقرار رکھنے کی اپیل کی گئی۔ اس دوران کانگریس کے سابق رکنِ پارلیمنٹ سندیپ دیکشت سمیت کئی دیگر اراکینِ پارلیمنٹ وہاں پر نظر آئے۔ مظاہرہ کرنے والے طالب علموں نے مسٹر پردھان کے استعفے کو ملک بھر میں تحریک چلا رہے طالب علموں کی تاریخی جیت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ آخر کار حکومت نے ذمہ داری لی اور یہ بہت ہی اچھی بات ہے۔ طالب علموں کا کہنا تھا، مسٹر پردھان کا 'استعفیٰ' ہونا بہت خوشی کی بات ہے، لیکن یہ جواب دہی طے کرنے کا پہلا پڑاؤ ہے۔ ہم نے حکومت کو جھکایا ہے۔ اب حکومت کو پتا رہنا چاہیے کہ وہ جب بھی غلط کرے گی، ہم یہاں جواب مانگنے کے لیے کھڑے رہیں گے۔

وہیں دوسری جانب مرکزی وزیر پرہلاد جوشی کو ہفتہ کے روز ان کی موجودہ وزارتوں کے ساتھ وزارتِ تعلیم کا اضافی قلمدان سونپ دیا گیا۔ یہ اطلاع حکومت کی جانب سے جاری ایک سرکاری بیان میں دی گئی۔ یہ اعلان مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے مرکزی وزراء کونسل سے 'استعفیٰ' دینے کے فوراً بعد کیا گیا۔ مسٹر پردھان نے کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کی قیادت میں طلبہ کی تقریباً ایک ماہ طویل تحریک کے بعد اپنے عہدے سے 'استعفیٰ' دیا۔ سرکاری بیان کے مطابق صدر جمہوریہ نے وزیر اعظم کے مشورے پر دھرمیندر پردھان کا 'استعفیٰ' منظور کر لیا۔ بیان میں کہا گیا کہ مسٹر پرہلاد جوشی امورِ صارفین، خوراک و عوامی نظامِ تقسیم اور نئی و قابلِ تجدید توانائی کی وزارتوں کی ذمہ داریاں بدستور سنبھالتے رہیں گے، جبکہ انہیں وزارتِ تعلیم کا اضافی قلمدان بھی سونپ دیا گیا ہے۔

کروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) نے ہفتہ کو نیٹ امتحان کے معاملے پر جاری اپنا احتجاج فوری طور پر واپس لینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے پارٹی کے تمام مطالبات، جن میں وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا 'استعفیٰ' اور تمام مظاہرین کے خلاف درج ایف آئی آر واپس لینا شامل ہے، تسلیم کر لیے ہیں۔ سی جے پی کے ترجمان آشتوش رنکا نے مرکزی وزیر صحت جگت پرکاش نڈا اور مرکزی وزیر جتیندر سنگھ کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا، "ہمارے تمام مطالبات مان لیے گئے ہیں۔ ہم جنتر منتر اور دیگر مقامات پر موجود اپنے تمام حامیوں اور مظاہرین سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ پر امن طریقے سے احتجاج ختم کر دیں۔" مرکزی وزیر صحت جگت پرکاش نڈا نے کہا کہ حکومت قواعد کے مطابق نیٹ امتحان کی منسوخی کے بعد خودکشی کرنے والے طلبہ کے اہل خانہ کو "باعزت معاوضہ" دے گی اور مظاہرین کے خلاف درج تمام ایف آئی آر واپس لی جائیں گی۔

کاکروچ جنتا پارٹی کے ترجمان سورو داس نے کہا کہ حکومت نے دہلی کے علاوہ بی جے پی اور اس کی اتحادی جماعتوں کی حکومت والی ریاستوں میں مظاہرین کے خلاف درج تمام ایف آئی آر واپس لینے پر بھی اتفاق کیا ہے۔ انہوں نے کہا، "دہلی میں تقریباً 15 سے 20 ایف آئی آر درج کی گئی تھیں اور تین سے پانچ دن کے اندران تمام ایف آئی آر کی نقول فراہم کر دی جائیں گی۔" انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے یقین دہانی کرائی ہے کہ نہ اب اور نہ ہی مستقبل میں مظاہرین یا احتجاج کے منتظمین کے خلاف کوئی مزید کارروائی کی جائے گی۔ سی جے پی 20 جون سے قومی دارالحکومت کے جنتر منتر پر مسلسل دھرنا دے کر میبنہ نیٹ-یو جی 2026 پرچہ لیک اور سی بی ایس ای کے آن اسکرین تشخیصی نظام میں بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کی قیادت کر رہی تھی۔

'دنیا جھکتی ہے، جھکانے والا چاہیئے'

ہم نے کر دکھایا، ابھیجیت دیپکے کا ردعمل، تحریک کے پیچھے کوئی غیر ملکی ہاتھ نہیں: سی جے پی

نئی دہلی: (ایجنسی) مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے دہلی کے جنتر منتر پر طلبہ کے جاری احتجاج کے بعد اپنے عہدے سے 'استعفیٰ' دے دیا۔ انہوں نے ہفتہ (25 جولائی) کو ٹویٹر پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے اس معاملے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ استعفے کے فیصلے کے بعد کاکروچ جنتا پارٹی کے سربراہ ابھیجیت دیپکے نے اس معاملے پر اپنا پہلا بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم جیت گئے ہیں۔ ہم نے کر دکھایا۔ کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے بانی ابھیجیت دیپکے نے ہفتہ کو کہا کہ مرکزی وزیر تعلیم کا 'استعفیٰ' یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگر آپ ثابت قدم رہتے ہیں اور اس حکومت (بی جے پی) کے سامنے جھکنے سے انکار کرتے ہیں تو آپ کسی کو بھی 'استعفیٰ' دینے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ دیپکے نے عوام سے جمہوریت میں خوفزدہ نہ ہونے کی اپیل بھی کی۔ انہوں نے کہا جنتر منتر پر قائم اسٹیج سے سی جے پی کے بانی ابھیجیت دیپکے نے کہا: ہم کامیاب ہو گئے، دھرمیندر پردھان نے 'استعفیٰ' دے دیا ہے۔ یہ لوگ کہتے تھے کہ اس حکومت میں کوئی 'استعفیٰ' نہیں دیتا، اور ہم کہتے تھے: *دنیا جھکتی ہے، جھکانے والے چاہیے* آج دھرمیندر پردھان کا 'استعفیٰ' ہو چکا ہے، اور یہ 'استعفیٰ' اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر آپ لوگ نہ ڈریں اور حکومت کے سامنے نہ جھکیں، تو بڑے بڑے لوگوں سے بھی 'استعفیٰ' لیا جا سکتا ہے۔

کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) نے ہفتہ کو کہا کہ ان کی تحریک کے پیچھے نہ تو کوئی غیر ملکی ہاتھ تھا اور نہ ہی غیر ملکی فنڈنگ، یہ صرف ملک کے طالب علموں کی تحریک تھی۔ سی جے پی کے ترجمان سورَو داس اور آشتوش رانکا نے کہا کہ دارالحکومت میں جنتر منتر پر ان کے دھرنے کے دوران کچھ شر پسند عناصر نے ماحول خراب کرنے کی کوشش کی لیکن تحریک چلانے والوں نے صبر برقرار رکھا۔ سی جے پی کے یہ دونوں نمائندے یہاں کانسٹی ٹیوشن کلب میں مرکزی وزیر جے پی نڈا اور جتیندر سنگھ کے ساتھ ملاقات کے بعد صحافیوں سے الگ سے بات چیت کر رہے تھے۔ اس سے پہلے دونوں وزراء کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں اپنے مطالبات پر حکومت کے متفق ہونے کی اطلاع دینے کے ساتھ 20 جون سے چل رہی تحریک کو فوری طور پر واپس لینے کا اعلان کیا۔ سی جے پی کے نمائندوں نے ان کی تحریک کی حمایت کرنے کے لیے سیاسی جماعتوں، نوجوانوں اور ہر شہری کا شکریہ ادا کیا۔

استعفیٰ پر سونم وانگچک کا بیان، کہا یہ جمہوریت کی جیت ہے

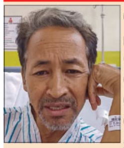

نئی دہلی: سماجی کارکن سونم وانگچک، جو طلبہ تحریک کے آغاز سے ہی اس میں شامل ہیں، نے بھی انہیں مبارکباد دی۔ اپنے ٹویٹ میں سونم وانگچک نے لکھا یہ جمہوریت کی جیت ہے۔ سونم وانگچک نے کہا کہ میں حکومت اور دھرمیندر پردھان کے اقدامات کا خیر مقدم کرتا ہوں اور ان کا احترام کرتا ہوں۔ میں ملک کے تمام لوگوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ یہ جمہوریت کی جیت ہے، اور ہم نے آج دیکھا ہے۔ ہمیں ہندوستان میں جمہوریت کی حفاظت جاری رکھنی چاہیے۔ میں ملک کے نوجوانوں کو بھی مبارکباد اور شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ سماجی کارکن سونم وانگچک نے جمعہ کو اپنا 26 دن طویل انشن ختم کیا۔ گروگرام کے میڈانتا اسپتال میں، مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا اور ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے انہیں جوس پلا کر انشن ختم کرایا۔ اس دوران حکومت نے پختہ یقین دہانی کرائی کہ جنتر منتر پر پر امن مظاہرہ کرنے والے کسی بھی مظاہرین کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

تعلیمی وزیر کا استعفیٰ نئی نسل کے انقلاب کی جیت ہے

نیٹ تحریک کامیاب، جوہر یونیورسٹی بچانے کی ہر قانونی لڑائی لڑیں گے: اکھلیش

لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا 'استعفیٰ' نئی نسل کی جیت اور انقلاب کی کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی متکبر حکومت کو جنریشن زی (Gen Z) کے سامنے جھکنا پڑا۔ استعفے کی خبر نے نئی نسل میں نئی توانائی بھر دی ہے اور جہاں جہاں یہ خبر پہنچی، لوگوں نے خوشیاں منائیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ حکومت نے غیر ضروری ضد کی۔ طلبہ، نوجوانوں اور بچوں سے بات چیت کر کے استعفے کا فیصلہ پہلے ہی کر لینا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب نیٹ امتحان کا پرچہ لیک ہوا اور کئی طلبہ نے جان گنوائی، اسی وقت وزیر تعلیم سے 'استعفیٰ' لے لیا جانا چاہیے تھا۔ حکومت نے خود تسلیم کیا تھا کہ پرچہ لیک ہوا، لیکن اس کے باوجود وہ معاملے کو سنبھالنے میں لگی رہی۔ ہفتہ کے روز اعظم گڑھ میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ جنریشن زی کی طاقت کے سامنے حکومت کو جھکنا پڑا۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ جو وزیر اعظم ہمیشہ کیمرے کے سامنے خطاب کرتے تھے، انہیں موبائل کی اسکرین کے سامنے آنا پڑا، موبائل کو ترچھا کر کے اپنا اندازِ گفتگو اور زبان بدلنی پڑی۔ انہیں ایک بار نہیں بلکہ دو مرتبہ سامنے آنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل رات بھر جاگتی ہے، اس لیے وزیر اعظم کو بھی رات میں آنا پڑا، جب کہ وہ عموماً شام آٹھ بجے خطاب کرتے تھے، اس مرتبہ انہیں آدھی رات کے بعد سامنے آنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ یہ نئی نسل کی بہت بڑی کامیابی ہے اور حکومت کو چاہیے کہ وہ ابتدائی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک سنجیدگی سے غور کرے۔ امتحانی پرچوں کے لیک ہونے کو روکنے کے لیے مضبوط اقدامات کیے جائیں تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات دوبارہ پیش نہ آئیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی منفی سیاست کرتی ہے اور اس پر بڑے پیمانے پر پیسہ خرچ کرتی ہے، لیکن نوجوان نسل نے ایسے نعرے اور پوسٹر تیار کیے جن کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

این ٹی اے کے برخاست 47 افسران کے اثاثوں کی جانچ ہوگی: سی ایم یوگی

ضلع جالون کو 1273.96 کروڑ روپے کے 374 ترقیاتی منصوبوں کا تحفہ

جالون (یواین آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کے روز جالون ضلع میں 1273.96 کروڑ روپے کی لاگت والے 374 ترقیاتی منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا اور افتتاح کر کے ضلع کو ترقی کا ایک بڑا تحفہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت انفراسٹرکچر (بنیادی ڈھانچے) کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ تعلیم، صحت، پینے کے پانی، توانائی اور سڑک جیسی بنیادی سہولیات کی توسیع کو اولین ترجیح دے رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ کا ہیلی کاپٹر دوپہر کے وقت اورئی میں واقع پولیس لائنز ہیلی پیڈ پر اترا، جہاں عوامی نمائندوں اور انتظامی حکام نے ان کا استقبال کیا۔ اس کے بعد وہ اندرا اسٹیڈیم میں منعقدہ عوامی میٹنگ میں پہنچے، جہاں بی جے پی عہدیداروں، کارکنوں اور بڑی تعداد میں موجود لوگوں نے ان کا خیر مقدم کیا۔ وزیر اعلیٰ نے اورئی، کالپی اور مادھوگڑھ اسمبلی حلقوں سے متعلق سڑک، پینے کے پانی، تعلیم، صحت، توانائی، ریونیو (محصولات)، پولیس اور شہری ترقی کے محکموں کے کل 374 منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ سنگ بنیاد رکھے گئے اہم منصوبوں میں کالپی میونسپل ایریا کی 88.53 کروڑ روپے کی پینے کے پانی کی اسکیم، اورئی-اٹورا روڈ کو چوڑا کرنے کے لیے 43.17 کروڑ روپے، مکھیہ منتری ماڈل کمپوزٹ اسکول کی تعمیر پر 24.02 کروڑ روپے، بنگرا-ریڈھر-لگام پور روڈ کو چوڑا کرنے پر 22.71 کروڑ روپے، کالپی فائر اسٹیشن کی عمارت کی تعمیر پر 18.08 کروڑ روپے اور کونچ شہر میں سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ اور انٹرسیپشن ڈائیورژن کے کام کے لیے 14.19 کروڑ روپے کے منصوبے شامل ہیں۔

وہیں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کے روز کہا کہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کے برخاست 47 افسران کے اثاثوں (جائداد) کی جانچ کرائی جائے گی اور قصوروار پائے جانے پر ان کے اثاثے ضبط کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نقل مافیا، بھو-مافیا (زمین مافیا) اور تعلیمی مافیا کے خلاف حکومت کی کارروائی مسلسل جاری رہے گی اور ایسے لوگوں کو بخشا نہیں جائے گا۔

علی گنج آتشزدگی واقعے والی غیر قانونی عمارت پر چلا بلڈوزر

لکھنؤ (ایجنسی) لکھنؤ آتشزدگی معاملہ میں لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) کی جانب سے مسمار کرنے کی کارروائی شروع ہو گئی ہے۔ ایل ڈی اے نے اس عمارت کو گرانے کے لیے 15 دن کا نوٹس دیا تھا جس کی مدت آج ختم ہو گئی، جس کے بعد ایل ڈی اے نے اس غیر قانونی عمارت کو ہٹانے کی مہم شروع کر دی ہے۔ اس دوران موقع پر بھاری تعداد میں پولیس فورس کو تعینات کیا گیا ہے۔ علی گنج کی اسی عمارت میں آگ لگنے کی وجہ سے 15 لوگوں کی موت ہو گئی تھی، جس کے بعد جانچ میں یہ بات سامنے آئی کہ اس کے لیے رہائشی نقشہ پاس کرایا گیا تھا جبکہ یہاں تجارتی سرگرمیاں چل رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اس میں غیر قانونی تعمیر کی بات بھی سامنے آئی، جس کے بعد ایل ڈی اے نے عمارت کو منہدم کرنے کے لیے نوٹس دیا تھا۔

'مودی ماضی ہیں، وہ ہندوستان کے مستقبل سے نہیں لڑ سکتے'

طلبہ کے ساتھ مار پیٹ کرنے والوں کو سزا ملنی ہی چاہیے، پریس کانفرنس کے دوران راہل گاندھی کا سخت ردعمل

نئی دہلی (ایجنسی) پیپر لیک اور طلبہ احتجاج کے معاملے کو لے کر کانگریس لیڈر اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی نے آج پریس کانفرنس کی، اس دوران ان کے ساتھ 'آئیسا' کی قومی صدر نیہا بورا سمیت دیگر طلبہ بھی موجود تھے۔۔ راہل گاندھی نے مرکزی حکومت کے سامنے پہلا مطالبہ یہ رکھا کہ "وزیر تعلیم، جو بدعنوان اور نااہل ہیں اور جن کا رویہ غلط ہے، انہیں ہٹایا جائے... مرکزی کابینہ میں اس بات پر بحث ہو رہی ہے کہ دھرمیندر پردھان کو وزارت تعلیم سے ہٹا کر کسی دوسری وزارت میں بھیج دیا جائے۔ ہندوستان کے طلبہ کو یہ منظور نہیں ہے۔ یہ کسی کو بھی منظور نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ پردھان اس بدعنوانی اور ہندوستان کے بچوں کے مستقبل کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے، اس کی نشانی ہیں۔ وہ ملک کی سب سے قیمتی چیز یعنی ہمارے طلبہ اور ان کے مستقبل کی بربادی کی علامت ہیں۔ اس لیے، دھرمیندر پردھان کو ادھر ادھر کرنے، پیچھے یا آگے کرنے جیسی کوئی بات نہیں ہوگی۔ دھرمیندر پردھان کو ہٹانا ہی ہوگا۔"

راہل گاندھی نے مرکزی حکومت سے دوسرا مطالبہ یہ کیا کہ "طلبہ کے ساتھ مار پیٹ کرنے والوں کو سزا ملنی ہی چاہیے۔ خواہ وہ اس کا انتظام کرنے والے ہوں یا اس کارروائی پر عمل درآمد کرنے والے، ان سب کو جوابدہ ٹھہرایا جانا چاہیے اور ان کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیے۔" تیسرا اور اہم مطالبہ یہ کیا کہ "اس پوری کارروائی کے پس پردہ موجود پورے نظام کے سربراہ، نریندر مودی کو طلبہ کے ساتھ کیے گئے سلوک اور اس ملک کے مستقبل کے ساتھ جو کچھ انہوں نے کیا، اس پر معافی مانگنی چاہیے۔" راہل گاندھی نے مزید کہا کہ "یہ وہی نظام ہے جو ان پر (طلبہ اور نوجوانوں پر) حملہ کر رہا ہے۔ میں نے اندران سے یہی بات کہی۔ میں نے کہا، فکر مت کرو۔ گھبراؤ مت۔ ہندوستانی حکومت کی پوری طاقت، حکومت کا کوئی بھی فرد آپ کو وہاں سے (احتجاج کی جگہ سے) نہیں ہٹا سکتا۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "حکومت کو جو کرنا ہے، کرنے دیں۔ اگر وہ روکنا چاہتے ہیں، دھمکانا چاہتے ہیں، تو وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں... ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے... وہ ہندوستان کے مستقبل ہیں۔ کوئی ان سے لڑ نہیں سکتا۔ نریندر مودی ہندوستان کے ماضی ہیں، ماضی کبھی مستقبل سے نہیں لڑ سکتا۔"

دوسری طرف 'آئیسا' کی قومی صدر نیہا بورا نے کہا کہ "آج راہل گاندھی کے ساتھ تعلیمی نظام کے حوالے سے انتہائی بامعنی گفتگو ہوئی۔ ملک میں تعلیمی نظام پر سنجیدہ بحث نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے، جبکہ پورے تعلیمی ڈھانچے کو اس طرح متاثر کیا گیا ہے کہ نوجوانوں کی تعلیم، سیکھنے کی صلاحیت اور کچھ نیا جاننے کی چاہ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔" اس دوران انہوں نے بتایا کہ "بہار بند سے پہلے بڑی تعداد میں طلبہ کارکنان کو بہار پولیس نے گرفتار کیا، جس کا معاملہ بھی راہل گاندھی کے سامنے اٹھایا گیا ہے۔" نیہا بورا نے مزید کہا کہ "راہل گاندھی کی طرف سے رکھے گئے تینوں مطالبات ملک کے نوجوانوں اور طلبہ کے حقیقی مطالبات ہیں۔ ا مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کے مطالبے پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔

پردھان کا استعفیٰ متحدہ اپوزیشن کی جیت اور مودی کی ضد کی ہار: کھرگے

نئی دہلی (یواین آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کو طلبہ، ان کے اہل خانہ اور متحدہ اپوزیشن کی جیت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ تعلیمی نظام میں اصلاح کی لڑائی ابھی جاری رہے گی۔ مسٹر کھرگے نے وزیرِ تعلیم کے استعفے پر ردِعمل کا اظہار کرتے ہوئے ہفتہ کو سوشل میڈیا ایکس پر لکھا ہندوستان کے چھاتروں کی گونج آخر کار مغرور اقتدار کی دہلیز تک پہنچ گئی ہے۔ یہ ہمارے کروڑوں نوجوانوں کی جیت ہے، جنہوں نے تعلیمی نظام کو درست کرنے کے لیے ملک بھر میں آواز اٹھائی۔ یہ سچائی کی جیت اور وزیرِ اعظم نریندر مودی کی ضد کی ہار ہے۔" انہوں نے کہا کہ وزیرِ تعلیم کا 'استعفیٰ' ان خاندانوں کی بھی جیت ہے، جنہوں نے حکومت کے مبینہ بدعنوان نظام کی وجہ سے اپنے بچوں کو کھویا۔ کانگریس صدر نے کہا، "اب باری ہے مودی جی کی ملک کی نوجوان نسل سے معافی مانگنے کی اور جنہوں نے ان پر لاٹھی ڈنڈے نیز پیلٹ گن چلوائی ہے، ان پر سخت کارروائی کرنے کی۔ پارٹی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے کہا کہ یہ ہندوستان کے نوجوانوں کی تاریخی جیت ہے اور طالب علموں کی طاقت نے نااہل، بدعنوان اور قصوروار وزیرِ تعلیم کو 'استعفیٰ' دینے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ نیٹ سوالنامہ لیک کے بعد سے ہی کانگریس، بالخصوص راہل گاندھی، مسلسل وزیرِ تعلیم کے استعفے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

دہلی میٹرو کے سبھی بند اسٹیشنز کو پھر سے کھولنے کا اعلان

نئی دہلی (ایجنسی) راجدھانی دہلی میں مودی حکومت اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے خلاف طلبا تحریک کے پیش نظر احتیاطاً بند کیے گئے دہلی کے میٹرو اسٹیشنز کے دروازے عام مسافروں کے لیے پھر سے کھول دیے گئے ہیں۔ آج جیسے ہی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے اپنے عہدہ سے 'استعفیٰ' دیا، طلبا میں جشن کا ماحول پیدا ہو گیا۔ ایسے میں کشیدگی والے حالات ختم ہوتے نظر آئے اور صلاح و مشورہ کے بعد میٹرو انتظامیہ نے پہلے راجیو چوک، منڈی ہاؤس اور سنٹرل سکریٹریٹ میٹرو اسٹیشنز کے دروازے کھولنے کا اعلان کیا، پھر کچھ ہی دیر بعد ایک ایک کر بند سبھی میٹرو اسٹیشنز کے دروازے کھولنے کا اعلان کر دیا گیا۔

بتایا جاتا ہے کہ سیکورٹی ایجنسیوں سے مشورے کے بعد دہلی میٹرو ریل کارپوریشن (ڈی ایم آر سی) نے داخلے اور باہر نکلنے کے دروازے کھول دیے ہیں، جس سے لٹینس دہلی اور کناٹ پلیس آنے جانے والے مسافروں اور ملازمت پیشہ افراد کو بڑی راحت ملی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ جنتر منتر پر جاری طلبا تحریک کے باعث بڑی بھیڑ اور پر تشدد جھڑپوں کے پیش نظر پولیس کی ہدایت پر کئی میٹرو اسٹیشنز کے دروازے بند کر دیے گئے تھے۔

دشمن کے پوری طرح گھٹنے ٹیکنے تک حملے جاری رہیں گے: ایران

ایران کا جوہری پلانٹ پر حملے کا بدلہ لینے کا دعویٰ، بحرین میں ایمازون ڈیٹا سینٹر تباہ □ یمن بحران پر ایران کو ذمے دار ٹھہرانا درست نہیں: عباس عراقچی □ چین اقتدار اعلیٰ کے تحفظ میں ایران کی حمایت کرتا ہے: چینی وزیر خارجہ □ بحرین اور کویت کے جنگی طیاروں نے ایران کے اندر حملے کیے، امریکی اخبار کا دعویٰ

تہران، 25 جولائی (ایجنسیاں) ارنا کی رپورٹ کے مطابق اسلامی جمہوریہ ایران کی قومی سلامتی کی اعلیٰ کونسل کے سیکریٹری محمد باقر ذوالقدر نے ایک پیغام جاری کر کے اعلان کیا ہے کہ میناب کے مظلوم بچوں اور لامرد نیز دیگر سبھی علاقوں کے شہیدوں کے خون کا انتقام پورا ہونے تک دشمن پر ہمارے حملے جاری رہیں گے۔ محمد باقر ذوالقدر نے کہا کہ علاقے میں اٹھنے والے دھوئیں کے بادل کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ کا کوئی فوجی، سیکورٹی یا مالی مرکز ہمارے حملے کا نشانہ بنا ہے۔ ایران کی قومی سلامتی کی اعلیٰ کونسل کے سیکریٹری نے اپنے پیغام میں کہا کہ ہمارے غازیوں کے مسلسل اور ٹارگیٹڈ (میزائل اور ڈرون) حملے ایران کی بیدار قوم کے غیظ وغضب کے تازیانے ہیں جو تسلط پسند نظام کے پیکر پر جا کر لگتے ہیں۔

□ ایرانی پاسداران انقلاب نے جوہری پلانٹ پر حملے کا بدلہ لینے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا بحرین میں امریکی کمپنی ایمازون کا ڈیٹا سینٹر اڑا دیا ہے اور حملے میں عمارت ملیامیٹ کر دی۔ تفصیلات کے مطابق امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ ختم ہونے کے بعد مشرقِ وسطیٰ شدید جنگ کی زد میں آ گیا۔ ایرانی پاسداران انقلاب نے دارخوین جوہری تنصیب پر ہونے والے حملے کا اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہوئے بحرین میں قائم امریکی ٹیکنالوجی کمپنی 'ایمازون' کے ڈیٹا سینٹر کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ پاسداران انقلاب کا کہنا ہے کہ بحرین میں ایمازون کے ڈیٹا سینٹر پر کیے گئے حملے میں عمارت مکمل طور پر ملیامیٹ ہوگئی

تاہم، اس حساس معاملے پر بحرین کی حکومت کی جانب سے ابھی تک کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا گیا۔ ایران نے اہواز میں کیے گئے حملوں کے ردعمل میں عراق کے اربیل ایئرپورٹ کو ڈرونز سے نشانہ بنایا، اس کے علاوہ کویت، اردن اور بحرین میں قائم امریکی فوجی اڈوں کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے۔ بحرین کے شیخ عیسیٰ ایئربیس پر ایندھن کے ذخائر، گوداموں اور فوجی رہائش گاہوں کو نشانہ بنایا گیا، جبکہ اردن کے الازرق ایئربیس پر طیاروں کے ہینگر اور امریکی فوجیوں کی رہائش گاہوں پر حملے کیے گئے۔ ایرانی فوج اور ایئر ڈیفنس حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے امریکی جارحیت کا بھرپور جواب دیتے ہوئے ایرانی ایئر ڈیفنس سسٹم نے کرمان کے قریب حملہ آور امریکی کروز میزائل کو فضا میں ہی تباہ کر دیا، ایرانی فوج نے قیشم جزیرے کے قریب ایک امریکی طیارہ مار گرانے کا دعویٰ بھی کیا۔ دوسری جانب جنگ بندی معاہدہ ختم ہونے کے بعد آبنائے ہرمز میں آئل ٹینکروں کی آمدورفت میں نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے 'روئٹرز' کے مطابق آبنائے ہرمز سے آئل ٹینکروں کی آمدورفت تاریخ کی کم ترین سطح پر پہنچ گئی ہے، اس راستے سے محض 3 ٹینکر گزرے تھے، جبکہ گزشتہ روز صرف ایک آئل ٹینکر نے یہ آبنائے پار کی۔ آبنائے ہرمز کی اس غیراعلانیہ بندش اور جنگی صورتحال کے باعث عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں یکدم بڑھ کر 100 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی ہیں، جس سے دنیا بھر میں بڑے معاشی بحران کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔

□ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ یمن میں جاری تنازع، باب المندب اور خطے کے دیگر مسائل کا کوئی فوجی حل موجود نہیں۔ ایران کے سرکاری اخبار ایران ڈیلی کو دیے گئے انٹرویو میں عباس عراقچی نے کہا کہ یمن کی موجودہ صورتحال کو ایران سے منسوب کرنا درست نہیں۔ انہوں نے کہا کہ باب المندب میں پیش آنے والے واقعات کی جڑیں یمن، سعودی عرب اور خطے کے دیگر ممالک کے درمیان برسوں سے جاری تنازعات اور مسائل میں موجود ہیں۔

□ چینی وزیر خارجہ نے بشکیک میں شنگھائی تعاون تنظیم کی وزارتی کونسل کے اجلاس کے موقع پر جمعے کی شام ایرانی وزیر خارجہ کے ساتھ ملاقات میں باہمی روابط اور علاقائی نیز بین الاقوامی تغیرات پر تبادلہ خیال کیا۔ چین کے وزیر خارجہ وانگ ای نے مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی پر چین کی گہری تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اسلام آباد مفاہمتی یادداشت کثیر فریقی ثالثی کا نتیجہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ مفاہمتی یادداشت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ایران اور مشرق وسطیٰ کے عوام جنگ کا خاتمہ اور پائیدار امن و ثبات چاہتے ہیں۔ چین کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ان کی حکومت، مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کے لئے پاکستان اور دیگر فریقوں کی ثالثی اور ابنائے ہرمز کا مسئلہ حل کرنے کی کوششوں کی حمایت جاری رکھے گی۔

□ امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل نے ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ بحرین اور کویت کے جنگی طیاروں نے ایران کے اندر پہلی بار براہ راست حملے کیے ہیں۔ اخبار نے ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ بحرین اور کویت کے جنگی طیاروں نے رواں ماہ ایران کے فوجی اہداف پر حملے کیے، خلیجی ملکوں نے خفیہ طور پر ایران کے اندر فوجی اہداف کو نشانہ بنایا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ اس ماہ کے آغاز میں کیے گئے فضائی حملوں میں ڈرون اور میزائل ذخیرہ کرنے والے گوداموں سمیت دیگر فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ تہران کے خلاف دونوں خلیجی ممالک کی جانب سے اس نوعیت کی پہلی براہِ راست جوابی کارروائی تھی، اور اس بات کی بھی عکاسی کرتی ہے کہ جنگ کے طول پکڑنے کے ساتھ عرب ریاستیں کس قدر مشکل صورتِ حال سے دوچار ہیں۔ رپورٹ کے مطابق متحدہ عرب امارات نے ان حملوں کے لیے اہداف سے متعلق انٹیلی جنس معلومات اور دفاعی فضائی معاونت فراہم کی، جو ایران کا مقابلہ کرنے کے لیے عرب ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون کی علامت ہے، یاد رہے کہ یو اے ای نے جنگ کے ابتدائی مرحلے میں بھی ایران پر متعدد بار حملے کیے تھے۔ بحرین اور کویت نے ان حملوں کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں کی ہے، جب کہ دونوں خلیجی ممالک کے حکومتی ترجمانوں نے اس بارے میں تبصرے کی درخواستوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ذرائع کے مطابق بحرین اور کویت کی فضائی افواج نسبتاً چھوٹی ہیں اور زیادہ تر امریکی اور یورپی ساختہ طیاروں سے لیس ہیں، تاہم حکام نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ تہران کو بغیر جواب دیے اپنے ممالک پر مسلسل حملے کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ حالیہ ہفتوں میں ایران نے اپنے حملوں کا زیادہ تر رخ بحرین اور کویت کی جانب رکھا ہے کیوں کہ دونوں ممالک میں امریکہ کی اہم فوجی تنصیبات موجود ہیں۔ بحرین میں امریکی بحریہ کے پانچویں بیڑے کا صدر دفتر قائم ہے، جب کہ کویت میں مختلف فوجی اڈوں پر ہزاروں امریکی فوجی تعینات ہیں۔ کویت کی وزارتِ خارجہ نے اتوار کو کہا کہ ایران نے بجلی پیدا کرنے اور سمندر کے پانی کو میٹھا بنانے والے ایک مرکز پر حملہ کیا، اور اسے اہم شہری بنیادی ڈھانچے پر خطرناک حملہ اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی قرار دیا۔ کویت اور بحرین نے اس وسیع ہوتے تنازع کے دوران ایرانی میزائلوں اور ڈرونز کو روکنے کے لیے متعدد بار اپنے فضائی دفاعی نظام فعال کیے۔

برطانیہ میں مسلمان مخالف واقعات میں تشویشناک اضافہ

ہر 5 روز بعد ایک مسجد پر حملہ

لندن، 25 جولائی (یو این آئی) برطانیہ میں مسلمان مخالف واقعات میں تشویشناک اضافہ رپورٹ ہوا، جہاں اوسطاً ہر 5 روز میں ایک مسجد کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق برطانیہ میں مقیم مسلمانوں اور مساجد پر حملوں کی صورتحال انتہائی تشویشناک ہو گئی، 'برٹش مسلم ٹرسٹ' اور برطانوی 'ہوم آفس' کی جانب سے جاری کردہ الگ الگ رپورٹس میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ملک میں مسلمان مخالف واقعات اور آن لائن نفرت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جس کے بعد حکومت نے مساجد کی سیکیورٹی سخت کرنے کے لیے ہنگامی اقدامات کا آغاز کر دیا ہے۔ 'برٹش مسلم ٹرسٹ' کی رپورٹ میں کہا گیا کہ برطانیہ میں اوسطاً ہر 5 روز میں ایک مسجد کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور گزشتہ ایک سال کے دوران ملک بھر میں 70 سے زیادہ مساجد پر حملے کیے گئے۔ اسلاموفوبیا اور حملوں کے سب سے زیادہ واقعات لندن، مانچسٹر اور برمنگھم میں دیکھنے میں آئے۔ صرف لندن میں 9 مختلف مساجد پر حملے ہوئے، جبکہ برمنگھم میں ایک ہی مسجد کو گزشتہ ایک سال کے دوران 3 بار نشانہ بنایا گیا۔

رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ برطانیہ میں مسلمانوں کو ہراساں کرنے، ان پر جسمانی حملوں اور انٹرنیٹ پر آن لائن نفرت پھیلانے کے واقعات میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ برطانوی ہوم آفس (وزارتِ داخلہ) نے بھی ان اعداد و شمار کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا ہے کہ سرکاری ریکارڈ کے مطابق مسلمان مخالف واقعات میں 19 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ مساجد اور مسلم کمیونٹی کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے برطانوی حکومت نے اس سال مساجد کی حفاظت اور سیکیورٹی انتظامات کو بہتر بنانے کے لیے 40 ملین پاؤنڈز (4 کروڑ پاؤنڈز) کے خصوصی فنڈ کا اعلان کیا ہے۔ ہوم آفس نے ان تمام مساجد کو، جو کسی بھی قسم کے خطرے کا شکار ہیں، سیکیورٹی فنڈنگ حاصل کرنے کے لیے فوری درخواستیں جمع کرانے کی ہدایت کی ہے اور یقین دہانی کرائی ہے کہ یہ فنڈز جلد سے جلد فراہم کرنے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ برطانوی ہوم آفس کا کہنا ہے کہ برطانیہ میں مسلمانوں کا صرف محفوظ ہونا ہی نہیں، بلکہ ان کا خود کو محفوظ محسوس کرنا بھی برابر کی اہمیت رکھتا ہے، مسلمانوں کو اس وقت جن نفرت آمیز رویوں کا سامنا ہے، حکومت ان کے خاتمے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی اور اس فسطائیت کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

یو اے ای کا 5 سالہ ملٹی پل انٹری ٹورسٹ ویزا

دبئی، 25 جولائی (یو این آئی) یو اے ای کا 5 سالہ ملٹی پل انٹری ٹورسٹ ویزا کے لیے اہم شرائط اور درخواست مسترد ہونے کی وجوہات سامنے آ گئیں۔ تفصیلات کے مطابق متحدہ عرب امارات کا 5 سالہ ملٹی پل انٹری ٹورسٹ ویزا بدستور دستیاب ہے، جس کے تحت تمام ممالک کے شہری بار بار یو اے ای کا سفر کر سکتے ہیں۔ اس ویزے کے ذریعے ہر بار 90 دن تک قیام کی اجازت ہوتی ہے، جبکہ مخصوص شرائط کے تحت مزید 90 دن کی توسیع بھی ممکن ہے، تاہم ایک سال میں مجموعی قیام 180 دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ یو اے ای حکام نے بتایا کہ درخواست گزار کے لیے کچھ شرائط پوری کرنا ضروری ہیں، جیسے پاسپورٹ کم از کم 6 ماہ کے لیے کارآمد ہو، واپسی یا اگلی منزل کا کنفرم ٹکٹ موجود ہو اور یو اے ای کی درست ہیلتھ انشورنس ہو۔ اس کے علاوہ درخواست سے قبل گزشتہ 6 ماہ کے دوران کم از کم 4 ہزار امریکی ڈالر (یا مساوی رقم) بینک اکاؤنٹ میں موجود ہونے کا ثبوت فراہم کیا جائے۔ دستاویز میں رنگین پاسپورٹ سائز تصویر جمع کرائی جائے جبکہ پاکستانی شہریوں کے لیے قومی شناختی کارڈ بھی لازمی دستاویزات میں شامل ہے۔ درخواست آئی سی پی یا جی ڈی آر ایف اے کی آن لائن سروسز، کسٹمر سینٹرز یا ٹائپنگ سینٹرز کے ذریعے جمع کرائی جا سکتی ہے تاہم مکمل دستاویزات جمع ہونے کے بعد ویزا عموماً 48 گھنٹوں میں جاری کر دیا جاتا ہے۔ آئی سی پی کے ذریعے درخواست دینے پر مجموعی فیس تقریباً 775,3 درہم جبکہ جی ڈی آر ایف اے کے ذریعے تقریباً 5.713,3 درہم ہے، جس میں درخواست، ویزا اجرا، سیکیورٹی ڈپازٹ اور دیگر سروس چارجز شامل ہیں۔ ویزے کے اجرا کے بعد درخواست گزار کو 60 دن کے اندر یو اے ای میں داخل ہونا ہوگا اور ہر بار زیادہ سے زیادہ 90 دن قیام کی اجازت ہوگی، جبکہ توسیع کے بعد بھی ایک سال میں مجموعی قیام 180 دن سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ تاہم مقررہ مدت سے زیادہ قیام کی صورت میں جرمانہ، سیکیورٹی ڈپازٹ کی ضبطی اور مستقبل میں ویزا درخواست مسترد ہونے جیسے نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ حکام نے درخواست مسترد ہونے کی وجوہات بتاتے ہوئے کہا اگر درخواست گزار مقررہ مدت میں مطلوبہ معلومات یا دستاویزات مکمل نہ کرے، یا درخواست بار بار نامکمل ہونے کے باعث واپس آئے، تو درخواست خودکار طور پر مسترد کی جا سکتی ہے۔ تاہم ویزا مسترد ہونے کی صورت میں مقررہ شرائط کے مطابق سیکیورٹی ڈپازٹ اور بعض فیسوں کی واپسی بھی ممکن ہوگی۔

اقوام متحدہ کے سربراہ کا 17 سال بعد دورہ دمشق

دمشق، 25 جولائی (یو این آئی) اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریش ہفتہ کو دمشق پہنچے، جو کہ 17 سال میں اقوام متحدہ کے سربراہ کا شام کا پہلا دورہ ہے اور یہ اسد کے بعد عبوری مرحلے میں بین الاقوامی قبولیت کی تجدید کی علامت ہے۔ دمشق انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر گوتریش کا استقبال شام کے وزیرِ خارجہ اسعد الشیبانی نے کیا۔ بعدازاں ان کا 3 روزہ دورہ شروع ہوا۔ جس میں صدر احمد الشرع، سینئر حکومتی عہدیداران، سول سوسائٹی کے نمائندے اور ملک کی نئی قائم شدہ عبوری پارلیمنٹ کے ارکان سے ملاقاتیں اور بات چیت شامل ہے۔ یہ دورہ بان کی مون کی طرف سے 2009 کے دورہ دمشق کے بعد اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کا پہلا دورہ ہے، جو شام کی خانہ جنگی کے پھوٹنے سے دو سال قبل تھا۔ اس تنازع نے نصف ملین سے زائد افراد کو ہلاک کیا اور لاکھوں کو بے گھر کر دیا، بعدازاں شامی رہنما بشار الاسد کو دسمبر 2024 میں معزول کر دیا گیا۔ اقوام متحدہ کے سربراہ متوقع طور پر شام کے سیاسی عبور اور بحالی کی کوششوں میں تنظیم کی حمایت کا اعادہ کریں گے، جسے اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی کلاؤڈیو کورڈونے نے ملک کی تاریخ کے فیصلہ کن دور کے طور پر بیان کیا ہے۔ سرکاری عہدیداران کے ساتھ ملاقاتوں کے علاوہ، گوتریش سول سوسائٹی گروپس اور خواتین کے معاملات کی حمایتی تنظیموں کے عہدیداروں سے ملاقات کریں گے، جو کہ ریاستی اداروں سے ہٹ کر اقوام متحدہ کی وسیع شمولیت کو اجاگر کرتا ہے۔ گوتریش اسرائیل کے زیرِ قبضہ گولان کی پہاڑیوں میں واقع اقوامِ متحدہ کی ڈس انگیجمنٹ آبزرور فورس (UNDOF) کا بھی دورہ کریں، جہاں امن پسندوں نے 1974 سے شام–اسرائیل جنگ بندی لائن کی نگرانی کی ہے۔ یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب شام ایک دہائی سے زیادہ تنازع اور سیاسی انتشار کے

ترکیہ کی طرف سے چار فلسطینیوں کی ہلاکت اور اسرائیل کی نسل کشی پالیسی کی مذمت

انقرہ، 25 جولائی (یو این آئی) ترکیہ نے قابض فلسطینی علاقوں میں چار فلسطینیوں کے قتل کے بعد جسے اس نے بڑھتی ہوئی غیر قانونی آبادکارانہ دہشت گردی قرار دیا اور اس کی مذمت کی۔ ترکیہ وزارتِ خارجہ نے جمعہ کو ایک بیان میں کہا، "ہم قابض فلسطینی علاقوں میں بڑھتی ہوئی غیر قانونی آبادکارانہ دہشت گردی کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔" وزارت نے کہا کہ جمعہ کو چار فلسطینیوں کا قتل ایسے آبادکار دہشت گردوں نے کیا جنہیں "بنیتن یاہو کی حکومت" نے حوصلہ افزائی دی، اور یہ "اسرائیل کی جاری نسل کشی کی پالیسی" کا نتیجہ تھا۔ دفتر نے بین الاقوامی برادری سے دوبارہ اپیل کی ہے کہ "وہ جرائم جو آبادکار دہشت گرد فلسطینی زمین پر قبضہ کرتے ہیں اور ان کے حامی انجام دیتے ہیں، ان کے ذمہ داران کو عدالتی کارروائی کے ذریعے جوابدہ ٹھہرایا جائے۔" جمعہ کے اوائل میں، اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو اور وزیرِ دفاع اسرائیل کاٹز نے غیر قانونی ہیوات گلادبستی کے قریب ایک فائرنگ حملے کے بعد قابض مغربی کنارے کے فلسطینی دیہات میں ایک "وسیع پیمانے پر فوجی کارروائی" کا حکم دیا۔ انادولو کے رپورٹرز کے مطابق، بعدازاں غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں نے نابلوس کے فلسطینی دیہات سرّا اور اریف پر حملہ کیا، فلسطینی گھروں اور دیگر املاک کو آگ لگا دی، جبکہ مقامی باشندوں نے جوابی طور پر پتھراؤ پھینکا۔

اگر سعودی عرب معاہدہ ابراہیمی میں شامل نہ ہوا تو اس کیساتھ جوہری معاہدہ نہیں کریں گے: ٹرمپ کا اعلان

امریکہ کا خلیجِ عمان میں ایل پی جی ٹینکر پر حملہ □ ٹرمپ کی مشیروں اور کابینہ اراکین سے ملاقات، ایران کے خلاف بڑے حملوں پر غور

واشنگٹن، 25 جولائی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دو ٹوک الفاظ میں واضح کر دیا ہے کہ اگر سعودی عرب معاہدہ ابراہیمی میں شامل نہ ہوا تو اس کے ساتھ ہم جوہری معاہدہ نہیں کریں گے۔ اوول آفس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے صدر ٹرمپ نے کہا کہ سعودی عرب کو معاہدہ ابراہیمی کا رکن ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی انہوں نے واضح کیا کہ اگر سعودی عرب معاہدہ ابراہیمی میں شامل نہ ہوا تو جوہری معاہدہ نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ ایران جنگ سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ انہوں نے ابھی تک ایران پر بڑے پیمانے پر حملے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ نہیں کیا، کیونکہ تہران کے ساتھ جاری مذاکرات میں ایرانی حکام اب زیادہ سنجیدگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ دیکھیں، اس وقت ہماری ان سے بات چیت جاری ہے۔ میرے خیال میں وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ زیادہ سنجیدہ ہوتے جا رہے ہیں، شاید اس کی وجہ بھی سب پر واضح ہے۔ واضح رہے کہ کچھ روز قبل امریکی صدر ٹرمپ نے سعودی عرب کے ساتھ سول جوہری پروگرام کے معاہدے کی باضابطہ منظوری دی ہے تاہم اسے کانگریس کی منظوری درکار ہے۔ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر جاری بیان میں ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ امریکا کے محکمہ توانائی اور سعودی عرب کے درمیان جو سول جوہری معاہدہ طے کیا جا رہا ہے، اس میں کسی بھی قسم کی یورینیم افزودگی کی اجازت نہیں ہوگی۔ ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ یہ معاہدہ صرف پرامن اور غیر فوجی مقاصد کے لیے ہوگا، بالکل ویسا ہی جیسے ایران، متحدہ عرب امارات اور بعض دیگر ممالک کے پاس موجود سول جوہری پروگرام ہیں۔ ساتھ ہی امریکی صدر نے واضح کیا تھا کہ اس معاہدے کی منظوری دی جائے گی لیکن اس کی ایک بنیادی شرط یہ ہوگی کہ سعودی عرب باعزت، کامیاب اور نہایت قابل احترام معاہدہ ابراہیمی (Abraham Accords) میں شامل ہو۔

□ امریکہ نے خلیج عمان میں ایل پی جی ٹینکر پر میزائلوں سے حملہ کیا، انجن روم کو نقصان پہنچنے سے جہاز ناکارہ ہوگیا۔ ایرانی خبر رساں ایجنسی کا دعویٰ ہے کہ حملے میں جہاز کے عملے کے دو ارکان ہلاک ہوگئے۔ ایرانی خبر ایجنسی کے مطابق امریکہ نے ٹینکر کو ایرانی گیس لے جانے والا جہاز سمجھ کر حملہ کیا۔ دوسری جانب سعودی خبر ایجنسی کے مطابق جمعے کے روز بحیرۂ احمر میں سعودی جہاز این سی سی ماسا کو نشانہ بنایا گیا جس سے جہاز کو معمولی نقصان پہنچا۔ سعودی خبر ایجنسی کا کہنا ہے کہ عملہ محفوظ ہے اور جہاز منزل کی جانب گامزن ہے۔

□ امریکی صدر ٹرمپ نے مشیروں اور کابینہ اراکین سے ملاقات کی ہے، ملاقات میں ایران کے خلاف بڑے حملوں پر غور کیا گیا۔ امریکی اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ ایرانی پراکسیز کی جانب سے درپیش خطرے کے سبب نیٹو سربراہ اجلاس کے دوران صدر ٹرمپ کو طیارہ بدلنا پڑا تھا۔ خفیہ اہلکاروں نے ٹرمپ کو مشورہ دیا تھا کہ وہ ترکیہ سے روانگی کے موقع پر قطر کے نئے طیارے کی بجائے پرانا ایئر فورس ون استعمال کریں۔

سعودی عرب کے یمن کے شہر الحدیدہ میں فضائی حملے

ریاض، 25 جولائی (یو این آئی) سعودی عرب نے یمن کے حوثیوں کے زیرِ کنٹرول مغربی شہر الحدیدہ میں ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن کی تنصیبات اور کمران جزیرے پر فضائی حملے کیے ہیں۔ ترجمان سعودی رائل فورسز ترکی المالکی نے ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ سعودی عرب نے یہ کارروائی حوثی ملیشیا کے سعودی عرب کے خلاف بحری ناکہ بندی اور بحیرہ احمر میں سعودی آئل ٹینکر کو نشانہ بنانے پر کی گئی ہے۔ حوثی ٹی وی المسیرہ نے بھی الحدیدہ پر سعودی فضائی حملوں کی تصدیق کی ہے۔ حوثیوں کی وزارتِ خارجہ کے مطابق سعودی عرب نے یمن کے حوثیوں کے زیرِ کنٹرول شہر الحدیدہ پر فضائی حملے کیے۔ وزارت نے خبردار کیا کہ جمعہ کی شب کیے گئے اس حملے کی قیمت ریاض کو چکانا پڑے گی، اور اشارہ دیا کہ حوثی ان حملوں کا جواب دیں گے۔ وزارتِ خارجہ نے کہا الحدیدہ کو نشانہ بنا کر سعودی حکومت نے آئندہ مرحلے کی بنیادی خصوصیت "شدت کے جواب میں مزید شدت" کو بنا دیا ہے۔ حوثیوں سے وابستہ المسیرہ ٹی وی کے مطابق حملوں میں ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ چینل نے جزیرہ کمران پر بھی حملوں کی اطلاع دی۔ المسیرہ ٹی وی کے مطابق جزیرہ کمران پر حملے میں اب تک ایک خاتون کے زخمی ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ خبر رساں ادارے روئٹرز نے عینی شاہدین کے حوالے سے بتایا کہ الحدیدہ کی بندرگاہ پر بھی دھماکے سنے گئے، تاہم یمن میں سعودی قیادت والے اتحاد نے بندرگاہ کو نشانہ بنانے کی تردید کی ہے۔ الحدیدہ کی بندرگاہ حوثیوں کے زیرِ کنٹرول یمن کے علاقوں کے لیے ایک نہایت اہم رسدگاہ ہے۔ اس بندرگاہ کے ذریعے شمالی یمن میں، جو حوثیوں کے کنٹرول میں ہے، تجارتی سامان اور انسانی امداد کا زیادہ تر حصہ پہنچایا جاتا ہے۔ یمن میں سعودی قیادت والے اتحاد کے سرکاری ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے کشیدگی کا ذمہ دار حوثیوں کو قرار دیتے ہوئے بحیرۂ احمر میں جہاز رانی پر ان کے حملوں کو "بزدلانہ اور غیر ذمہ دارانہ" قرار دیا۔ المالکی نے کہا کہ اگر حوثی اپنی 'دشمنانہ کارروائیاں' جاری رکھتے ہیں تو ان کا جواب 'بلا جھجک دیا جائے گا'۔

ترکی سے روانہ ہوتے وقت صدر ٹرمپ نے اچانک طیارہ تبدیل کر دیا تھا: انکشاف

واشنگٹن، 25 جولائی (یو این آئی) نیویارک ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ترکی سے روانگی کے وقت سیکیورٹی خدشات کے باعث اپنا طیارہ تبدیل کیا تھا۔ امریکی اخبار کا کہنا ہے یہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اس ماہ ترکی سے روانگی کے وقت اچانک اپنا طیارہ تبدیل کر لیا تھا کیوں کہ حکام کو ایک دھمکی ملی تھی کہ ایرانی پراکسی فورسز انھیں اور ایئر فورس ون کو نشانہ بنانے کی منصوبہ بندی کر رہی ہیں۔ یہ دھمکی اس وقت سامنے آئی جب ٹرمپ نیٹو سربراہی اجلاس میں شریک تھے، وہ قطر کی جانب سے تحفتاً دیے گئے نئے بوئنگ 747-8 طیارے کے ذریعے انقرہ پہنچے تھے، لیکن یہ جہاز جدید حفاظتی نظام سے مکمل طور پر لیس نہیں تھا، جس کے باعث پرانے طیارے کو ترجیح دی گئی۔ جب امریکی حکومت کو اس دھمکی کا علم ہوا تو سیکرٹ سروس نے صدر ٹرمپ کو طیارہ تبدیل کرنے کا مشورہ دیا۔ بعد میں انھوں نے اعلان کیا کہ وہ ملک سے روانگی کے لیے پرانا طیارہ استعمال کریں گے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکی حکام کو خدشہ تھا کہ ایران سے وابستہ گروہ انھیں نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتے ہیں، ٹرمپ پہلے ہی یہ کہہ چکے تھے کہ ایران سے منسلک عناصر ان کے قتل کی کوشش کر سکتے ہیں، انھوں نے خبردار کیا تھا کہ اگر ان کی جان لینے کی کوئی کوشش کی گئی تو ایران کو بہت سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جاپان کو دوبارہ فوجی طاقت بڑھانے سے روکا جائے: وانگ یی

بیجنگ، 25 جولائی (اسپوتنک/یو این آئی) چین نے کہا ہے کہ چین اور روس کو دوسری عالمی جنگ میں فتح کے نتائج کی حفاظت کرنی چاہیے اور جاپان کو دوبارہ ہتھیار اٹھانے سے روکنا چاہیے۔ چینی وزارت خارجہ نے ہفتے کے روز ایک اعلیٰ چینی سفارت کار کے حوالے سے کہا کہ "دونوں ممالک کو سٹریٹجک کوآرڈینیشن کو مضبوط کرنا چاہیے، دوسری جنگ عظیم میں فتح کے نتائج کی حفاظت کرنی چاہیے اور کسی بھی صورت میں جاپان کو دوبارہ ہتھیار اٹھانے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔" چینی وزیر خارجہ وانگ یی نے جمعے کو کرغزستان میں اپنے روسی ہم منصب سرگئی لاوروف سے ملاقات کی۔ چینی حکام نے بارہا کہا ہے کہ جاپان حالیہ دنوں میں جارحانہ ہتھیاروں کی تعیناتی اور اپنی سرزمین سے باہر جارحانہ میزائل چلا کر اپنی فوجی تیاری کو تیز کر رہا ہے۔ جاپانی وزیر اعظم سانائے تاکائچی نے نومبر 2025 میں کہا تھا کہ تائیوان سے متعلق کسی بھی غیر متوقع صورت حال، جس میں جنگی جہازوں اور فوجی طاقت کا استعمال شامل ہے، ملک کے لیے ایک وجودی خطرہ سمجھا جا سکتا ہے۔

قسمت کا کھیل: قدرت نے 40 سال بعد بہن بھائی کو کیسے ملایا؟

لندن، 25 جولائی (یو این آئی) برطانیہ میں حیران کن واقعہ اس وقت سامنے آیا جب دو سال تک ایک ہی جگہ کام کرنے والے دو ساتھیوں کو معلوم ہوا کہ وہ دراصل آپس میں سگے بہن بھائی ہیں، جو بچپن میں جدا ہو گئے تھے۔ 60 سالہ ڈیو گرین 2005 میں مانچسٹر ایئرپورٹ کے بس اسٹیشن پر سپروائزر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے، جبکہ 53 سالہ اینڈریا ارمسٹن وہاں وینڈنگ مشینوں میں سامان فراہم کرنے کی ذمہ دار تھیں۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق دونوں آفس کولیگز کے درمیان موٹر سائیکلوں کے مشترکہ شوق کی وجہ سے دوستی ہوئی، جو وقت گزرنے کے ساتھ مضبوط ہوتی چلی گئی۔ دو سال بعد ایک روز گود لینے (ایڈوپشن) سے متعلق گفتگو کے دوران ڈیو گرین نے بتایا کہ انہیں بچپن میں گود لیا گیا تھا، اس پر اینڈریا نے ذکر کیا کہ ان کا ایک بھائی بھی پیدائش کے فوراً بعد کسی کو گود دے دیا گیا تھا۔ جب ڈیو نے اپنا پیدائشی نام اسٹیورٹ پراؤڈلو بتایا تو اینڈریا حیرت میں گم ہو کر رہ گئیں کیونکہ شادی سے پہلے ان کا خاندانی نام بھی پراؤڈلو تھا۔ اینڈریا نے فوری طور پر اپنی والدہ سوزن سے رابطہ کیا اور اپنے گود دیے گئے بھائی کی تاریخِ پیدائش معلوم کی۔ جب تاریخ 24 مارچ 1966 نکلی تو انہیں یقین ہو گیا کہ برسوں سے بچھڑا ہوا بھائی انہیں مل چکا ہے۔

کربلا کے 72شہداء کے تابوتوں کی زیارت، ہر آنکھ اشک بار ہو گئی

آصفی امام باڑے میں بہتر شہداء کے تابوتوں کی زیارت کرائی گئی، عزادار تبرکاً تابوتوں کو بوسے دیتے رہے

لکھنؤ حضرت امام حسینؑ کی چار سالہ صاحبزادی **شہزادی جناب سکینہ کی شہادت کی یاد میں ہفتہ کے روز **آصفی امام باڑہ، حسین آباد میں واقعۂ کربلا کے بہتر شہداء کے تابوتوں کی زیارت کرائی گئی۔ اس موقع پر منعقدہ مجلس سے مولانا تقی رضا نے خطاب کرتے ہوئے جنابِ سکینہؑ کی شہادت کے مصائب بیان کیے۔ مجلس کے اختتام پر جیسے ہی پہلا تابوت برآمد ہوا، وہاں موجود عزاداروں کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔ سب سے پہلے حضرت مسلم بن عوسجہ کے تابوت کی زیارت کرائی گئی۔ اس کے بعد دیگر شہدائے کربلا کے تابوت یکے بعد دیگرے برآمد ہوتے رہے، جبکہ **ارم جونپوری** اپنے مخصوص انداز میں ہر تابوت کا تعارف پیش کرتے رہے، جسے سن کر عزادار زار وقطار روتے رہے۔ عقیدت مند تابوتوں پر پھول، گل پوش چادریں اور ہار پیش کر رہے تھے۔ تابوتوں کے علاوہ **حضرت امام حسین** کی سواری کی علامت **ذوالجناح**، **حضرت عباس** کا علم اور **حضرت علی اصغر** کے جھولے کی بھی زیارت کرائی گئی، جنہیں بوسہ دینے کے لیے عزادار بے تاب نظر آئے۔ تابوتوں کے عقب میں **انجمن شبیریہ** نوحہ خوانی کرتی ہوئی چل رہی تھی۔ اس موقع پر لکھنؤ سمیت ریاست بھر سے ہزاروں عزاداروں نے شرکت کی۔ اس پروگرام کا اہتمام **انجمن شبیریہ شیش محل** نے کیا۔

اندھیرے گھر میں سکینہؑ کو موت آئی ہے"

لکھنؤ شہزادی جنابِ سکینہؑ کی شہادت کی یاد میں ہفتہ کے روز پرانے شہر میں دیر رات تک **"یا سکینہؑ... یا سکینہ کی صدائیں گونجتی رہیں۔ جہاں امام باڑوں میں مردوں نے مجالس برپا کیں، وہیں خواتین نے گھروں میں مجالس منعقد کیں، تاریکی میں تابوت اٹھایا اور یہ معروف نوحہ پڑھا:

اندھیرے گھر میں سکینہؑ کو موت آئی ہے،
جنازہ اٹھنے کا سامان نہیں، دہائی ہے۔

اسی طرح نوحے کے دیگر اشعار بھی پڑھے گئے جن میں حضرت سکینہؑ کی مظلومیت اور کم سنی کا درد بیان کیا گیا۔

جنابِ سکینہؑ کی یاد میں مجالس اور نیاز کا اہتمام

جنابِ سکینہؑ کی شہادت کے موقع پر گھروں میں نیاز تقسیم کی گئی اور تاریکی میں تابوت اٹھا کر حضرت امام حسینؑ کو ان کی کمسن بیٹی کا پرسہ پیش کیا گیا۔ یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔

کربلا تالکٹورہ میں منعقدہ مجلس سے **مولانا آصف علی غدیری** نے خطاب کیا، جبکہ تلاوتِ قرآنِ کریم **قاری حسن عباس** نے کی۔ مجلس کے بعد مختلف انجمنوں نے نوحہ خوانی کی اور عزاداروں نے قمہ اور زنجیر کا ماتم بھی کیا۔ اسی طرح **کربلا ناصرالدین حیدر** میں **مولانا تقی رضا** نے مجلس سے خطاب کیا، جبکہ **عزاد خانہ فاضل حسین، لڈن مہدی گنج میں مولانا امیر حسن** نے مصائبِ اہلِ بیتؑ بیان کیے۔

دھکتے انگاروں پر ماتم

لکھنؤ: شہدائے کربلا کی یاد میں مقبرہ عالیہ، گولا گنج میں مجلس سے **مولانا مرزا انور حسین** نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد عزادار ہاتھوں میں علم اٹھائے **"یا حسینؑ... یا حسینؑ کی صدائیں بلند کرتے ہوئے دہکتے انگاروں پر سے گزرے۔ بعد ازاں **بنی ہاشم کے اٹھارہ تابوتوں، حضرت علی اصغرؑ کے جھولے، علمِ حضرت عباسؑ اور ذوالجناح** کی زیارت کرائی گئی جبکہ مختلف انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

اس پروگرام کی نظامت مولانا احمد بجنوری نے کی جبکہ اس کا اہتمام انجمن دستۂ کشمیری نے کیا تھا۔ اس موقع پر مسلم برادری کے ساتھ ہندو برادری کے افراد نے بھی شرکت کی۔ اسی طرح **دریا والی مسجد، بدھا پارک کے قریب بھی آگ پر ماتم کا اہتمام کیا گیا۔ مجلس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا اور **مولانا شاہد رضوی** نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد عزادار "یا حسینؑ" کی صدائیں بلند کرتے ہوئے انگاروں پر چل کر امام حسینؑ کو پرسہ پیش کرتے رہے۔

انجمن گلدستۂ اسلام کی شب بیداری

امام باڑہ رفیق حسین، رستم نگر** میں **انجمن گلدستۂ اسلام کی جانب سے شب بیداری کا اہتمام کیا گیا۔ مجلس سے **محسن عباس رضوی** نے خطاب کیا۔ اس کے بعد **انجمن تصویر العزا، محبانِ حسین، غنچۂ مہدیہ، گلزارِ اہلِ بیت، نیّر الاسلام، غریب العزا اور رضائے حسین** سمیت مختلف انجمنوں نے سینہ زنی کرتے ہوئے نوحے اور سلام پیش کیے۔ انجمن کی الوداعی مجلس اتوار کی رات **10 بجے** منعقد ہوگی، جس میں **محمد کامل رضوی** مرثیہ خوانی کریں گے، بعد ازاں علم کی زیارت کرائی جائے گی۔

حیدری مسجد میں پانچ روزہ مجالس آج سے

ہر سال کی طرح اس سال بھی **حیدری مسجد، بیربل ساہنی مارگ، نیو حیدرآباد** میں **26 سے 30 جولائی** تک شہدائے کربلا کی یاد میں پانچ مجالس منعقد ہوں گی۔ مسجد کے متولی **چاند مرزا** کے مطابق پہلی، دوسری، تیسری اور آخری مجلس سے **مولانا باقر علی زیدی** جبکہ چوتھی مجلس سے **مولانا کلبِ جواد نقوی** رات **8 بجے** خطاب کریں گے۔ مجالس کا آغاز **مولانا نقی مہدی** کی تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوگا جبکہ پیش خوانی **فرمان علی** کریں گے۔ مجالس کے بعد **انجمن دبدبۂ حیدری** نوحہ خوانی اور سینہ زنی کرے گی۔ ان مجالس کا اہتمام **حیدری مسجد کمیٹی** نے کیا ہے۔

مجلس کل

امام باڑہ کبّن رضوی، حسن پوریہ** میں پیر کی شب **8 بجے** مجلس منعقد ہوگی، جس سے **مولانا زمن حیدر زیدپوری** خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد **انجمن غنچۂ مظلومیہ** سمیت متعدد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔

تقویٰ و پرہیزگاری کامیابی کی ضمانت: نامدار عباس رضوی

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): انجمن عباسیہ کی عشرہ مجالس کا سلسلہ جاری ہے۔ اس عشرہ کا انعقاد عماد الملک، اے ایم یو علی گڑھ میں کیا جا رہا ہے اس سلسلے کی آٹھویں مجلس کو عالی جناب مولانا سید نامدار عباس صاحب قبلہ نے خطاب فرمایا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا نامدار صاحب نے سورہ البقرہ کا 197 ویں آیت مبارکہ کے آخری ٹکڑے کو اپنی گفتگو کا سرنامہ سخن قرار دیتے ہوئے ہوئے پہلے اس کا ترجمہ اور اس کی اہمیت پر روشنی مزید قرآنی آیات اور قرآن ناطق کے اقوال ذریں استدلال کو مربوط کیا۔ سورہ البقرہ کی آیت نمبر 197 کا آخری حصہ ہے: وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ۔ پروردگار عالم عقل والوں کو مخاطب کر کے فرمایا "اور سفر کا خرچ ساتھ لے لو، تو بے شک سب سے بہتر خرچ پرہیزگاری ہے۔"مولانا نامدار صاحب نے مومنین کو سورہ البقرہ کی اس آیت پر متوجہ کیا کہ اللہ کی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔ مولانا موصوف نے فرمایا کہ قرآن مجید میں لفظ "تقویٰ" مختلف مقامات پر آیا ہے۔ خاص طور پر لفظ "تقویٰ" بذات خود 15 مرتبہ، جبکہ اس کے دیگر مشتقات جیسے متقین، متقون اور یتقون وغیرہ ملا کر یہ تعداد سیکڑوں بار بنتی ہے۔ لفظ تقویٰ قرآن کریم میں صرف 15 مرتبہ آیا ہے۔ متقین لفظ قرآن میں 42 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ متقون لفظ قرآن میں 19 مرتبہ آیا ہے۔ دیگر مشتقات (جیسے یتق، یتقون، اتقوا): یہ اور اس جیسے دیگر تصرفات ملا کر تقویٰ کا مادہ کل ملا کر قریباً 258 بار قرآن مجید میں موجود ہے۔ یہ تدبر و تفکر سے مطالعہ، تحقیق و جستجو کا مطالبہ کرتا ہے۔ تقویٰ کے لغوی معنی پرہیز کرنا اور اللہ کے احکام پر مکمل عمل کرنا ہے۔ زندگی کے ہر مراحل میں تقویٰ کو پیش نظر رکھنا۔ تقویٰ کی اہمیت اور فوائد کی اہمیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی اور پرہیزگار بندوں سے محبت کرتا ہے، قرآن کے مطابق اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔ تقویٰ کی برکت سے اللہ تعالیٰ انسان کے لیے مشکلات آسان کرتا ہے اور متقی انسان دنیا میں بھی اطمینان اور سکون کی زندگی گزارتا ہے اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ مولانا نامدار صاحب نے فرمایا کہ جس کے دلوں میں خوف خدا ہے اور ساتھ میں جس کا قلب اہلبیت علیہم کی مودت سے مزین، معطر و روشن ہے اس کے لیے متقی اور مومن ہونا ممکن ہے۔ مثال کے طور پر یہ بھی بتایا کہ حضرت علی ابن طالب علیہ السلام مومنین اور متقین کے امام ہیں۔ لیکن آپ علیہم السلام تک پہنچانا بھی مشکل ہے۔ آیت تطہیر سورہ الاحزاب کی آیت نمبر 33 کا ایک حصہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے نبی کے گھر والو! اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی دور کرے اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دے)۔ جس نے پاکیزگی اختیار نہیں کی وہ اہلبیت علیہم السلام تک نہیں پہنچ سکتا۔ ایسا ذمہ خود پروردگار عالم نے لیا ہے۔ اور قرآن صامت تک پہنچنے کے لیے بھی پاکیزگی لازم ہے۔ قرآن کریم اور سرکار سید الشہداء ایک ہیں۔ جسم اور روح، پھول و خوشبو۔ طہارت لازمی ہے۔ تقویٰ و پرہیزگاری مطلب قلب، فکر، زبان، نظر اور شکم میں بھرنے والی غذا پاک، طیب و طاہر ضروری ہے۔ علاوہ ازیں، شرف قبولیت نہایت اہمیت کے حامل ہے۔ موزن کربلا، حضرت اکبر علیہ السلام شہید ہوئے، حضرت سرکار سید الشہداء نے ہدیہ پیش کیے پھر بھی لاش پر کھڑے ہو کر فرمایا پروردگار اس ہدیہ کو قبول فرما جو شبیہ نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔"

وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے بعد لکھنؤ یونیورسٹی میں جشن، طلباء نے مٹھائیاں تقسیم کیں

لکھنؤ: 25 جولائی (پی این ایس) مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کے استعفیٰ کے بعد راجدھانی لکھنؤ کی لکھنؤ یونیورسٹی کے طلباء نے ایک دوسرے کو مٹھائی کھلا کر جشن منایا۔ سونم وانگچک اور کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) نیٹ پیپر لیک ہونے پر دہلی کے جنتر منتر پر کئی دنوں سے دھرنا دے رہے تھے، جس میں وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ تاہم سونم وانگچک کو حکومت نے جنتر منتر سے زبردستی لے جا کر ہسپتال میں داخل کرایا۔ جس کے بعد 20 جولائی کو جنتر منتر پر طلبہ کی ایک بڑی تعداد جمع ہوئی۔ 20 جولائی کو طلباء نے جنتر منتر سے پارلیمنٹ تک احتجاجی مارچ کیا۔ پولیس نے طلباء پر لاٹھی چارج کیا، جس کا پوری قوم نے مشاہدہ کیا۔ اس احتجاج میں اپوزیشن جماعتوں نے بھی طلبہ کی حمایت کی۔ بالی ووڈ بھی طلبہ کی حمایت میں سامنے آ گیا۔ جہاں طلبہ کے لیے عوامی حمایت میں اضافہ ہوا، وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان پر استعفیٰ دینے کے لیے دباؤ بڑھ گیا۔ ہفتہ کو ملک کے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے استعفیٰ دے دیا۔ اس کے بعد دہلی کے جنتر منتر سے لے کر اتر پردیش تک طلبہ کا جوش بڑھ گیا۔ طلباء نے دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا جشن بڑے جوش و خروش سے منایا۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے طلباء نے مٹھائیاں تقسیم کیں اور دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر جشن منایا اور اسے طلباء کی جیت قرار دیا۔

امروہہ خصوصی آئی جی آر ایس اور سیکشن ۳۴ مہم میں ریاست میں پہلے نمبر پر

امروہہ (ڈاکٹر مہتاب امروہوی) ضلع نے سیکشن ۳۴ خصوصی مہم اور حکومت کی ہدایت کے مطابق چلائی گئی اراضی سے متعلق آئی جی آر ایس شکایات کے موثر طریقے سے نمٹانے کے لیے خصوصی مہم میں شاندار کارکردگی حاصل کرتے ہوئے ریاست میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ اتر پردیش ریونیو کونسل نے ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر نتن گوڑ کی ان کی موثر نگرانی اور مہم کی کامیاب نفاذ کے لیے ان کی ستائش کی ہے۔ ضلع نے مہم کے تحت زمین سے متعلق ای جی آر ایس کیسز میں صد فیصد فیصد نمٹانے کی شرح حاصل کی ہے، جس سے زیر التواء کیسز کو صفر تک لایا گیا ہے۔ اس نے متاثر کن ۲.۷۹ فیصد پیشرفت کے ساتھ سیکشن ۳۴ پروگریس رپورٹ میں پوری ریاست میں ٹاپ پوزیشن بھی حاصل کی ہے۔ اس سلسلے میں امروہہ نے مراد آباد، غازی آباد اور علی گڑھ جیسے بڑے اضلاع کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر نتن گوڑ کی رہنمائی میں دونوں خصوصی مہموں کے کامیاب انعقاد کے لیے ایک موثر ایکشن پلان تیار کیا گیا۔ سیکشن ۳۴ خصوصی مہم کے تحت زیر التواء مقدمات کو بروقت، شفاف اور قانونی طریقے سے نمٹانے کو اولین ترجیح دیتے ہوئے ہدایات دی گئیں۔ ہر عدالت میں ہر روز زیادہ سے زیادہ مقدمات کی کوالٹی نمٹانے کو یقینی بنایا گیا، اور احکامات کی منظوری کے بعد ریونیو ریکارڈ میں ضروری اندراجات فوری طور پر درج کرنے پر خصوصی زور دیا گیا، تاکہ فریقین بروقت تصفیہ کے حقیقی فوائد حاصل کر سکیں۔ اراضی سے متعلق آئی جی آرز کی خصوصی مہم کے تحت تحصیل وار مائیکرو پلان تیار کر کے ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ زمینی تنازعات اور مختلف زمروں کے آئی جی آرز کی شکایات کے بروقت اور معیاری نمٹانے کے لیے واضح حکمت عملی اپنائی گئی۔ مہم کے دوران، ضلع مجسٹریٹ نے تمام سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس، تحصیلداروں، اور متعلقہ حکام کے ساتھ روزانہ زوم میٹنگز کے ذریعے پیش رفت کا جائزہ لیا۔ روزانہ مانیٹرنگ کے ذریعے ہر تحصیل میں ہونے والی پیش رفت پر مسلسل نظر رکھی گئی۔ حکام کے احتساب کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہدایات جاری کی گئیں، جس کے نتیجے میں دونوں مہمات پر موثر عمل درآمد ہوا۔ سیکشن ۳۴ خصوصی مہم یکم جون سے ۱۰ جولائی ۲۰۲۶ تک چلائی گئی، جس کے دوران کل ۳۲۴۸ کیسز کو حل کیا گیا، جن میں ۴۵ دن سے کم مدت کے ۲۷۴۹ کیسز اور ۴۵ دن سے زیادہ مدت کے ۴۹۹ کیسز شامل ہیں۔ اسی طرح یکم جون سے ۳۰ جون ۲۰۲۶ تک آئی جی آرز خصوصی مہم برائے اراضی کے تحت ۱۷۷۲ شکایات کے صد فیصد بروقت اور معیاری حل کو یقینی بنایا گیا۔ مسلسل جائزہ، موثر نگرانی، معیار کے حل، اور محکمہ ریونیو کے افسران اور ملازمین کی مربوط کوششوں کے نتیجے میں، امروہہ ضلع نے دونوں خصوصی مہموں میں ریاستی سطح پر پہلا مقام حاصل کر کے ایک شاندار کامیابی حاصل کی۔ اتر پردیش کی ریونیو کونسل نے ضلع انتظامیہ کی کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے اسے موثر حکمرانی، شفاف کام کی ثقافت اور بروقت حل کی بہترین مثال قرار دیا۔ ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر نتن گوڑ نے اس کامیابی پر تمام سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں، تحصیلداروں، نائب تحصیلداروں، اور محکمہ ریونیو کے افسران اور ملازمین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی پوری ٹیم کے عزم، نظم و ضبط سے کام کرنے کے انداز اور عوامی فلاح و بہبود کی لگن کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ مستقبل میں حکومتی ترجیحات کے مطابق ریونیو تنازعات اور اراضی سے متعلق عوامی شکایات کے بروقت، شفاف اور معیاری حل کو اولین ترجیح کے طور پر یقینی بنایا جائے تاکہ عوام کو فوری اور موثر انصاف مل سکے۔

منشیات نوجوانوں کے مستقبل کی سب سے بڑی دشمن: ڈاکٹر آشیش شاہی

لینگویج یونیورسٹی میں انسداد منشیات کے موضوع پر تقریری مقابلے کا انعقاد

لکھنؤ، 25 جولائی 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کی قومی خدمت اسکیم (این ایس ایس یونٹ 4) نے یونیورسٹی چانسلر اور گورنر اتر پردیش کی ہدایت کے مطابق پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی میں" انسداد منشیات" کے موضوع پر ایک تقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریری مقابلے میں یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات اور فیکلٹیز سے تعلق رکھنے والے 35 طلبہ نے حصہ لیا۔ اس مقابلے میں ہر مقرر کو موضوع کے تعلق سے اپنے خیالات کے اظہار کے لیے دو منٹ کا وقت دیا گیا۔ طلبہ نے اپنی موثر تقاریر کے ذریعے منشیات کے مضر اثرات، نوجوانوں پر اس کے سماجی اور ذہنی اثرات، نشہ سے پاک زندگی کی اہمیت اور ایک صحت مند و مضبوط معاشرے کی تشکیل میں نوجوانوں کے کردار پر مدلل اور فکر انگیز خیالات پیش کیے۔ مقررین نے عوام سے منشیات سے دور رہنے اور معاشرے میں اس کے خلاف بیداری پیدا کرنے کی بھی اپیل کی۔ اس موقع پر این ایس ایس پروگرام آفیسر ڈاکٹر آشیش شاہی نے اس موضوع پر طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا انسداد منشیات محض ایک سرکاری مہم نہیں بلکہ ایک سماجی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ منشیات نوجوان نسل کی صلاحیتوں، صحت، کردار اور مستقبل کو تباہ کر دیتی ہیں، اس لیے ہر طالب علم کو چاہیے کہ وہ نہ صرف خود نشے سے دور رہے بلکہ اپنے خاندان، دوستوں اور معاشرے میں بھی اس کے خلاف بیداری پیدا کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تعلیم، شعور اور مضبوط قوت ارادی ہی ایک صحت مند، باوقار اور نشہ سے پاک معاشرے کی بنیاد ہیں۔ ڈاکٹر آشیش شاہی نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ قومی خدمت اسکیم کے رضا کار کی حیثیت سے انسدادِ منشیات کی مہم کو عوامی تحریک بنائیں اور معاشرے کو اس لعنت سے پاک کرنے میں فعال کردار ادا کریں۔ اس تقریری مقابلے میں ڈاکٹر کرشن مکند، ڈاکٹر شویتا ترویدی اور ڈاکٹر تانیا ساگر نے جج کے طور پر کردار ادا کیا۔ انھوں طلبہ کی تقاریر کو سننے کے بعد ایل ایل ایم سال سوم کی طالبہ جیوتسنا سنگھ نے پہلا، بی اے ایل ایل بی سال چہارم کے طالب علم محمد سعد خان کو دوسرا اور بی اے ایل ایل بی سال دوم کی طالبہ راما کنوجیا نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ آخر میں وائس چانسلر نے این ایس ایس کوارڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا، ڈاکٹر بشریٰ الویرہ، ڈاکٹر محمد شارق، ڈاکٹر عارف عباس، ڈاکٹر ابھے کرشنا، ڈاکٹر صائمہ علیم، ڈاکٹر راج، و دیگر پروگرام آفیسرز اور اساتذہ سے ساتھ مل کر منشیات سے پاک سماج اور معاشرے کی تعمیر کا بھی حلف لیا۔

راجدھانی میں بدمعاشوں نے مچایا آتنک

لکھنو: 25 جولائی (پی این ایس) لکھنؤ کے اندرانگر علاقے میں رات گئے مجرموں نے ایک گھر میں گھس کر لوٹ کی کوشش کی۔ تاجر، اس کی بیوی اور بیٹی نے مزاحمت کی تو ان پر تیز دھار ہتھیاروں سے حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔ پولیس نے زخمیوں کو اسپتال بھیج دیا، شواہد اکٹھے کیے، اور سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر ملزمان کی تلاش شروع کر دی۔ راجدھانی کے اندرانگر تھانہ علاقے کے اماری گاؤں (بجرنگ چوراہا) میں مسلح مجرموں نے جمعہ کی دیر رات ایک گھناؤنا جرم کیا۔ مجرموں نے تجوری کو توڑ کر لوٹنے کی کوشش کی۔ مزاحمت کرنے پر انہوں نے جوڑے اور ان کی بیٹی پر تیز دھار ہتھیاروں سے حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق مجرم رات گئے گھر میں داخل ہوئے اور لاکر توڑنے کی کوشش کی۔ شور سن کر امیش چندر (55)، ان کی بیوی شانتی دیوی اور بیٹی سیما جو اندر موجود تھیں، جاگ گئیں۔ تینوں نے مزاحمت کی تو حملہ آوروں نے ان پر تیز دھار ہتھیاروں سے حملہ کر دیا۔ حملے میں تینوں شدید زخمی ہو کر بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آنے کے بعد، شانتی دیوی نے شور مچایا، جب لوگ پہنچے انہوں نے پولیس کو الرٹ کیا۔ پولیس نے زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال پہنچایا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ تینوں کی حالت بدستور تشویشناک ہے۔ متاثرہ خاندان کے بیٹے دیپک گپتا نے بتایا کہ گھر سے چوری کی گئی نقدی اور سامان کی صحیح مقدار کا ابھی تک تعین نہیں ہو سکا ہے۔

عالم بدیع اعظمی کا انتقال قومی و ملی سیاست کا نا قابلِ تلافی نقصان: شارق علوی و ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی

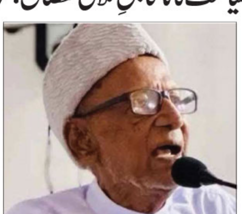

لکھنؤ، 25 جولائی: مولانا آزاد میموریل اکیڈمی، لکھنؤ کے صدر جناب شارق علوی اور جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے اعظم گڑھ کے سینئر سیاسی رہنما، سماج وادی پارٹی کے بزرگ قائد، سابق رکنِ اسمبلی عالم بدیع اعظمی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ریاست کی سیاسی و سماجی زندگی کا بڑا نقصان قرار دیا ہے۔ شارق علوی نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ عالم بدیع اعظمی سے ان کے دیرینہ خاندانی تعلقات تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے والد اسلامیہ کالج میں ان کے ہم جماعت رہے، جس کی وجہ سے اس خاندان سے خصوصی قربت رہی۔ بعد ازاں پولیس محکمہ میں ملازمت کے دوران بھی عالم بدیع اعظمی سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالم بدیع اعظمی نے اپنے سیاسی سفر کا آغاز مسلم مجلس سے کیا اور ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی کے نہایت قریبی رفیق و معتمد رہے۔ بعد میں وہ ملائم سنگھ یادو کے ساتھ وابستہ ہوئے اور آخری سانس تک سماج وادی پارٹی کے وفادار رہنما کی حیثیت سے عوامی خدمت انجام دیتے رہے۔ ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے کہا کہ عالم بدیع اعظمی نے سیاست کو اقتدار نہیں بلکہ خدمتِ خلق کا ذریعہ بنایا۔ پانچ مرتبہ رکنِ اسمبلی منتخب ہو کر انہوں نے عوامی قیادت، دیانت داری اور سادگی کی ایسی مثال قائم کی جو آج کے سیاسی ماحول میں کم ہی دیکھنے کو ملتی ہے۔ وہ نہایت سادہ مزاج، ایماندار، صوفی صفت اور عوام دوست شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پہلی مرتبہ عیادت کے موقع پر جب انہوں نے عالم بدیع اعظمی سے اتر پردیش میں مسلم سیاسی جماعت کی ضرورت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس کی نفی کرتے ہوئے کہا تھا کہ مسلمانوں کو نئی جماعتیں بنانے کے بجائے باہمی اختلافات ختم کر کے اتحاد و ہم آہنگی کو فروغ دینا چاہیے، کیونکہ ایک متحد اور منظم ملت ہی باوقار اور موثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ ڈاکٹر ہاشمی نے کہا کہ عالم بدیع اعظمی کی یہ دور اندیش سوچ آج بھی مشعلِ راہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالم بدیع اعظمی کی بے مثال دیانت داری کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ طویل سیاسی زندگی اور متعدد بار رکنِ اسمبلی رہنے کے باوجود ان کی رہائش نہایت سادہ رہی، جبکہ اپنے حلقۂ انتخاب میں وہ اس قدر مقبول تھے کہ عوام خود ان کی انتخابی مہم کی ذمہ داری سنبھال لیتے تھے۔ یہی اخلاص، عوامی خدمت اور بے لوث کردار ان کی غیر معمولی مقبولیت کا راز تھا۔ اکیڈمی کے عہدیداروں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج میں انٹیگریٹڈ کوئز مقابلہ کامیابی سے منعقد

لکھنؤ ایرا یونیورسٹی کے زیرِ انتظام **ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل (ELMCH)** کے شعبہ ہائے **اناٹومی، فزیالوجی اور بایو کیمسٹری** کے اشتراک سے **25 جولائی 2026** کو ایک **انٹیگریٹڈ کوئز مقابلہ** کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ یہ تعلیمی مقابلہ خصوصی طور پر **ایم بی بی ایس فیز اوّل (بیچ 262025)** کے طلبہ کے لیے منعقد کیا گیا تھا۔ مقابلے کا مقصد طلبہ کے بنیادی طبی علوم کے علم کا جائزہ لینا اور اناٹومی، فزیالوجی اور بایو کیمسٹری جیسے بنیادی مضامین میں باہمی علمی اشتراک اور سیکھنے کے عمل کو فروغ دینا تھا۔ اس پروگرام کی نگرانی **ڈاکٹر ونیتا تیواری**، سربراہ شعبۂ اناٹومی، **ڈاکٹر سیما سنگھ**، سربراہ شعبۂ فزیالوجی، اور **ڈاکٹر طارق محمود**، سربراہ شعبۂ بایو کیمسٹری نے کی۔ مقابلے میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کو ان کی شاندار تعلیمی کامیابی پر **گولڈ، سلور اور برونز میڈلز** سے نوازا گیا۔ تقریب میں **پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی**، وائس چانسلر، ایرا یونیورسٹی، اور **پروفیسر نروپما لال**، قائم مقام پرنسپل، ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل نے بطورِ مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ دونوں معزز شخصیات نے طلبہ کی محنت اور علمی صلاحیتوں کو سراہتے ہوئے منتظم شعبہ جات کی جانب سے ایک منظم، کامیاب اور اعلیٰ معیار کے تعلیمی پروگرام کے انعقاد پر انہیں مبارکباد پیش کی۔

بریلی ڈویژن میں آپریشن پرہار کے تحت خصوصی انفورسمنٹ مہم چلائی گئی

بریلی: 25 جولائی (پی این ایس) وزیر ٹرانسپورٹ دیاشنکر سنگھ کی ہدایات پر محکمہ ٹرانسپورٹ نے بریلی ڈویژن کے اضلاع میں بغیر پرمٹ کے چلنے والی یا پرمٹ کی شرائط کی خلاف ورزی کرنے والی غیر مجاز مسافر گاڑیوں/لمبی دوری کی بسوں کے خلاف ایک خصوصی نفاذ مہم آپریشن پرہار شروع کی ہے۔ بریلی ڈویژن کے اضلاع میں، پیلی بھیت، بدایوں اور شاہجہاں پور، میں بغیر پرمٹ کے چلنے والی مسافر گاڑیوں اور شرائط کی خلاف ورزی کرنے والی گاڑیوں کے خلاف اس مہم کو چلانے کیلئے محکمہ ٹرانسپورٹ نے اتر پردیش کے ایڈیشنل ٹرانسپورٹ کمشنر (انفورسمنٹ) مسٹر کے ڈی سنگھ گوڑ کی قیادت میں ایک خصوصی آٹھ رکنی انفورسمنٹ ٹیم تشکیل دی۔ خصوصی ٹیم کی طرف سے موثر نفاذ کی کارروائی کی گئی، جس نے 22 جولائی سے 24 جولائی 2026 کی درمیانی شب بریلی اور پیلی بھیت کے اضلاع میں سخت نفاذی مہم چلائی۔

نقل مافیاؤں کو مٹی میں ملا دیں گے، انہیں کوئی نہیں بچا سکتا

لکھنو: 25 جولائی (پی این ایس) سی ایم یوگی - اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کو فتح پور میں ایک جلسہ عام میں نقل مافیا کے خلاف سخت پیغام دیا۔ انہوں نے کہا کہ نقل مافیا کو مٹی میں ملا دیں گے، انہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت نے طلباء※ کے مستقبل کے تحفظ کے لیے گزشتہ تین دنوں میں اہم فیصلے لیے ہیں۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ مرکزی کابینہ نے ایک بل کو منظوری دی ہے جس میں طلباء※ کے مستقبل سے سمجھوتہ کرنے والوں کے لیے کم از کم 10 سال کی سزا اور 10 کروڑ روپے تک کے جرمانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بل پیر کو پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جو آج طلباء کی فلاح و بہبود کی بات کر رہے ہیں وہی ہیں جنہوں نے پہلے نوجوانوں کے مستقبل سے سمجھوتہ کیا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دھوکہ دہی مافیا سماج وادی پارٹی اور کانگریس کی میراث ہے، جنہیں پہلے تحفظ حاصل تھا۔ اب ایسے افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی اور کسی بھی مجرم کو بخشا نہیں جائے گا۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ 2012 اور 2017 کے درمیان کی گئی بھرتیاں تنازعات میں گھری ہوئی تھیں، لیکن ڈبل انجن والی حکومت کے قیام کے بعد سے نظام بدل گیا ہے۔ ان کے مطابق، اتر پردیش میں پچھلے نو اور چوتھائی سالوں میں 900,000 سے زیادہ نوجوانوں کو سرکاری نوکریاں دی گئی ہیں، اور ان میں سے کسی بھی تقرری میں کوئی سفارش یا رشوت کا استعمال نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اہل امیدواروں کو شفاف طریقے سے مواقع مل رہے ہیں اور حکومت طلباء کے مستقبل سے سمجھوتہ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی جاری رکھے گی۔

حکومت طلبہ کے آگے جھکنے پر مجبور

معصوم مرادآبادی

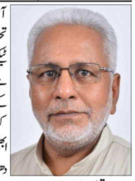

آخر کار مودی سرکار طلبہ تحریک کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگئی ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی کے کئی مطالبات منظور کرلیے گئے ہیں لیکن ابھی تک وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے پر تعطل برقرار ہے۔ پرچہ لیک معاملے میں جان گنوانے والے طلبہ کے پسماندگان کو فی کس ایک کروڑ روپے ادا کرنے پر رضامندی کے اشارے ملے ہیں۔ ادھر سونم وانگ چک نے اپنی 26 روزہ بھوک ہڑتال ختم کردی ہے تاہم کاکروچ جنتا پارٹی نے دھرمیندر پردھان کے استعفے تک جنتر منتر پر اپنا احتجاج جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ گزشتہ 20 جولائی کو طلبہ کے پارلیمنٹ مارچ کے دوران پولیس مظالم سے اس احتجاج کو نئی دھار ملی ہے اور اس کا دائرہ ملک گیر سطح پر وسیع ہوگیا ہے۔ اس وقت ملک کے کئی شہروں میں پولیس مظالم کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہورہے ہیں۔ احتجاج کے مسلسل بڑھتے ہوئے دائرے سے حکومت فکرمند ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ کاکروچ جنتا پارٹی کے ساتھ مذاکرات پر آمادہ ہوئی ہے۔ اتنا ہی نہیں خود وزیراعظم نے اپنی طویل خاموشی توڑی ہے اور آدھی رات کو پیغام جاری کرکے کہا ہے کہ وہ پرچہ لیک معاملے میں فاسٹ ٹریک عدالت اور مستقبل میں اس قسم کے واقعات کو روکنے کے لیے سخت قانون بنانے کے پابند ہیں۔ ادھر پارلیمنٹ میں بھی ایک ہفتہ کی ہنگامہ آرائی کے بعد امید ہے کہ پیر کو پرچہ لیک معاملے پر بحث ہوگی۔

پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ کے باہر اس تحریک کی سیاسی کمان اپوزیشن رہنما راہل گاندھی نے سنبھال رکھی ہے اور ان کی کوششوں سے اپوزیشن میں نئی جان نظر آرہی ہے۔ سب سے پہلے راہل گاندھی نے وزیراعظم کی بے حسی توڑنے کے لیے ان کی سرکاری رہائش گاہ کا گھیراؤ کیا۔ ان کے ساتھ اپوزیشن کے دیگر لیڈران بھی تھے۔ وہ احتجاجی طلبہ کے ساتھ پولیس کی بدسلوکی اور لاٹھی چارج کے خلاف احتجاج اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کررہے تھے۔ یہ سرکاری ایجنسیوں اور پولیس کے لیے ایک عجیب وغریب صورتحال تھی اور انھوں نے اس کا مقابلہ کرنے کے لیے بھی عجیب وغریب راستہ اختیار کیا۔ پولیس نے راہل گاندھی کو گھسیٹ کر حراست میں لیا۔ ان کی جو تصویریں میڈیا میں آئی ہیں وہ بڑی حیرت انگیز ہیں۔ راہل گاندھی کو اس سے پہلے کبھی اس حالت میں نہیں دیکھا گیا۔ وہ بالکل عام لوگوں کی طرح سڑک پر لیٹ گئے۔ پولیس نے ان کے ساتھ دھکا مکی بھی کی۔ ان کے چہرے پر چوٹ کا نشان بھی ہے اور جب انھیں تھانے لے جایا گیا تو ان کے ایک پاؤں میں جوتا بھی نہیں تھا۔ ان کی ٹی شرٹ خستہ ہوچکی تھی۔ راہل گاندھی اس حکومت کی بے حسی کے خلاف مسلسل لڑرہے ہیں اور اسے کٹہرے میں کھڑا کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ انھوں نے گزشتہ جمعہ کو پیلٹ گن سے بری طرح زخمی ایک نوجوان کو میڈیا کے سامنے پیش کرکے حکومت کے اس دعوے کی قلعی کھول دی کہ پولیس نے جنتر منتر پر طلبہ کے خلاف پیلٹ گنوں کا استعمال نہیں کیا۔ اس سے ایک روز قبل انھوں نے گاندھی اسمرتی پر کینڈل مارچ نکالا تھا جس میں متعدد لیڈران موجود تھے۔

گزشتہ منگل کو کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی 84ویں سالگرہ پر پارٹی کے سرکردہ لیڈران ان کی سرکاری رہائش گاہ پر موجود تھے جو پی ایم ہاؤس محض 500 میٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ فاصلہ پیدل عبور کرتے ہوئے سبھی لوگ اچانک وزیراعظم کی رہائش گاہ کی طرف بڑھنے لگے۔ خفیہ ایجنسیوں کو بھی اس کی بھنک نہیں لگ پائی۔ یوں تو وزیراعظم کی رہائش گاہ ہمیشہ سے اعلیٰ سیکورٹی زون مانا جاتا ہے، لیکن نریندر مودی کے وزیراعظم بننے کے بعد تو یہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ مگر اچانک جمہوریت کے اتنے پرندوں کو وہاں دیکھ کر سیکورٹی ایجنسیوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ کوئی اور ہوتا تو پولیس اور ایس پی جی کے جوان اسے منٹوں میں کھدیڑ دیتے مگر یہاں معاملہ اپوزیشن لیڈر کا تھا، جو خود ایس پی جی کے گھیرے میں رہتے ہیں۔ یہ ایک ایسی نازک صورتحال تھی کہ اس کا مقابلہ اس سے پہلے وہاں کسی نے نہیں کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے وزیرمملکت جتیندر سنگھ کو وہاں بھیجا گیا اور انھوں نے راہل گاندھی کا یہ مطالبہ منظور کرلیا کہ حکومت پارلیمنٹ میں پیپر لیک معاملے پر بحث کے لیے تیار ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے جب راہل گاندھی نے لوک سبھا اسپیکر سے ملاقات کرکے یہ مطالبہ کیا تھا تو انھوں نے کہا تھا کہ وہ اس معاملے میں حکومت سے اجازت لیں گے۔ جبکہ اسپیکر خود اس قسم کے فیصلے لینے کے مجاز ہیں اور وہ حکومت کے پابند نہیں ہیں۔ مجبور ہوکر راہل گاندھی نے وزیراعظم کا گھیراؤ کرنے کا فیصلہ کیا اور وہ اپنا احتجاج درج کرانے میں کامیاب رہے۔

یہ آزاد ہندوستان کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ اپوزیشن لیڈران وزیراعظم کے گھر پر دھرنا دے رہے تھے۔ اس سے پہلے صرف دو بار وزیراعظم کے دفتر پر احتجاج کیا گیا ہے۔ پہلی بار 2012 میں انا آندولن کے موقع پر اور دوسری بار 1999 میں قندھار میں ہندوستانی مسافر طیارے کے اغواء کے موقع پر ایسا ہوا تھا۔ لیکن راہل گاندھی کا احتجاج دراصل حکومت اور اپوزیشن کے درمیان براہ راست لڑائی کی علامت تھا۔ اپوزیشن اس وقت اتنا مجبور ہوچکی ہے کہ اس کے سامنے 'کرو یا مرو' کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ اس حکومت میں سب کچھ لیک ہورہا ہے۔ نیٹ کا وہ پرچہ جس پر 22/لاکھ سے زیادہ طلبہ کے مستقبل کا دارومدار تھا لیک نہیں ہوا بلکہ رام مندر سے کروڑوں کا چندہ چوری ہوگیا اور رام مندر ٹرسٹ کے کسی عہدیدار کو سزا نہیں ملی۔ یہ وہی ٹرسٹ تھا جسے وزیراعظم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا اور اس کے ارکان کے ناموں کا اعلان باقاعدہ پارلیمنٹ میں کیا تھا، لیکن اتنی بڑی چوری کے باوجود وزیراعظم نے ایک لفظ نہیں کہا۔ کاکروچ جنتا پارٹی سے وابستہ نوجوان طلبہ نے پیپر لیک معاملے پر وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا اور تقریباً ایک مہینے سے وہ جنتر منتر پر احتجاج اور بھوک ہڑتال کررہے ہیں۔ ماحولیاتی کارکن سونم وانگ چک پچھلے بیس دن سے بھوک ہڑتال پر تھے اور ان کی صحت مسلسل گررہی تھی، لیکن حکومت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی تھی۔ ایک دن اچانک صبح صبح سادی وردی میں ملبوس پولیس نے وہاں دھاوا بول کر سونم وانگ چک کو اغواء کرکے اسپتال پہنچادیا۔

گزشتہ پیر کو جب پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے والا تھا اور اس روز صبح کو کاکروچ جنتا پارٹی کو پارلیمنٹ کی طرف کوچ کرنا تھا تو پولیس اور فسادشکن فورس نے ان پر بے رحمی سے لاٹھیاں برسائیں۔ آنسو گیس چھوڑی اور انھیں منتشر کرنے کے لیے ہر وہ راستہ اختیار کیا جو ان کے بس میں تھا، لیکن پھر بھی طلبہ اور نوجوان پارلیمنٹ کے بہت قریب پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ اب حکومت اس دھرنے اور احتجاجی مارچ کے پیچھے کسی بڑی سازش کا سراغ لگارہی ہے اور اس سلسلہ میں طلبہ کے خلاف چھ ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ حکومت پہلی بار ایک بڑے احتجاج کے نرغے میں پھنستی ہوئی نظر آرہی ہے، جس کا دائرہ ملک گیر سطح پر دراز ہوچکا ہے۔ اس کا دائرہ 2014 کے کسانوں کے احتجاج اور 2020 کے سی اے اے مخالف احتجاج سے زیادہ بڑھا ہوا ہے چونکہ نیٹ پیپر لیک معاملے سے ملک گیر سطح پر طلباء متاثر ہوئے ہیں اور انھیں اپنا مستقبل تاریک نظر آرہا ہے۔

اس حکومت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں جوابدہی کا زبردست فقدان ہے۔ ملک میں بڑے سے بڑا حادثہ یا اسکینڈل ہوجائے یہ ٹس سے مس نہیں ہوتی اور ہر بری چیز کی تاویلیں پیش کرتی ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ کرپشن کا ہے جو ملک میں کینسر کی طرح پھیل چکا ہے۔ اس صورتحال سے عدلیہ بھی فکرمند ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے جج جسٹس اتل مرلی دھرن نے بلڈوزر کارروائی سے متعلق ایک معاملے میں فیصلہ سناتے ہوئے ملک میں پھیلے ہوئے کرپشن پر تیکھا تبصرہ کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ "رام مندر میں چڑھاوا چوری سے متعلق حالیہ تنازعہ ایمانداری کے زوال کا نقطۂ عروج ہے۔" انھوں نے کہا کہ 'یہ واقعہ صبر کا باندھ ٹوٹنے جیسا ہے، جو سماج رام مندر جیسی مقدس جگہ چوری سے پریشان نہ ہوا سے بھلا کوئی کیا شرم دلا سکتا ہے۔' انھوں نے کہا کہ "ملک میں کرپشن اتنا عام ہوچکا ہے کہ جب تک کوئی پکڑا نہ جائے تب تک لوگ اسے غلط نہیں مانتے۔ اگر سرکار بدعنوانی دور کرنے کے معاملے میں سنجیدہ ہے تو اسے قصورواروں کو سزائے موت دینے پر غور کرنا چاہئے۔"

masoom.moradabadi@gmail.com

دھرمیندر پردھان: بڑے بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے؟

ڈاکٹر سلیم خان

وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو بالآخر ذلیل ہوکر جانا پڑا لیکن وہ جاتے جاتے اپنے پورے سنگھ پریوار کو رسوا کر گئے لیکن یہ ان کی غلطی نہیں ہے۔ یہ دراصل پردھان کو پناہ دینے والے مودی اور شاہ کی ذلت ہے۔ اس موقع پر موجودہ وزیر دفاع راجناتھ سنگھ اور اس وقت کے وزیر داخلہ کا ایک جملہ یاد آتا ہے۔ یہ 24/جون 2015 کی بات ہے۔ اس وقت بطور وزیر داخلہ ایک پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے اکڑ کر کہا تھا کہ "ہمارے یہاں وزراء کے استعفے نہیں ہوتے"۔ اس وقت کانگریس للت مودی تنازعہ اور دیگر معاملات کو لے کر سشما سوراج اور وسندھرا راجے کے استعفوں کا مطالبہ کررہی تھی تو اس کے جواب میں راج ناتھ سنگھ نے صحافیوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا، نہیں نہیں، اس پر وزراء کے استعفے نہیں ہوتے بھائی، یہ یو پی اے (UPA) نہیں، این ڈی اے (NDA) کی حکومت ہے"۔ اچھا تو جناب اب دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ ہوگیا تو کس کی حکومت ہے؟ اپنے وزیر داخلہ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے۔ سابق وزیر قانون روی شنکر پرساد نے فوراً یہ جوڑا تھا کہ ہمارے وزراء وہ کام نہیں کرتے جو یو پی اے حکومت کے وزراء کیا کرتے تھے۔ اس منطق ثابت ہوگیا دھرمیندر نے تو وہ کیا جس کا الزام وہ یو پی اے پر لگاتے تھے۔

جون 2026 میں جب کانگریس نے آپریشن سندور کے دوران ہلاک ہونے والے فوجیوں کے معاملے پر خود راج ناتھ سنگھ سے استعفیٰ مانگا، تو سوشل میڈیا پر موصوف کا وہی پرانا بیان پھر سے گردش کرنے لگا۔ ابھی تین دن قبل جنتر منتر میں احتجاج کے حوالے سے وزیرِ دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا تھا یہ انتہائی افسوسناک ہے کہ کچھ لوگ اپنے سیاسی مفادات کی تکمیل کے لیے ہمارے طلبہ اور نوجوانوں کو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ وزیرِ اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہماری حکومت نوجوانوں کی امنگوں کو پورا کرنے اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے مکمل طور پر پُرعزم ہے۔" اتنا بڑا الزام لگانے والے راج ناتھ سنگھ کے بیان کو سن کر ان نوجوانوں کے دل پر کیا گزری ہوگی جن پر پولس اور سنگھ کے غنڈوں کے تشدد کا پہاڑ توڑا تھا ان کی ہمدردی میں راجناتھ سنگھ کی زبان سے ایک لفظ نہیں نکلا۔ رجناتھ یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے طلبہ کے ہر خدشے کو سننا اور اس کا ازالہ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ بھارت کے باشعور، بالغ فکر اور صاحبِ بصیرت نوجوان ایسے گمراہ کن ہتھکنڈوں کو بخوبی سمجھتے ہیں اور وہ ترقی، خوشحالی اور قوم کی تعمیر کے راستے ہی کا انتخاب کریں گے۔" لیکن اس کے بعد مودی جی ٹویٹ اور ویڈیو کی نوٹنکی کرنے میں مصروف ہوگئے۔ امیت شاہ مظاہرین کو این ایس اے سے ڈراتے رہے لیکن کسی ایک نہ چلی دھرمیندر کو استعفیٰ دینا پڑا جن پر غالب کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بڑے بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے

پچھلے ہفتے وزیرِ اعظم مودی نے ایک ٹویٹ کیا کردیا کہ اس کے بعد ان کے حواریوں کی تائید کا تانتا لگ گیا۔ وزیر داخلہ سے لے کر وزیر انصاف تک ہر کوئی وزیراعظم کو سراہنے لگا۔ ایسا لگتا ہے ان سب کو اپنے رہنما کے جاگنے کا انتظار تھا۔ وہ جیسے ہی بیدار ہوئے یہ بھجن منڈلی مودی جی کی قصیدہ خوانی میں مصروف ہوگئی اور جو مشہور لوگ مودی جی کے خوف سے دُم دبا کر بیٹھے تھے ان کی زبان کے قفل بھی کھل گئے۔ ایک کے بعد ایک بیانات کی جھڑی لگ گئی لیکن جب ان کا جنتر منتر کے مظاہرین پر کوئی اثر نہیں ہوا تو کسی نے مودی جی کو یہ احمقانہ مشورہ دے دیا کہ وہ بھی نوجوانوں کی مانند موبائل پر آکر اپنا بیان شوٹ کرکے ویڈیو اپلوڈ کریں۔ اس احمقانہ مشورے نے سارا کھیل بگاڑ دیا۔ وہ اگر اپنی میڈیا ٹیم کی مدد سے ویڈیو بنواتے تو پہلے پریکٹس ہوتی، پھر میک اپ ہوتا۔ ٹیلی پرامپٹر پر بیان چلتا اسے کئی بار کٹ کرکے ایڈیٹنگ اور پھر لوگوں تک پہنچتا تو رنگ جمتا مگر ایسا نہیں ہوا۔ کلوز اپ نے مودی کے چہرے کی جھریوں کو ظاہر کرکے ان کی عمر کئی سال بڑھا دی۔ آواز میں جوش و خروش کے فقدان نے رہی سہی کسر پوری کردی اور احتجاج کرنے والے نوجوانوں کو احساس دلا دیا کہ صرف دھرمیندر پردھان کو ہٹانے سے کام نہیں چلے گا بلکہ اس کے آقا نریندر مودی کو بھی ہٹانا ہی پڑے گا۔

ایسے میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دھرمیندر پردھان کو کیوں بچایا جارہا ہے بلکہ اسے وزیر تعلیم کے عہدے پر فائز ہی کیوں گیا؟ اور اس کو ہٹانے میں دقت کیا ہے؟ دراصل یہ پردھان جی 1994 سے 1997 کے درمیان دو مرتبہ آر ایس ایس کی طلبا تنظیم اے بی وی پی کے قومی سکریٹری رہ چکے ہیں اس طرح وہ بی جے پی میں شامل ہونے سے پہلے ملک بھر میں سنگھی طلبہ تحریکوں کی قیادت کرچکے ہیں۔ ان کے بارے یہ خوش فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ طلبہ کی نفسیات سے واقف ہیں۔ یہ غلط فہمی بھی تھی کہ وہ ہمیشہ دوسروں کی مدد کے لیے آگے بڑھتے تھے لیکن یہ تیس سال پرانی بات ہے جب انہوں نے اقتدار کا مزہ نہیں چکھا تھا۔ اب تو یہ حالت ہے اپنے خلاف احتجاج کرنے والے طلبا انہیں دہشت گرد نظر آتے ہیں۔ ان کی کرسی بچانے کے لیے کیا جانے والا جبر و تشدد بھی ان کا دل نہیں پگھلاتا اور وہ اپنی کرسی سے فیویکول لگا کر چپکے ہوئے ہیں۔ اس احتجاج کے دوران بے شمار طلبا کو اسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ ایک 21 سالہ خاتون تو وینٹی لیٹر پر چلی گئی۔ پولیس کے ساتھ سنگھ کے غنڈے بھی سرکاری تحفظ میں تشدد کرتے نظر آئے۔ لڑکوں لڑکیوں کے ساتھ کھلے عام دہلی کے سڑکوں پر ناقابلِ یقین ظلم ہوا۔ اس کے باوجود اپنے ماضی کو بھول کر دھرمیندر پردھان اپنے عہدے پر بے شرمی سے براجمان ہے۔

بی جے پی نے جب تک رام مندر کی تحریک چلا کر اس پر نفرت انگیزی اور سیاسی روٹیاں سینکنے کا کاروبار نہیں شروع کیا تھا تو ملک میں دسہرا سے قبل دس دنوں تک رام لیلا ہوتی تھی۔ اس سے متعلق ایک کہانی میں ایک شخص راون کا کردار ادا کرنے کے لیے آتا ہے اور منتخب ہوجانے کے بعد دسہرا کمیٹی کے دفتر میں تیاری شروع کردیتا ہے۔ کمیٹی کے لوگ اس سے پوچھتے ہیں آپ تو یہاں کے سارے انتظامات جانتے ہیں مگر ہم نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا تو وہ جواب دیتا ہے تیس سال پہلے جب تم لوگ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اسکول جایا کرتے تھے میں رام لیلا میں رام کا کردار کیا کرتا تھا مگر گردشِ زمانہ نے مجھے راون بنادیا۔ دھرمیندر پردھان کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ اقتدار کے نشے نے اس کو رام سے راون بنادیا۔ اس لیے کاکروچ پارٹی کے لوگ اب اس کا پتلا جلارہے ہیں تاکہ وہ کرسی چھوڑ کر جائے۔ مودی سرکار اگر اس کو بچانے کی کوشش کرتی رہی تو حکومت کو جانا ہوگا۔ یہ معاملہ آگے بڑھے گا اور اس بار دسہرا میں اس ملک کے نوجوان آر ایس ایس کا پتلا جلا کر خاک کردیں گے۔ اتر پردیش سمیت ملک کے کئی حصوں میں سنگھ کے دفاتر کو گھیرا جارہا ہے۔ ناگپور میں سنگھ کے مرکزی دفتر کے باہر بھی مظاہرہ ہوچکا ہے۔ راون علم اور حربی وسائل کے باوجود اپنے آہنکار (رعونت) کے سبب مارا گیا تھا اور مودی سرکار کو بھی اس کا غرور و تکبر لے ڈوبے گا۔ کاکروچ اسے چبا کر کھاجائیں گے۔

راون کا بھائی کمبھ کرن ۶/ماہ سونے کے بعد ۶/ماہ کے لیے جاگ جاتا تھا۔ وزیراعظم نریندر مودی کی بارہ سالہ شب خوابی نے رزمیہ داستان رامائن کے کمبھ کرن کا ریکارڈ توڑ کر سری لنکا کے ساحل پر بحر ہند میں پھینک دیا۔ مودی جی نے اپنی میٹھی نیند سے بیدار ہوکر ایک ٹویٹ کیا اور ۶/منٹ بعد پھر خوابِ خرگوش میں مبتلا ہوکر یہ سپنے دیکھنے لگے کہ سی جے پی کے رہنما ان کے پیغام کو دیکھ کر خوشی سے جھوم اٹھیں گے۔ وہ ان کا شکریہ ادا کرکے اپنا احتجاج ختم کردیں گے اور چہار جانب خوشی کے شادیانے بجنے لگیں گے۔ یہ احتجاج اگر آر ایس ایس کی طلبا تنظیم اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد کا ہوتا تو ایسا ہی ہوتا مگر وزیر اعظم بھول گئے کہ کاکروچ جنتا پارٹی کے پرچم تلے یہ احتجاج ہورہا ہے جنھیں وزیر تعلیم دہشت گردوں کی 'بی' ٹیم قرار دے چکے ہیں۔ ان کو 'ہٹ' سے مارنے کی کوشش میں جب بی جے پی ناکام ہوگئی تو پولس کے ساتھ اپنے پالتو غنڈوں کو ان پر چھوڑ دیا۔ سی جے پی نے اس جھانسے آنے کے بجائے وزیر اعظم کے گھڑیالی آنسوؤں کے جعلی سیلاب میں بہنے سے انکار کردیا۔ اس طرح 'دل کے ارماں آنسوؤں میں بہہ گئے۔ وہ وفا کرکے بھی تنہا رہ گئے' کیونکہ مودی نے سی جے پی کو کھلونوں سے بہلانے کی کوشش کی مگر نوجوان ان کے جھانسے میں نہیں آئے اور مودی جی جھکنے پر مجبور کردیا۔ اس رسوا کن انجام پر یہ نغمہ صادق آتا ہے۔

سب کچھ لٹا کے ہوش میں آئے تو کیا کیا
دن میں اگر چراغ جلائے تو کیا کیا

فرار ہوجانے والی رہنما کی واپسی

فیصل محمود

اگست 2024 سے ہندوستان میں جلاوطنی کی زندگی گزارنے والی شیخ حسینہ کے اس اچانک اعلان نے کہ وہ رواں سال کے اختتام تک بنگلہ دیش واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہیں، سب کو چونکا ضرور دیا ہے، لیکن یہ غیر متوقع نہیں تھا۔ طلبہ کی عوامی تحریک کے دباؤ میں بنگلہ دیش چھوڑنے کے بعد تقریباً دو برس تک وہ سیاسی طور پر سرگرم اور جارحانہ انداز اختیار کیے رہیں اور اپنی ممنوع قرار دی گئی جماعت، عوامی لیگ، کو زندہ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتی رہیں۔ وہ وطن واپسی اور دوبارہ انتخابات میں حصہ لینے کی بات بھی کرتی رہی ہیں، لیکن ان کے حامی بھی جانتے ہیں کہ 78 برس کی عمر میں ان کی سیاسی واپسی کے امکانات نہایت محدود ہیں۔ خبر رساں ایجنسی رائٹرز کو دیے گئے ایک انٹرویو میں معزول سابق وزیراعظم نے تسلیم کیا کہ وطن واپسی پر انہیں گرفتار کیا جاسکتا ہے، پھانسی دی جاسکتی ہے یا ان کا قتل بھی ہوسکتا ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے اصرار کیا کہ ان کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اسی سرزمین پر مرنا چاہتی ہیں جہاں ان کے والدین مدفون ہیں اور جہاں ان کا خون بہا تھا۔

انٹرنیشنل کرائمز ٹریبونل نے نومبر 2025 میں مظاہرین کے خلاف مہلک کریک ڈاؤن سے متعلق انسانیت کے خلاف جرائم کے مقدمے میں انہیں سزائے موت سنائی تھی۔ اس کے بعد قتل اور بدعنوانی کے متعدد مقدمات بھی ان کے خلاف قائم کیے گئے۔ ڈھاکہ نے بارہا ہندوستان سے ان کی حوالگی کی درخواست کی، جبکہ نئی دہلی نے اس معاملے پر عوامی سطح پر کوئی واضح مؤقف اختیار کرنے سے گریز کیا۔ بنگلہ دیشی حکومت نے شیخ حسینہ کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہے، تاہم ساتھ ہی خبردار کیا ہے کہ ملک پہنچتے ہی انہیں گرفتار کرکے مقدمے کا سامنا کرنے کے لیے جیل بھیج دیا جائے گا۔ حکومتی ترجمان نے طنزیہ انداز میں یہاں تک کہا کہ سابق وزیراعظم کو چاہیے کہ وہ اپنی قانونی لڑائی کے لیے دنیا کے بہترین وکلا کو اپنے ساتھ لے کر آئیں۔

ہندوستان نے سرکاری طور پر کہا ہے کہ حوالگی کی درخواست کا قانونی پہلوؤں سے جائزہ لیا جارہا ہے اور اس معاملے میں اس کے مؤقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ ہندوستان نے شیخ حسینہ کو باضابطہ طور پر سیاسی پناہ نہیں دی ہے۔ اگست 2024 میں اقتدار سے محروم ہونے کے بعد سے وہ ہندوستان میں ایک خصوصی مہمان کے طور پر مقیم ہیں، تاہم ان کی قانونی حیثیت کو دانستہ طور پر واضح نہیں کیا گیا ہے۔ جلاوطنی کی زندگی گزارنے والی سابق وزیراعظم کا یہ اعلان اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ ان کے سیاسی امکانات کس قدر محدود ہوچکے ہیں۔ طلبہ تحریک کے بعد ہندوستان فرار ہونے کے بعد پہلی مرتبہ ایسا محسوس ہورہا ہے کہ ان کی جلاوطنی کی زندگی اب زیادہ دیر برقرار نہیں رہ سکتی۔ ڈھاکہ کی جانب سے بڑھتا ہوا قانونی دباؤ، ہندوستان کی نازک سفارتی حکمت عملی، عوامی لیگ کے تنظیمی ڈھانچے کا بکھر جانا اور عوامی حمایت میں مسلسل کمی نے ان کے لیے سیاسی گنجائش نہایت محدود کردی ہے۔ اب سوال یہ نہیں رہا کہ شیخ حسینہ واپس جانا چاہتی ہیں یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ کیا حالات انہیں ایسا کرنے پر مجبور کررہے ہیں۔

شیخ حسینہ نے اپنی ممکنہ واپسی کے لیے ایک ابتدائی ٹائم لائن بھی پیش کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ وہ رضاکارانہ طور پر خود کو قانون کے حوالے کریں گی۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے ساتھ عوامی لیگ کے کئی سینئر رہنما، جن میں سابق وزیر داخلہ اسد الزماں خان کمال بھی شامل ہیں، وطن واپس جائیں گے۔ اسد الزماں خان کمال کو بھی سزائے موت سنائی جاچکی ہے۔ اس قدر منظم اور مربوط اعلان کو محض ایک سیاسی ڈراما قرار دے کر مسترد کرنا آسان نہیں۔ ہندوستان نے مسلسل یہ بتانے سے انکار کیا ہے کہ آیا وہ بنگلہ دیش کی جانب سے کی جانے والی حوالگی کی درخواستوں کو قبول کرے گا یا نہیں۔ وزارت خارجہ کے حکام نے ان کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے صرف اتنا کہا کہ حکومت کے مؤقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے اور حوالگی کا معاملہ ایک قانونی مسئلہ ہے، جس سے قانون کے مطابق نمٹا جائے گا۔ سفارتی زبان اکثر اپنے کہے ہوئے سے زیادہ اپنے ان کہے الفاظ کے ذریعے بہت کچھ بیان کردیتی ہے۔

نئی دہلی نے ڈھاکہ کی درخواستوں کو براہ راست مسترد کرنے سے بھی گریز کیا ہے۔ اسی طرح ایک اہم حقیقت یہ بھی ہے کہ اگست 2024 سے شیخ حسینہ کو اپنے یہاں رکھنے کے باوجود ہندوستان نے کبھی انہیں سیاسی پناہ دینے کا باضابطہ اعلان نہیں کیا۔ یہ فرق بہت اہم ہے، کیونکہ سیاسی پناہ دینے کا مطلب انہیں غیر معینہ مدت تک تحفظ فراہم کرنے کا عہد کرنا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، وہ اب بھی ایک ایسی حساس مہمان ہیں جن کی موجودگی بنگلہ دیش کی نئی حکومت کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کی ہندوستانی کوششوں کو پیچیدہ بنارہی ہے۔ ہندوستان نے وزیراعظم طارق رحمان کی حلف برداری کی تقریب میں ایک بڑا وفد بھیجا تھا۔ اس کے بعد بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ نے نئی دہلی کا دورہ کیا، جو حکومت کی تبدیلی کے بعد دونوں ممالک کے درمیان سب سے اہم دوطرفہ سفارتی رابطہ تھا۔ دونوں ممالک نے تجارت، رابطہ کاری اور علاقائی سلامتی کے معاملات پر خاموشی سے دوبارہ بات چیت شروع کردی ہے۔ ایسے میں بنگلہ دیش کی موجودہ سیاست کی سب سے زیادہ متنازع شخصیت کو غیر معینہ مدت تک پناہ فراہم کرنا ہندوستان کے لیے دن بہ دن مشکل ہوتا جارہا ہے۔

ہندوستان کے لیے یہ مخمصہ نہایت گہرا ہے۔ پندرہ برس سے زائد عرصے تک نئی دہلی نے شیخ حسینہ کی حکومت پر بھرپور سرمایہ کاری کی۔ ان کی حکومت جنوبی ایشیا میں ہندوستان کی سب سے قریبی تزویراتی شراکت دار بن گئی تھی، جس نے شمال مشرقی ہندوستان میں سرگرم شورش پسند تنظیموں کے خلاف غیر معمولی سیکیورٹی تعاون فراہم کیا اور ساتھ ہی اقتصادی انضمام اور علاقائی رابطہ کاری کو فروغ دیا۔ ایسے اتحادی کو مکمل طور پر تنہا چھوڑ دینا خطے میں ہندوستان کے دیگر شراکت داروں کے درمیان اس کی ساکھ کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس کے باوجود، انسانیت کے خلاف جرائم میں سزائے موت پانے والی ایک سابق رہنما کو مسلسل تحفظ فراہم کرنے کی بھی اپنی سفارتی قیمت ہے۔ اقوام متحدہ کے اندازے کے مطابق مظاہرین کے خلاف کارروائی کے دوران کم از کم 400,1 افراد ہلاک ہوئے تھے، جس کے نتیجے میں بالآخر شیخ حسینہ کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ اگرچہ وہ ان نتائج کو مسترد کرتی ہیں، لیکن ان پر عائد الزامات کی سنگینی انہیں ایک سفارتی بوجھ بنادیتی ہے۔

ڈھاکہ کی جانب سے آنے والی ہر نئی حوالگی کی درخواست ہندوستان پر دباؤ میں اضافہ کرتی ہے۔ دونوں ممالک کے تعلقات میں ہونے والی ہر بہتری نئی دہلی کے لیے اس معاملے کو مزید طول دینے کی گنجائش کم کرتی جارہی ہے۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ہندوستان نے انہیں حوالہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس کی قانونی کارروائی نہایت پیچیدہ ہے۔ ہندوستانی عدالتیں اس بات کا جائزہ لے سکتی ہیں کہ آیا انہیں منصفانہ سماعت کا موقع ملے گا یا نہیں۔ تاہم، ہندوستان کے لیے اپنی اس مبہم پالیسی کا دفاع کرنا وقت کے ساتھ زیادہ مشکل ہوتا جائے گا۔ آج دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جو متعدد فوجداری مقدمات اور بار بار کی جانے والی حوالگی کی درخواستوں کا سامنا کرنے والے کسی معزول رہنما کو رضاکارانہ طور پر اپنے یہاں پناہ دینے پر آمادہ ہو۔ مغربی جمہوری ممالک ایسے شخص کی خاطر سفارتی تنازع مول لینے کا خطرہ مول نہیں لیں گے جس پر اجتماعی قتلِ عام کے الزامات عائد ہوں۔ یہاں تک کہ خلیجی بادشاہتوں نے بھی سیاسی طور پر متنازع جلاوطن رہنماؤں کی میزبانی میں کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی ہے۔

روس ایک نظریاتی امکان ضرور ہوسکتا ہے، لیکن ماسکو بھی غالباً اس راستے پر چلنے سے گریز کرے گا، کیونکہ وہ بنگلہ دیش کے ساتھ اپنے تعلقات کو برقرار رکھنا چاہتا ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب دونوں ممالک کے درمیان کئی بڑے تجارتی منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ بنگلہ دیش کے وزیراعظم کے مشیر برائے اطلاعات، جاہد الرحمٰن نے کہا ہے کہ ان کی حکومت شیخ حسینہ کو وطن واپس لانے کی کوشش کررہی ہے اور ان کی واپسی کا خیر مقدم کرے گی۔ انہوں نے ان خدشات کو مسترد کردیا کہ شیخ حسینہ کی واپسی سے ملک میں عدم استحکام پیدا ہوگا اور کہا کہ ان کا اب کوئی سیاسی مستقبل باقی نہیں رہا۔ ان کے بقول، ٹریبونل کی کارروائی شفاف ہوگی اور بین الاقوامی مبصرین کے لیے کھلی رہے گی۔ یہ اعتماد اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ طلبہ تحریک کے بعد سے بنگلہ دیش کا سیاسی منظرنامہ کس قدر تبدیل ہوچکا ہے۔

اقتدار سے محروم ہونے سے قبل عوامی لیگ اور ریاستی اقتدار ایک دوسرے سے الگ تصور نہیں کیے جاتے تھے۔ تقریباً دو دہائیوں تک اقتدار میں رہنے کے باعث شیخ حسینہ نے تمام اہم فیصلوں کو اپنی ذات تک محدود کرلیا تھا۔ ریاستی ادارے ان کے شخصی اقتدار کے گرد گھومتے تھے۔ ان کے اچانک اقتدار سے ہٹنے کے بعد اس حد سے زیادہ اختیارات کے ارتکاز کے نتائج کھل کر سامنے آگئے۔ جماعت کے کئی سینئر رہنما ملک چھوڑ کر فرار ہوگئے جبکہ دیگر اب بھی روپوش ہیں۔

شیخ حسینہ کا یہ اعتراف کہ عملی طور پر عوامی لیگ کے تقریباً تمام کارکنان کو قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور ان کی جانب سے اجتماعی طور پر خود کو قانون کے حوالے کرنے کی تجویز دراصل جماعتی یکجہتی کا مظاہرہ کرنے اور مسلسل زوال کے دو برس بعد کارکنان کے حوصلے بلند رکھنے کی ایک کوشش بھی ہوسکتی ہے۔ حوالگی کے ذریعے واپس بھیجے جانے کے بجائے رضاکارانہ طور پر وطن واپسی شاید انہیں اپنی سیاسی خودمختاری اور ساکھ کو کسی حد تک برقرار رکھنے میں مدد دے سکے۔ وہ اپنی خودسپردگی کو جبری بے دخلی کے بجائے سیاسی انتقام کے خلاف ایک اصولی مؤقف کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کریں گی۔

لیکن وطن واپسی کا مطلب فوری گرفتاری، قید اور اس کے بعد فوجداری مقدمات کا سامنا بھی ہے۔ طلبہ کی ہلاکتیں اب بھی بنگلہ دیشی عوام کے لیے ایک تازہ زخم ہیں اور عوامی غم و غصہ کسی بھی وقت سیکیورٹی کے لیے ایک بڑا چیلنج بن سکتا ہے۔ اس کے باوجود، شیخ حسینہ کے لیے ہندوستان فرار ہوکر آنے کے بعد کی یہ جلاوطنی اب ایک بند گلی میں تبدیل ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔☆

(فیصل محمود، ڈھاکہ میں مقیم ایک سینئر صحافی ہیں۔ بشکریہ قومی آواز)

اودھ نامہ

جمہوریت کی فتح

جنتر منتر نیٹ یو جی کے پیپر لیک اور وزیر تعلیم کے استعفے کو لے کر سی جے پی کے بیر تلے طلبہ کا احتجاج رنگ لایا اور بالآخر حکومت نے طلبہ کی مطالبات تسلیم کئے اسی کے ساتھ ہی طلبہ نے احتجاج کے ختم ہونے کا اعلان کیا۔ سب سے اہم مطالبہ مرکزی تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا تھا جس پر حکومت پس و پیش میں تھی اور کل ہونے والی بات چیت میں بھی اس نے آج یعنی ہفتہ کی دوپہر تک کا وقت لیا تھا اور آج دوپہر میں پردھان جی کا استعفیٰ کی خبر آگئی۔ اس کا اندزہ ماہرین پہلے ہی لگا رہے تھے کہ ہفتہ کو ہونی والی ملاقات اور بات چیت میں پردھان کا استعفیٰ سامنے آسکتا ہے کیوں کہ حکومت کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ لگاتار پیپر لیک سے طلابہ اور ان کے والدین دونوں پریشان تھے اور حکومت کی طرف سے کوئی اسی کاروائی نہیں ہی گئی جو قابل ذکر اور نہ ہی حکومت ایسا کوئی ی انتظام کرسکی کہ پیر لیک نہ ہونے پائے۔ جب جب پیپر لیک ہوا ہر طرف سے اعتراض ہوا ،سوالات اٹھے لیکن کسی سوال یا کسی بھی اعتراض کا جواب نہیں دیا گیا اور ایسا پیغام جانے لگا کہ حکومت جمہوریت کے بجائے تاناشاہی ہوگئی ہے اور اس کے اندر حس نام کی کوئی چیز نہیں رہ گئی ہے۔ جب ملک کے نوجوان/طلبہ کا پیمانہ چھلک اٹھ تو ایک جمہوری اور آئینی طریقہ سے آر پار کی لڑائی لڑنے کا فیصلہ کیا۔ اگر چہ کچھ لوگوں نے اس احتجاج کو بدنام کرنے کی پالیسی بھی اپنائی تا کہ عوام کو اس احتجاج کے خلاف بھڑکایا جاسکے لیکن اب بہت دیر ہوچکی تھی اور کمان سے تیر نکل چکا تھا۔ جب احتجاج مین بھیڑ بڑھ گئی تو بہت ممکن ہے کہ اس میں کچھ شرپسند عناصر بھی در آئے ہوں جن کی نادانی کی وجہ سے یا دانستہ شرارت کی وجہ سے پولیس کو موقع مل گیا اور اس نے تشدد شروع کردیا جو ل گیا اسے پھوڑ کر رکھ دیا۔ اس پولیسیہ کاروائی کی ہر طرف سے مذمت کی گئی اور ہوا اور بگڑ گئی۔ وزیراعظم اور وزیر داخلہ کبھی اتنی مشکل یا دھرم سنکٹ مین نہیں پھنسے تھے کہ اتنی جلدی بات چیت شروع کردی گئی۔ اور آج بات چیت میں حکومت نے مظاہرین کی بات مان لی۔ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور اپنے خط میں لکھا:۔

میرے نوجوان ساتھیو! میں گزشتہ 4 دہائیوں سے زیادہ عرصے سے طلبہ، اساتذہ اور تعلیمی اصلاحات کے لیے وقف رہا ہوں۔ میرا ہمیشہ یہ یقین رہا ہے کہ ایک مضبوط، جامع اور دور اندیش تعلیمی نظام ہی ایک مضبوط قوم کی بنیاد ہوتا ہے۔ میں ملک کے نوجوانوں کی امنگوں، جذبات اور ان کی جائز توقعات کا گہرا احترام کرتا ہوں۔ ہندوستان کی نوجوان نسل کے خوابوں کو پورا کرنا ہم سب کی سیاسی اور سماجی زندگی کا اخلاقی عزم رہا ہے۔ محترم وزیراعظم جی کی دور اندیش قیادت میں قوم کی خدمت کرنے کا جو موقع مجھے حاصل ہوا، اس کے لیے میں وزیراعظم جی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

لیکن 3 مئی 2026 کو منعقد ہوئے نیٹ یو جی امتحان میں بے ضابطگیاں سامنے آئیں۔ حکومتِ ہند نے اس کا فوری نوٹس لیتے ہوئے تحقیقات سی بی آئی کے حوالے کیں اور امتحان کو منسوخ کردیا، جبکہ دوبارہ امتحان کی تاریخ کا اعلان کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اگلے سال سے اس امتحان کو سی بی ٹی (Computer-based-test) موڈ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس دوران ہماری سب سے بڑی ترجیح یہ رہی کہ 20 لاکھ سے زیادہ طلبہ کا امتحان کامیابی کے ساتھ منعقد کیا جائے۔ اس کے لیے whole of government approach کے تحت کام کیا گیا۔

ہمارا عزم تھا کہ ہم کسی بھی قابل طالب علم کے امکانات کو ایگزام مافیا کی وجہ سے خراب نہیں ہونے دیں گے اور کسی بھی طالب علم کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دیں گے۔ 16 جولائی کو اعلان کیے گئے NEET UG کے نتائج اطمینان بخش رہے، جس میں غریب پس منظر سے آنے والے کئی قابل طلبہ کو بھی کامیابی ملی۔ لیکن اس دوران بھی کئی طلبہ کو گمراہ کرنے کے لیے ذمہ دار عہدوں پر بیٹھے افراد نے رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی، جس سے دل انتہائی دکھی ہوا۔ میں ہمیشہ ہماری جمہوریت کی طاقت پر اٹل یقین رکھنے والا رہا ہوں اور نوجوانوں کی امنگوں، خوابوں اور توقعات کا گہرا احترام کرتا آیا ہوں۔ وہ صرف ہندوستان کا مستقبل ہی نہیں ہیں بلکہ ایک نئے اور وکست بھارت کے علمبردار، تخلیق کار اور مستقبل کے معمار بھی ہیں۔ گزشتہ 10 دنوں کے واقعات کو دیکھ کر میرا دل دکھی ہے۔ یہ میرے لیے ذاتی وقار کا معاملہ نہیں ہے۔ ہندوستان کی نوجوان طاقت ہی اس ملک کی اصل طاقت ہے۔ ہم ملک کی نوجوان طاقت کو غلط فہمیوں کے چکر میں پھنسنے نہیں دیں گے، یہی میرا عزم ہے۔ جنتر منتر اور ملک میں جو صورتحال پیدا ہوئی ہے، اس صورتحال کا ملک مخالف طاقتیں فائدہ نہ اٹھائیں، ملک کا اتحاد برقرار رہے، ہندوستان کے کسی بھی طالب علم کا مستقبل قانونی پیچیدگیوں میں نہ الجھے، ہمارے بچے اپنا وقت پڑھائی میں لگائیں اور اپنے کیریئر بنانے پر توجہ دیں، اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اپنا استعفیٰ محترم وزیراعظم جی کو بھیج دیا ہے۔

کچھ لوگ اس پورے منظرنامے کو سی جے پی کی جیت بتا کر حکومت پر تنقید بھی کررہے ہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ حکومت نے طلبہ کا احترام کرتے ہوئے بات چیت کا دروازہ کھولا اور جلد از جلد مثبت نتائج تک پہونچی یہ ہماری جمہوریت کی جیت ہے۔ کسی فریق کی ہار یا جیت نہیں۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

طلبہ تحریک نے بی جے پی کے غرور کو شکست دی ہے: سی پی آئی

پٹنہ، (یواین آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) کے ریاستی سکریٹری رام نریش پانڈے نے ہفتہ کے روز کہا کہ مرکزی وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ ہندستان کے طلبہ اور نوجوانوں کے لیے ایک تاریخی جیت ہے۔ مسٹر پانڈے نے آج ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ یہ جمہوری جوابدہی کا ایک نادر لمحہ ہے، جو کسی مغرور حکومت کی حسنِ نیت سے نہیں، بلکہ ملک بھر کے طلبہ اور نوجوانوں کی مسلسل جدوجہد سے حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ تحریک نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے غرور کو شکست دی ہے اور مودی-شاہ حکومت کو اپنی ناکامیوں کا جواب دینے پر مجبور کیا ہے۔ سی پی آئی کے ریاستی سکریٹری نے کہا کہ دھرمیندر پردھان کو بچانے کے لیے، احتجاج کرنے والے طلبہ پر دہلی، پٹنہ، بیگو سرائے، دربھنگہ، گیا، کٹیہار، جہان آباد سمیت ملک کے متعدد مقامات پر لاٹھی چارج کیا گیا، آنسو گیس کے گولے چھوڑے گئے اور حکومت نے پرامن مظاہرین پر ظالمانہ کارروائی کی۔ اس کے باوجود، طلبہ اور نوجوانوں نے اس بربریت کے سامنے غیر معمولی ہمت اور بے خوفی کا مظاہرہ کیا۔

ابھی بھی انصاف زندہ ہے اسے منوانے والا چاہئے: شازیہ پرویز شیخ

ممبئی (یواین آئی) دہلی کے جنتر منتر پر نیٹ امتحانات میں بے ضابطگیوں کے خلاف کاکروچ جنتا پارٹی کی قیادت میں نوجوانوں کے احتجاج کے بعد بالآخر مرکزی حکومت نے گھٹنے ٹیک دیئے اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے استعفیٰ دے دیا، یہ ملک کے نوجوانوں کی طاقت تھی کہ اس نے مودی سرکار کو جھکا دیا یہ نوجوانوں کی فتح ہے ان خیالات کا اظہار ملاڈ مالونی، کی نامور یونانی معالج ڈاکٹر شازیہ پرویز شیخ نے کیا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ مودی حکومت سے جہاں سوال کرنا جرم سمجھا جاتا تھا وہیں طلبہ کے اتحاد نے نہ صرف سوال کیا بلکہ ان کے وزیر کو استعفیٰ دینے پر مجبور کیا۔

دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ ہندوستان کے جین-زی کی جیت

پردھان کے استعفیٰ کو کانگریس نے پی ایم مودی کے 'تکبر کا ٹوٹنا' بتایا ہے، تعلیمی شعبے میں اصلاحات کے لیے جدوجہد جاری رکھنے کا عزم: وینوگوپال

نئی دہلی۔(ایجنسی) مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کی خبر پر کانگریس نے اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے نوجوانوں کی جیت قرار دیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک پوسٹ میں کانگریس نے لکھا ہے کہ "دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ نوجوانوں کی جیت ہے، ہندوستان کے جین-زی کی جیت ہے۔ یہ جیت ان کروڑوں نوجوانوں کی ہے، جنھوں نے ملک بھر میں تعلیمی نظام کو درست کرنے کے لیے آواز بلند کی۔" دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کو کانگریس نے پی ایم مودی کے 'تکبر کا ٹوٹنا' بتایا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ "نوجوانوں کے 'ستیہ' (سچائی) کے سامنے نریندر مودی کا گھمنڈ ٹوٹ گیا ہے، ان کے جھوٹ کی شکست ہوئی ہے۔" ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ "نوجوانوں نے ایک نااہل اور بدعنوان وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینے پر مجبور کردیا۔"

قابل ذکر ہے کہ وزیر تعلیم کے استعفیٰ کا مطالبہ مظاہرین طلبا اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس لیڈران وکارکنان کئی ہفتوں سے کر رہے تھے۔ شدید دباؤ کے بعد آج جب وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے استعفیٰ دے دیا، تو کانگریس نے اسے ایک بہت بڑی کامیابی ٹھہرایا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ "نیٹ پیپر لیک ہونے کے پہلے دن سے ہی حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور کانگریس پارٹی سڑک سے لے کر پارلیمنٹ تک نوجوانوں کو انصاف دلانے کے لیے لڑ رہے ہیں۔ یہ جنگ آگے بھی جاری رہے گی، جب تک تعلیمی نظام میں اصلاح نہیں ہو جاتا۔" پوسٹ کے آخر میں کانگریس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "نریندر مودی کو ہمارے نوجوانوں پر لاٹھی چلوانے، پیلیٹ گن سے حملہ کرنے کے لیے معافی مانگنی ہی ہوگی۔"

کانگریس کے سینئر لیڈر کے سی وینوگوپال نے بھی وزیر تعلیم کے استعفیٰ کو ہندوستان کے نوجوانوں کی فتح قرار دیا ہے۔ انھوں نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں ہندوستانی نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "آپ کی طاقت نے نااہل، بدعنوان اور قصوروار دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینے پر مجبور کردیا۔ یہ عوام کی فتح ہے، ان تمام لوگوں کی جیت ہے جنھوں نے ہمارے نظام میں جوابدہی کے لیے جدوجہد کی۔" سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنی پوسٹ میں وینوگوپال نے لکھا ہے کہ "جس لمحہ سے نیٹ کا پرچہ لیک ہوا، کانگریس اور خصوصاً راہل گاندھی ان کے استعفے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اپوزیشن متحد ہو کر اس احتجاج کی قیادت کر رہی تھی اور سبھی کا مشترکہ مطالبہ جوابدہی تھا۔" وہ آگے لکھتے ہیں کہ "ہمارے دیگر مطالبات میں ان لوگوں کو سزا دینا بھی شامل ہے جنھوں نے ہمارے طلبا پر حملہ کیا، اور طلبا کو درپیش مظالم پر وزیر اعظم کی جانب سے معافی مانگنا بھی۔"

کانگریس لیڈر کے سی وینوگوپال نے تعلیمی شعبے میں اصلاحات کے لیے جدوجہد جاری رکھنے کا عزم بھی ظاہر کیا۔ انھوں نے کہا کہ "جب تک ہم نظام میں انصاف نہیں لاتے، طلبا کو درپیش دباؤ کو کم نہیں کرتے اور تعلیم کے معیار کو بہتر نہیں بناتے، ہم آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔" آخر میں وہ لکھتے ہیں کہ "ملک بھر کے ان کروڑوں طلبا کو زبردست سلام، جنھوں نے اس حکومت کو اپنی مرضی کے آگے جھکنے پر مجبور کر دیا، اور راہل گاندھی کو بھی سلام، جو ان کے مقصد کے سب سے زیادہ پُرجوش، مخلص اور پُرعزم حامی بن کر کھڑے رہے۔"

اب مودی مانگیں نوجوانوں سے معافی: پون کھیڑا

نئی دہلی، (یواین آئی) کانگریس نے وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کو ملک کے طالب علموں اور نوجوانوں کی جدوجہد کی جیت بتاتے ہوئے کہا ہے کہ یہ صرف شروعات ہے اور اصل لڑائی تو ابھی باقی ہے۔ پارٹی نے کہا کہ پہلا مطالبہ مان لیا گیا ہے اور اب وزیر اعظم نریندر مودی کو ملک کے نوجوانوں سے معافی مانگنی ہے۔ تیسرا مطالبہ 20 جولائی کو طلبہ پر ہوئے تشدد کے ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا اور پورے تعلیمی نظام میں وسیع اصلاحات کے لیے اقدامات اٹھانے کا ہے۔ کانگریس کے شعبۂ مواصلات کے سربراہ پون کھیڑا نے مسٹر پردھان کے استعفے کے بعد ہفتہ کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس میں کہا کہ دھرمیندر پردھان نے استعفیٰ نہیں دیا، بلکہ ملک کی نوجوان طاقت نے انہیں عہدے سے ہٹایا ہے۔ طالب علموں کی تحریک، کانگریس کی مہم اور اپوزیشن کے مسلسل دباؤ کی وجہ سے حکومت کو جھکنا پڑا۔ انہوں نے مسٹر پردھان کے استعفے کو ملک کے نوجوانوں کی جیت بتایا اور کہا کہ کانگریس کے اہم مطالبات میں سے ایک پورا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی طویل عرصے سے سوالنامہ لیک، امتحان میں اصلاح اور تعلیمی نظام کی خامیوں کا مسئلہ اٹھاتے رہے ہیں۔ چھاتروں کی گونج مہم شروع ہونے سے پہلے بھی کانگریس اس مسئلے پر آواز اٹھا رہی تھی اور آگے بھی طالب علموں کے مفادات نیز تعلیمی سدھار کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی۔

پردھان کا استعفیٰ جمہوریت کی سب سے بڑی جیت: کجریوال

نئی دہلی، (یواین آئی) عام آدمی پارٹی (عآپ) کے قومی کنوینر اروند کجریوال نے وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے پر ملک کے لوگوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جمہوریت کی سب سے بڑی جیت ہے۔ مسٹر کجریوال نے ہفتہ کو کہا کہ مسٹر پردھان کا استعفیٰ جمہوریت کی سب سے بڑی جیت ہے۔ ملک کے نوجوانوں کی جدوجہد رنگ لائی اور بالآخر مسٹر پردھان کو استعفیٰ دینا ہی پڑا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے لوگوں کا جمہوریت سے بھروسہ اٹھ گیا تھا۔ حکومتیں لوگوں کی بات سنتی ہی نہیں تھیں لیکن اب حکومت کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ جمہوریت ہے اور جمہوریت میں حکومت کو عوام کی بات سننی ہی پڑے گی۔ ملک کے لوگوں کو امید ہے کہ حکومت امتحانی نظام میں اصلاحات کرکے پھر کبھی پیپر لیک نہیں ہونے دے گی اور ہمارے بچوں کو کبھی خودکشی نہیں کرنی پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کے نوجوانوں اور جین-زی کو بہت بہت مبارکباد۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ آپ لوگوں کی جدوجہد رنگ لائی اور بالآخر وزیرِ تعلیم پردھان کو استعفیٰ دینا پڑا۔ یہ پوری جمہوریت کی بہت بڑی جیت ہے۔ ہمارے ملک میں لوگوں کا جمہوریت سے بھروسہ ہی اٹھ گیا تھا اور لوگوں کو لگنے لگا تھا کہ حکومتیں سنتی ہی نہیں ہیں۔ عوام حکومتوں کے سامنے چلاتے، گڑگڑاتے رہتے تھے۔ ہر بات کے لیے ہم حکومت کے آگے ہاتھ جوڑتے رہتے تھے، پیر پکڑتے تھے لیکن حکومتیں کبھی سنتی نہیں تھیں۔

ایک کاکروچ نے ایک ڈکٹیٹر کو جھکنے پر مجبور کیا

ادھوٹھاکرے نے نوجوانوں کی طاقت کی ستائش کی

ممبئی (یواین آئی) ملک کو خوف کے طویل سائے سے نکالنے کے لیے احتجاج کرنے والے نوجوانوں کی بے لوث حوصلہ کی تعریف کرتے ہوئے، شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے مرکزی حکومت اور حکمراں پارٹی پر شدید حملہ کیا۔ نیٹ امتحان کے تنازعہ پر مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے بعد منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، ٹھاکرے نے ایک مشہور سنیما ڈائیلاگ کو اس بات پر روشنی ڈالنے کے لیے استعمال کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کی اجتماعی مزاحمت کس طرح مطلق اختیار کو کم کرسکتی ہے۔ ٹھاکرے نے طالب علم رہنما ابھجیت دیپکے اور ملک بھر میں پرجوش نوجوانوں کی تعریف کی، اور اس بات پر زور دیا کہ ان کی شدید مزاحمت بہت آگے نکل گئی ہے- اس نے ملک کے شہریوں پر مسلط تقریباً بارہ سال کے نفسیاتی دباؤ اور دھمکیوں کو کامیابی سے ختم کر دیا۔ مبینہ طور پر احتجاج کرنے والے عناصر کو کاکروچ" کے طور پر حوالہ دینے والے ریمارکس پر سخت لفظوں میں، ٹھاکرے نے اعلیٰ آئینی عہدوں پر بیٹھے لوگوں کو تکبر کے خلاف خبردار کیا، انہیں یاد دلایا کہ اقتدار اور قیادت کو عوامی جذبات کی کبھی اندیکھی نہیں کرنی چاہیے۔ یشونت فلم کے ایک مشہور ڈائیلاگ کا استعمال کرتے ہوئے -"ایک جوڑا نے حکم شاہلہ جھکاوے" (ایک کاکروچ نے آمر کو کمان بنا دیا ہے) -ٹھاکرے نے اس بات پر زور دیا کہ جب ملک کے نوجوان متحد ہوتے ہیں، تو انتہائی سخت حکومتیں بھی جھکنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ اس اقدام کی شفافیت پر سوال اٹھاتے ہوئے، ٹھاکرے نے اس بات پر شک ظاہر کیا کہ آیا پردھان نے حقیقی معنوں میں استعفیٰ دیا ہے یا یہ محض قلمدان میں ردوبدل ہے۔ انھوں نے یہ واضح کیا کہ طلبہ کی زیر قیادت مظاہرین تمام بنیادی مطالبات کی تکمیل تک دباؤ برقرار رکھیں گے۔

دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ نوجوانوں کی جدوجہد کی جیت: ہڈا

چنڈی گڑھ، (یواین آئی) ہریانہ کے سابق وزیر اعلیٰ اور اپوزیشن لیڈر بھوپیندر سنگھ ہڈا نے مرکزی وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کو نوجوانوں اور طلبہ کی جدوجہد کی جیت قرار دیا۔ انھوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اگر مسٹر پردھان پہلے ہی اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیتے، تو طلبہ کو لاٹھی چارج اور طویل تحریک کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ انھوں نے مرکزی حکومت سے تحریک کے دوران لاٹھی چارج جھیلنے والے نوجوانوں سے معافی مانگنے اور امتحانی نظام کو مکمل طور پر شفاف بنانے کا مطالبہ کیا۔ مسٹر ہڈا نے الزام لگایا کہ پیپر لیک کا مسئلہ ملک میں وبائی شکل اختیار کر چکا ہے اور بی جے پی حکومت کی لاپرواہی کی وجہ سے نوجوانوں کو سڑکوں پر اترنا پڑا۔ انھوں نے کہا کہ کانگریس نے مسٹر راہل گاندھی کی قیادت میں 'چھاتروں کی گونج' مہم چلائی، جس کے دباؤ میں حکومت کو جھکنا پڑا۔ انھوں نے کہا کہ کانگریس پارلیمنٹ میں بھی پیپر لیک کے مسئلے پر حکومت سے جواب مانگے گی۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی کے دورِ حکومت میں 50.7 کروڑ امیدوار متاثر ہوئے ہیں اور ہریانہ میں 30 سے زائد بھرتی اور مسابقتی امتحانات کے پیپر لیک ہو چکے ہیں۔ مسٹر ہڈا نے کہا کہ پورے ملک میں 152 سے زائد پیپر لیک کے معاملات سامنے آئے ہیں اور یہ ایک منظم ریکیٹ کا نتیجہ ہے۔ انھوں نے الزام لگایا کہ حکومت اس سنگین مسئلے پر مؤثر کارروائی کرنے میں ناکام رہی ہے۔

حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے 51 رکنی کمیٹی کی تشکیل کا اعلان

ملت اسلامیہ ہند کے اجلاس کے بعد محبوبہ مفتی، سلمان خورشید، محمد ادیب، مولانا کلب جواد، سرور چشتی وغیرہ کا پریس کانفرنس سے خطاب، تین مہینے بعد پھر اجلاس کا عزم

نئی دہلی، (یواین آئی) ملت اسلامیہ ہند کو درپیش مسائل پر غور وفکر کرتے ہوئے نمائندہ اجلاس میں میدان عمل میں اترنے کے لیے 51 رکنی کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اجلاس میں فیصلہ لیا گیا ہے کہ تین مہینے بعد ایک بار پھر اجلاس منعقد ہوگا تاکہ مزید لائحہ عمل مرتب کیا جاسکے۔ مذکورہ بالا باتوں کا ذکر یہاں انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں کیا گیا۔ یہ اطلاع پریس کے لیے جاری ایک ریلیز میں دی گئی۔

آئی ایم سی آر کے چیئرمین اور سابق رکن پارلیمنٹ محمد ادیب کی کوششوں سے کانسٹی ٹیوشن کلب آف انڈیا میں منعقدہ ملت اسلامیہ ہند کے کامیاب نمائندہ اجلاس کے بعد ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں محمد ادیب کے علاوہ جموں وکشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی، سابق مرکزی وزیر سلمان خورشید، تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ کے مشیر محمد علی شبیر، جماعت اسلامی ہند کے نائب صدر ملک معتصم خان مجلس علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا کلب جواد، درگاہ اجمیر کے گدی نشین سرور چشتی، سابق مرکزی وزیر بہار علی اشرف فاطمی، اے پی سی آر کے کنوینر ندیم خان، آئی ایم سی آر کے جنرل سکریٹری محمد اعظم بیگ وغیرہ نے شرکت کی۔ محبوبہ مفتی نے کہا کہ جب جموں وکشمیر میں ظلم وزیادتی ہو رہی تھی تو پورا بھارت خاموش تھا اور پورا ہندوستان جموں وکشمیر بنا دیا گیا ہے۔

انھوں نے کہا کہ 2019 میں آئین بدلنے کے بعد جو جموں وکشمیر میں ہورہا ہے اب پورے ملک میں ہونے جارہا ہے۔ پارٹیوں کو توڑا جارہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ بات مسلم کی نہیں ہے آنے والے دنوں میں ہندو بھائیوں کے ووٹوں کی قیمت بھی نہیں رہے گی۔ جنتر منتر پر دھرنا دینے والے بچوں نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہندو مسلم سے اوپر اٹھ کر ملک کے لیے کھڑے ہونا ہے۔ اے اے فاطمی نے اجلاس کی کامیابی کے لیے محمد ادیب کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں تعلیمی اداروں کے سلسلہ میں کہنا چاہتا ہوں کہ موجودہ سرکار کام نہیں کر رہی ہے، بجٹ بڑھانے کی بجائے کم کر رہی ہے۔ مدرسوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، جوہر یونیورسٹی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ملک معتصم خان نے بھی اجلاس کو کامیاب بتایا اور کہا کہ متحد ہوکر آگے بڑھنا ہے۔ ظلم و زیادتی کے خلاف مضبوطی سے آواز بلند کرنی ہے۔ سرور علی چشتی نے کہا کہ درگاہ اجمیر شریف وہ ہے جو سیکولرزم اور جمہوریت و آئین کا پاسدار ہے لیکن ۲۰۰۷ میں اس پر حملہ کیا گیا اور اب اس کو مندر کہا جارہا ہے جو شرمناک ہے، اب ہم کچھ بولتے ہیں تو ہمیں جہادی کہا جاتا ہے، ہمیں ملک مخالف کہا جاتا ہے، ہمیں دہشت گرد کہا جاتا ہے۔ لیکن کیا اس ڈر سے ہم چپ ہوجائیں، نہیں۔ ہمیں بولنا پڑے گا۔ ہم حسینی ہیں تو ظلم کے خلاف خاموش نہیں رہ سکتے۔ مولانا کلب جواد نے کہا کہ بی جے پی کی طرح کانگریس بھی مسلمانوں کی مجرم ہے، اس نے سب سے زیادہ ظلم کیا اور ہمیں تباہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں ہندوں کو ساتھ لے کر اپنے مسائل کو حل کرنا ہوگا۔ صرف مسلم حکومت سے نہیں لڑ سکتے۔ محمد علی شبیر نے کہا کہ جس طرح ہم ملک کی آزادی کے لیے متحد ہوکر لڑے، تلنگانہ کے لیے لڑے ویسے ہی آج ہمیں ملک میں جاری ناانصافی اور ظلم کے خلاف مل کر لڑنا ہے۔ اپنے آئین کی حفاظت کے لیے لڑنا ہے۔ سلمان خورشید نے کہا کہ جمہوری طریقہ کار اپنا کر ہم حکومت سے بات کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر حکومت بات چیت کرتی تو آج بچوں کو جنتر منتر پر دھرنا نہیں کرنا پڑتا۔ بات چیت کو کیسے آگے بڑھایا جاسکتا ہے اس کے لیے ہم نے کوشش کی ہے۔ محمد ادیب نے کہا کہ یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ملت اسلامیہ ہند کی اہم شخصیات ایک پلیٹ فارم پر بیٹھی کیونکہ اب پانی سر کے اوپر چلا گیا۔ یہ سلسلہ جلسہ نہیں تھا بلکہ غور وفکر کے لیے تقریب تھی۔ آج سرکاری اداروں پر قبضہ ہو رہا ہے اس کو برباد کیا جا رہا ہے۔ آر ایس ایس کے لوگ اب تقرری کر رہے ہیں۔ جامعہ اور علی گڑگ، جوہر یونیورسٹی تک میں قبضہ ہوگیا ہے۔ جامعہ میں ساورکر کا سو سالہ جشن منایا جارہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آج قوم متحد ہوکر سرکار سے مانگ کر رہی ہے کہ آئیڈیا آف انڈیا کو نظر انداز مت کیجئے ورنہ ملک تباہ ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ حاجی رشید احمد چودھری آسام، سابق وزیر آئی اے ایس انیس انصاری، اے پی سی آر کے کنوینر ندیم خان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں محمد اعظم بیگ نے صحافیوں کا شکریہ ادا کیا۔

کرناٹک مسلم فیڈریشن کا سی ٹی روی کی گرفتاری کا مطالبہ

بنگلورو، (یواین آئی) کرناٹک اسٹیٹ مسلم فیڈریشن نے ہفتہ کے روز بی جے پی کے رکن قانون ساز کونسل (ایم ایل سی) سی ٹی روی کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ مسلم برادری کو نیٹ (NEET) تنازع سے جوڑنے سے متعلق ان کے بیانات نفرت انگیز تقریر کے زمرے میں آتے ہیں، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچاتے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جانی چاہیے۔ فیڈریشن نے ایک بیان میں کہا کہ سی ٹی روی نے چکمگلورو میں اپنے بیان کے ذریعے ایک مخصوص برادری کے معزز مذہبی رہنماؤں کی توہین کی اور مذہبی منافرت کو ہوا دینے کی کوشش کی۔ بیان میں کہا گیا کہ چکمگلورو جامع مسجد کے صدر مجاہد پاشا پہلے ہی سی ٹی روی کے خلاف شکایت درج کرا چکے ہیں اور ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ بی جے پی رہنما کے خلاف فوری طور پر مقدمہ درج کرکے انہیں گرفتار کیا جائے۔ فیڈریشن نے سی ٹی روی کے اس مبینہ بیان پر سخت اعتراض کیا کہ "ملا کا نیٹ امتحان سے کیا تعلق ہے؟ اگر اس کا سینہ چیر کر دیکھا جائے تو اس میں تین حروف بھی نہیں ملیں گے۔

راج گڑھ میں پیش آیا دردناک حادثہ، تیز رفتار کار تالاب میں گری، 5 افراد جاں بحق

راج گڑھ (ایجنسی) راج گڑھ کے کھجنیر تھانہ علاقے میں ہفتے کی صبح ایک دردناک سڑک حادثے میں 5 افراد کی جان چلی گئی۔ ایک تیز رفتار سوئفٹ کار بے قابو ہوکر بھیل کھیڑی جوڑ پر واقع تالاب میں جا گری۔ حادثے کے بعد علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور گاؤں والوں کی مدد سے کار میں پھنسے لوگوں کو باہر نکال کر اسپتال پہنچایا، جہاں ڈاکٹروں نے سبھی کو مردہ قرار دے دیا۔ پولیس کے مطابق یہ حادثہ صبح میں اس وقت پیش آیا جب سوئفٹ کار (ایم پی-09-سی سی-6414) بھیل کھیڑی جوڑ کے پاس اچانک بے قابو ہوکر سیدھی تالاب میں گر گئی۔ کار میں کل 5 افراد سوار تھے۔ پانی میں ڈوبنے کی وجہ سے تمام لوگوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی کھجنیر تھانہ انچارج روی ٹھاکر پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ مقامی لوگوں کی مدد سے کافی مشقت کے بعد کار کو تالاب سے باہر نکالا گیا۔ اس کے بعد کار میں پھنسے تمام لوگوں کو باہر نکال کر اسپتال بھیجا گیا لیکن ڈاکٹروں نے معائنے کے بعد پانچوں کو مردہ قرار دے دیا۔

معروف عالم دین علامہ مفتی عبدالقدوس مصباحی کا انتقال

علمی و دینی حلقوں میں رنج وغم کی لہر

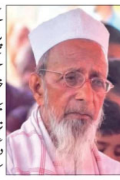

کولکاتہ: (محمد فیروز عالم علائی) ممتاز عالمِ دین، فقیہِ عصر، حضور حافظِ ملتؒ کے شاگردِ رشید اور حضور اشرف الاولیاءؒ کے خلیفہ علامہ مفتی عبدالقدوس مصباحی علیہ الرحمہ کے انتقال کی خبر سے علمی، دینی اور مذہبی حلقوں میں گہرے رنج وغم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ان کے ہزاروں شاگردوں، عقیدت مندوں اور اہلِ علم نے اس سانحہ کو ملتِ اسلامیہ کا بڑا علمی نقصان قرار دیا ہے۔ مرحوم کئی دہائیوں تک دینی تدریس، تصنیف وتالیف، افتاء اور اصلاحِ امت کی خدمات انجام دیتے رہے۔ انہیں علم و عمل، تقویٰ، سادگی، تواضع اور حسنِ اخلاق کا پیکر سمجھا جاتا تھا۔ ان کی شخصیت نے ہزاروں طلبہ کی علمی واخلاقی تربیت کی، جن میں سے بڑی تعداد آج ملک و بیرونِ ملک دینی خدمات انجام دے رہی ہے۔ علامہ مفتی عبدالقدوس مصباحی حضور حافظِ ملت علیہ الرحمہ کے ممتاز شاگرد تھے اور انہوں نے اپنے استاذ کی علمی روایت کو نہایت دیانت، اخلاص اور وقار کے ساتھ آگے بڑھایا۔ درس وتدریس کے دوران وہ طلبہ کی علمی رہنمائی کے ساتھ ان کی کردار سازی پر بھی خصوصی توجہ دیتے تھے اور علم کے ساتھ ایمان، اخلاص اور عمل کی اہمیت پر زور دیتے تھے۔ مرحوم نے اسلامی علوم کے مختلف شعبوں میں گراں قدر علمی خدمات انجام دیں۔ انہوں نے صحیح بخاری کی شرح، قرآنِ مجید کا بامحاورہ اردو ترجمہ اور فقہ، حدیث، عقائد، سیرت اور دیگر اسلامی موضوعات پر متعدد اہم کتابیں تصنیف کیں، جو علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ ان کے انتقال پر مختلف علماء، دینی اداروں، شاگردوں اور سماجی شخصیات نے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت کی دینی، علمی اور تربیتی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی اور ان کی تصنیفات وتربیت یافتہ علماء ان کے علمی ورثے کو آگے بڑھاتے رہیں گے۔ علماء نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے، قبر کو نور سے بھر دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، نیز پسماندگان اور شاگردوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

غالب انسٹی ٹیوٹ میں بیگم عابدہ احمد یادگاری خطبے کا انعقاد

نئی دہلی۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیراہتمام بیگم عابدہ احمد یادگاری خطبے کا اہتمام کیا گیا۔ تھیٹر کی دنیا کی ممتاز شخصیت سلیم عارف نے 'ہندستانی تھیٹر: آج اور کل' کے موضوع پر خطبہ پیش کیا۔ انھوں نے کہا عموماً جب بھی ہندستانی تھیٹر کی بات ہوتی ہے تو زیادہ تر ناسازگار حالات لوگوں کی بے توجہی اور سرکاری معاونت میں کمی کا رونا رویا جاتا ہے لیکن کوئی عملی اقدام کی طرف توجہ نہیں دلائی جاتی۔ میری نظر میں تھیٹر کی ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ مناسب قیمت پر آڈیٹوریم کی کمی ہے۔ اگر کم قیمت پر سہولیات کا خیال رکھتے ہوئے آڈیٹوریم کا انتظام ہو تو تھیٹر کی دنیا میں نمایاں پیش رفت ہوگی۔ تھیٹر کی طرف سے ایک شکایت یہ بھی ہے کہ جن فنکاروں نے تھیٹر سے اپنی شناخت بنائی اور فلموں میں شہرت حاصل کی انھوں نے دوبارہ تھیٹر کی طرف مڑ کر نہیں دیکھا۔ صرف چند نام ہی آپ پیش کرسکیں گے جنھوں نے فلموں میں کامیابی کے بعد بھی تھیٹر نہیں چھوڑا۔ اگر تھیٹر سے فلموں میں کامیابی حاصل کرنے والے سال میں ایک بار بھی تھیٹر کرتے تو اس سے تھیٹر کی مقبولیت میں غیر معمولی اضافہ ہوتا۔ خطبے کی صدارت غالب انسٹی ٹیوٹ کے چیئرمین جسٹس جناب بدر درریز احمد نے کی۔ صدارتی خطاب میں انھوں نے کہا بیگم عابدہ احمد اور غالب انسٹی ٹیوٹ کا رشتہ اساسی نوعیت کا ہے۔ انھوں نے غالب انسٹی ٹیوٹ کی شکل میں اردو کے ایسے ادارے کا خواب دیکھا تھا جو روایت کے ساتھ عصری مسائل کو بھی پیش نظر رکھتا ہو۔ آج کا خطبہ بھی انھیں کے وژن کی ایک جھلک پیش کرتا ہے۔

ڈرامہ ادب کی ایک توانا صنف ہے اور ساری دنیا میں اس نے ایک مثبت کردار پیش کیا ہے۔ اردو ادب میں بھی اس صنف کو زیادہ سے زیادہ فروغ اس کے لیے ہر ممکن اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے غالب انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری پروفیسر صدیق الرحمن قدوائی نے کہا ہمارے یہاں جو سمینار ہوتے ہیں وہ خالص ادبی اور تحقیقی نوعیت کے ہوتے ہیں اور ان کا یہی مزاج قائم رکھنے کی ضرورت ہے لیکن دوسری ادبی سرگرمیوں کے ذریعے ہماری کوشش ہوتی ہے کہ وہ پہلو بھی زیر بحث آئیں جن کا سیدھا تعلق ادب اور تحقیق سے نہیں ہے۔

فلموں اور تہذیب کا اردو کے ساتھ چولی دامن کا رشتہ ہے: پروفیسر دانش اقبال

چنار بک فیسٹیول 2026 کے آٹھویں دن 'ہندوستانی سنیما: اردو اور تہذیبی اقدار کا خزانہ' کے موضوع پر مذاکرہ

سری نگر/نئی دہلی: چنار بک فیسٹیول کے آٹھویں دن ہندوستانی سنیما: اردو اور تہذیبی اقدار کا خزانہ' کے عنوان سے علمی وادبی مذاکرے کا انعقاد کیا گیا جس میں ہندوستان کے ممتاز فلم ساز، مصور، ثقافتی احیا کے علم بردار اور پدم شری مظفر علی بحیثیت پینلسٹ شریک ہوئے۔ جب کہ اس ڈسکشن کو معروف ڈرامہ نگار، ہدایت کار اور قومی اعزاز یافتہ ادیب پروفیسر دانش اقبال نے موڈریٹ کیا۔ پروفیسر دانش اقبال نے ڈسکشن سے قبل موضوع کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ فلموں اور تہذیب کا اردو کے ساتھ چولی دامن کا رشتہ ہے۔ بولتی فلموں سے قبل خاموش فلموں میں بھی اردو زبان کلیدی رول ادا کر رہی تھی۔ انھوں نے لکھنوی تہذیب کیساتھ مختلف تہذیبوں اور موضوع کے مختلف اہم نکات اور سوالات کے ذریعے گفتگو کو نہایت بامعنی اور فکرانگیز انداز میں آگے بڑھایا۔

پروفیسر دانش اقبال نے اردو زبان کی تہذیبی اہمیت، ہندوستانی سنیما میں اس کے ارتقائی سفر، ادبی تخلیقات کی فلمی تشکیل اور معاصر فلم سازی میں تہذیبی وثقافتی اقدار کے تحفظ سے متعلق بھی متعدد اہم استفسار کیے، جن کے جواب میں جناب مظفر علی نے ہندوستانی سنیما میں اردو زبان، تہذیبی روایت، ادبی جمالیات، موسیقی، شاعری اور مشترکہ ثقافتی ورثے کے کردار پر تفصیل سے اظہارِ خیال کیا، ساتھ ہی انھوں نے اپنے فلمی سفر کے مختلف مراحل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ علی گڑھ کی تہذیب، ماحول اور شاعری نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا۔ اپنی پہلی فلم کے محرکات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ گاؤں سے شہر کی طرف ہجرت کر رہے عام لوگوں کے کرب اور ان کی آباد ہو رہی نئی دنیا نے مجھے پہلی فلم پر بنانے پر آمادہ کیا، علاوہ ازیں یہ بھی کہا کہ وہ تہذیبی دنیا بھی میرے ذہن میں تھی جو میں لکھنؤ اور علی گڑھ میں چھوڑ آیا تھا۔ اس طرح دونوں مناظر کے تصورات نے میری پہلی فلم کو تیار کرنے میں کلیدی رول ادا کیا۔ مزید انھوں نے اردو زبان کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ اردو محض ایک زبان نہیں بلکہ ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب، شائستگی، حسنِ اظہار اور فکری روایت کی نمائندہ زبان ہے، جس نے ہندوستانی سنیما کی تشکیل اور ارتقا میں گہرے نقوش ثبت کیے ہیں۔ اپنی کچھ مشہور فلموں گمن، امراؤ جان، انجمن جاںنثار وغیرہ کے تخلیقی سفر کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ادب، موسیقی، مصوری اور سنیما جب ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہوتے ہیں تو وہ ایسی ثقافتی دستاویز تخلیق کرتے ہیں جو نسلوں تک اپنی معنویت برقرار رکھتی ہے۔ مظفر علی نے کشمیر کی تہذیب اور اس سے وابستگی کے حوالے سے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ تہذیب ایک ایسا بامعنی لفظ ہے جو ہمیں منزل کی کامیابیوں تک پہنچاتا ہے۔

انڈین یونین مسلم لیگ کے سابق ایم ایل اے ٹی پی ایم سہیر کا انتقال

چنئی۔ (پریس ریلیز)۔ انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی اور نیشنل جنرل کونسل کے رکن اور کیرالہ ریاست کے سابق قانون ساز ٹی پی ایم۔ سہیر کا انتقال ہفتہ کو 83 سال کی عمر میں ہوا۔ انہیں کوزی کوڈ کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں عمر سے متعلق صحت کے مسائل کے علاج کے لیے داخل کرایا گیا تھا، جہاں علاج کے باوجود کے باعث ان کی موت ہوگئی۔ وہ کوزی کوڈ-II حلقہ سے سابق ایم ایل اے تھے۔ میت کو کوزی کوڈ میں ملیالہ منور ما کے قریب [ارس ہال میں عوام کے دیدار کے لیے 3:30 بجے تک رکھا گیا۔ بعد نماز جنازہ کوزی کوڈ سی ایچ مسجد میں 4:30 بجے ادا کی گئی اور میت کو ٹوپائی کی جامع مسجد میں سپرد خاک کیا گیا۔ ان کی رحلت پر ریاست کے سیاسی، مذہبی اور سماجی رہنماؤں نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

ہائی کورٹ: کانپور کے داغدار وکلاء کے مقدمات کی سماعت اب اناؤ میں ہوگی

کانپور:25جولائی (پی این ایس) اٹاوہ کے ایک وکیل کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے پولیس، یوپی بار کونسل، اور رجسٹرار آف فرمز، سوسائٹیز اور چٹ سے اعداد وشمار مانگے اور یہ اعداد وشمار چونکا دینے والے تھے۔ سماعت کے دوران کئی لوگوں نے وکلاء کے خلاف الگ الگ شکایات پیش کیں، جنہیں ہائی کورٹ نے مفاد عامہ کا مسئلہ سمجھا۔ 61 صفحات پر مشتمل آرڈر میں ریاست بھر کے وکلاء کے لیے کئی رہنما خطوط جاری کیے گئے ہیں۔ مجرمانہ رجحانات کے حامل داغدار وکلاء کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ان کے مقدمات کی سماعت دیگر اضلاع میں کرانے کے احکامات جاری کر دیے گئے ہیں۔ اس کے تحت کانپور شہر کے داغدار وکلاء کے مقدمات کی سماعت اب اناؤ میں ہوگی، جب کہ اناؤ کے وکلاء کو کانپور شہر منتقل کیا جائے گا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ پولیس کے اعداد وشمار وکلاء کے خلاف بڑی تعداد میں مجرمانہ مقدمات کی نشاندہی کرتے ہیں، لیکن یوپی بار کونسل نے صرف چند کے خلاف تادیبی کارروائی کی ہے۔ انتخابی مفادات کی وجہ سے بار کونسل کے اراکین نے جعلی وکلاء کی شناخت کے لیے سخت تصدیقی مہم نہیں چلائی۔

سماعت کو بار بار ملتوی کرانا غیر مناسب

یہ عمل عدالت کے وقار کے خلاف ہے، الہ آباد ہائی کورٹ وکلاء پر برہم

پریاگراج:25جولائی (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے مقدمات کی سماعت بار بار ملتوی کرانے اور بغیر کسی مناسب جواز کے کورٹ میں موجود نہیں رہنے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کورٹ نے کہا ہے کہ یہ عمل وکالت کے پیشے کے وقار کو مجروح کرتا ہے۔ کورٹ نے کہا کہ کچھ معاملوں میں قصداً سماعت کو آگے بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سے زیر التوا مقدمات کا بوجھ بڑھتا ہے، جس سے انصاف کی فراہمی کا عمل متاثر ہوتا ہے۔ جسٹس سبھاش ودیارتھی کی بنچ نے یہ تبصرہ شراوستی کے ایس سی/ایس ٹی ایکٹ سے متعلق ایک فوجداری مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے کیا۔ بنچ نے کہا کہ "نچلی عدالتوں یا ٹریبونلز میں مصروف ہونے کا بہانہ بنا کر بار بار سماعت ملتوی کرانا اور بغیر کسی وجہ کے عدالت میں پیش نہ ہونا، وکلا کی اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے احترام میں کمی اور عدالت کے وقار کے تئیں عدم احترام کو ظاہر کرتا ہے، اور یہ وکالت کے پیشے کے گرتے معیار کو بھی ظاہر کرتا ہے۔" جسٹس ودیارتھی نے کہا کہ "لہٰذا بنچ بار کے اراکین سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ہائی کورٹ کے ذمہ دار افسران کے طور پر اپنے کردار کی اہمیت کو سمجھیں، معاونت کی سطح کو بہتر بنائیں اور بے بنیاد یا معمولی وجوہات کی بنا پر سماعت ملتوی کرنے کی درخواست نہ کریں، کیونکہ اس سے بنچ کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور فوری انصاف کی فراہمی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔" انہوں نے کہا کہ "بعض معاملات میں نئے مقدمات کی سماعت قصداً نہیں ہونے دی جاتی ہے، تاکہ وہ بغیر کسی مؤثر عدالتی حکم کے زیرِ التوا رہیں، جس کے نتیجے میں ہائی کورٹ میں زیرِ التوا مقدمات کی تعداد مصنوعی طور پر بڑھ جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نچلی عدالتیں اکثر صرف اس بنیاد پر کارروائی ملتوی کر دیتی ہیں کہ معاملہ ہائی کورٹ میں زیرِ سماعت ہے، حالانکہ ہائی کورٹ کی جانب سے کوئی عبوری حکم جاری نہیں کیا گیا ہوتا، جس کی وجہ سے انصاف ملنے میں تاخیر ہوتی ہے۔ جسٹس سبھاش

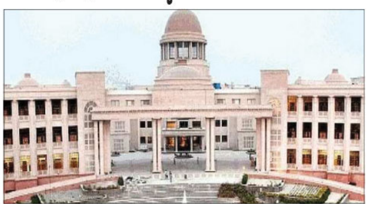

ودیارتھی نے یہ تبصرہ شراوستی کے ایس سی/ایس ٹی ایکٹ سے متعلق ایک اپیل کو خارج کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے شراوستی کے خصوصی جج (ایس سی/ایس ٹی ایکٹ) کے اس حکم کو برقرار رکھا، جس میں فوجداری ضابطہ ؟ کار (سی آر پی سی) کی دفعہ 319 کے تحت انکت یادو کو ایڈیشنل ملزم کے طور پر طلب کرنے کی درخواست مسترد کر دی گئی تھی۔ یہ معاملہ 2022 میں درج ایک مقدمے سے متعلق ہے، جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ رام سریش یادو اور ان کے بیٹے انکت یادو نے شکایت کنندہ اور اس کے بیٹے کے ساتھ مار پیٹ کی اور انہیں ذات پات کی بنیاد پر گالیاں دیں۔ تفتیش کے بعد پولیس نے صرف رام سریش یادو کے خلاف چارج شیٹ داخل کی اور کہا کہ انکت یادو کے خلاف کافی ثبوت موجود نہیں ہیں۔ مقدمے کی سماعت کے دوران اپیل کنندہ نے فوجداری ضابطہ ؟ کار (سی آر پی سی) کی دفعہ 319 کے تحت انکت یادو کو ایڈیشنل ملزم کے طور پر طلب کرنے کے لیے ایک درخواست دائر کی تھی۔ شواہد کا جائزہ لینے کے بعد ایس سی/ایس ٹی مقدمات کی خصوصی عدالت نے پایا کہ زخمی چشم دید گواہ نے واضح طور پر بیان دیا تھا کہ جائے وقوعہ پر رام سریش یادو کے علاوہ کوئی اور موجود نہیں تھا۔ اپیل کنندہ نے بھی انکت یادو کے کسی مخصوص کردار کا ذکر نہیں کیا تھا۔ انہی حقائق کی بنیاد پر خصوصی عدالت نے درخواست مسترد کردی، جس کے بعد یہ اپیل دائر کی گئی۔ اپیل کو خارج کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے کہا کہ سی آر پی سی کی دفعہ 319 کے تحت ملی طاقت غیر معمولی ہے اور اس کا استعمال تبھی کیا جاسکتا ہے، جب صرف شروعاتی معاملے سے زیادہ مضبوط ثبوت ہوں۔ بنچ نے کہا کہ اس معاملے میں انکت یادو کو ایڈیشنل ملزم کے طور پر بلانے کو صحیح ٹھہرانے کے لیے کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں تھے۔ اس لیے بنچ کو خصوصی عدالت کے حکم میں ایسی کوئی کمی نہیں ملی، جس کے لیے اپیل کی سطح پر دخل اندازی کی ضرورت ہو۔

جلال پور میں دس صفر کا تاریخی جلوس، عقیدت واحترام سے برآمد

جلال پور۔ دس صفر کا تاریخی جلوس مولانا رئیس حیدر واعظ کے خطاب کے بعد شہر کے جعفر آباد محلہ میں واقع اکھاڑے سے بڑی شان وشوکت کے ساتھ شروع ہوا۔ مجلس کے بعد انجمن جعفریہ رجسٹر چھوٹا امام باڑہ نے گلاب اور چمیلی سے مزین معصوم علی اصغر کا جھولا برآمد کیا اور حاضری کے لیے عقیدت مندوں کا ایک سیلاب امڈ آیا۔ مولانا جعفر رضا جوہری نے اونٹوں پر سجے عماریوں کا تعارف کرایا اور امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد حسینی قبیلے کی دکھ بھری داستان سنائی جس نے عزاداروں کو رونا دیا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی چار سالہ بیٹی حضرت سکینہ کی شہادت کی یاد میں دس صفر کے جلوس کا آغاز ہوا۔ دلدل و عالم کے ساتھ نکالے گئے جلوس میں انجمن جعفریہ رجسٹر مصطفی آباد، انجمن حیدریہ ناگپور، انجمن شمشیر حیدری ندیا تیر، انجمن حسینیہ عثمان پور، انجمن ذوالفقاریہ، انجمن رونق عزا، انجمن عزا حسین، انجمن عباسیہ، انجمن جعفریہ، انجمن حسینیہ عثمان پور، انجمن عزا حسین، انجمن جعفریہ، انجمن حسینیہ عثمان پور، انجمن جعفریہ رجسٹرڈ مصطفیٰ آباد اور دیگر نے شرکت کی۔ کربلا کے شہداء کو یاد کرتے ہوئے ماتم کیا۔ جلوس شہر کی اہم گلیوں کا دورہ کرتا ہوا حاجی شہادت حسین کے امام باڑہ کے قریب پہنچا۔ رات گئے جلوس سرائے چوک میں واقع روضہ حضرت قاسم کے احاطے میں مولانا جعفر رضا جوہری کے خطاب کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلوس کی نظامت ماسٹر ثمیل عباس نے کی۔ کلب حسن احسن، فتح علی، کوثر علی، ماسٹر علی حسن، حیدر علی، ضیغم جلالپوری، شاہد امام وغیرہ اکھاڑہ کمیٹی کے زیر اہتمام نکالے گئے جلوس میں انتظامات کو برقرار رکھنے کے لیے تیار تھے۔ کوتوال اجے پرتاپ یادو جلوس کی نگرانی کے لیے پولیس فورس کے ساتھ رہے۔

اے ایم یو کے جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج میں "ایک پیڑ ماں کے نام" شجر کاری مہم کا انعقاد

علی گڑھ، 25جولائی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج کے ٹی بی اینڈ چیسٹ ڈیزیز شعبہ کے زیر اہتمام ملک گیر مہم "ایک پیڑ ماں کے نام" کے تحت شجر کاری پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں شرکاء نے اپنی ماؤں کے نام پر پودے لگا کر محبت، احترام، اظہارِ تشکر اور ماحولیاتی تحفظ کے عزم کا اظہار کیا۔ پروگرام کا افتتاح فیکلٹی آف میڈیسن کے ڈین پروفیسر محمد خالد اور شعبہ کے چیئرمین پروفیسر محمد شمیم نے اپنی اپنی والدہ کے نام پر پودے لگا کر کیا۔ انہوں نے اس موقع پر ماحولیات کے تحفظ اور والدین کے احترام کا ایک قابلِ تقلید پیغام دیا۔ شجر کاری مہم کا انعقاد ہمسفر ایجوکیشنل اینڈ سوشل ویلفیئر سوسائٹی کے عہدیداران نے نائب صدر مسٹر محمد نعیم، سکریٹری ڈاکٹر ذوالفقار اور شجر کاری انچارج مسٹر منظور احمد کی قیادت میں کیا، جبکہ مسٹر شاہ رخ حسین نے اس مہم میں فعال تعاون فراہم کیا۔ اساتذہ اور ڈاکٹروں کی بڑی تعداد نے بھی اپنی اپنی والدہ کے نام پر پودے لگا کر اس مہم میں حصہ لیا۔

سنبھل: نماز سے روکنے پر ایف آئی آر کا حکم

سنبھل: 25جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں ایک مسلم شخص نے الزام لگایا ہے کہ اسے اور اس کے خاندان کو جمعہ کی نماز ادا کرنے سے روکا گیا اور دوسرے مسلم برادری کے بعض افراد نے ان کا سماجی بائیکاٹ کر دیا۔ اس شکایت کے بعد پولیس نے مقدمہ (ایف آئی آر) درج کرنے کی ہدایت دی ہے۔ یہ معاملہ حیات نگر تھانہ علاقے کے منڈلی سمس پور گاؤں کا ہے، جہاں دھنا برادری سے تعلق رکھنے والے محمد وسیم نے الزام لگایا کہ ترک برادری کے چند افراد نے انہیں اور ان کے اہل خانہ کو جمعہ کی نماز ادا کرنے سے روکا اور مذہبی سرگرمیوں سے الگ کر دیا۔ یہ واقعہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے سنبھل دورے کے چند روز بعد سامنے آیا ہے۔ اپنے دورے کے دوران یوگی نے مبینہ طور پر کہا تھا، "ترکوں کی ترکائی نہیں چلے گی۔" محمد وسیم نے بتایا کہ وہ دیوبندی مکتبِ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مطابق گاؤں میں چار مساجد ہیں، جن میں 120 سال پرانی مرکزی مسجد بھی شامل ہے، جہاں دیوبندی اور بریلوی دونوں مکتبہ ؟ فکر کے لوگ ایک صدی سے زائد عرصے سے اکٹھے نماز ادا کرتے آئے ہیں۔ وسیم نے بتایا کہ 5 جنوری 2024 کو اذان، امام کے لیے چندہ اور ان کے کھانے کے انتظام کو لے کر تنازع پیدا ہوا تھا، جسے 26 جنوری 2024 کو اس وقت کے تھانہ انچارج اور مقامی بزرگوں کی موجودگی میں حل کر لیا گیا تھا۔ ان کے مطابق سمجھوتے میں طے پایا تھا کہ اذان صرف امام دیں گے، نمازی اپنی مالی حیثیت کے مطابق چندہ دیں گے اور امام باری باری ہر گھر میں کھانا کھائیں گے۔ وسیم کا الزام ہے کہ تقریباً ڈیڑھ سال تک یہ نظام چلنے کے بعد مسجد انتظامیہ کے بعض افراد نے خود اذان دینا شروع کر دی، ان کے خاندان سے چندہ لینا بند کر دیا اور امام کا ان کے گھر کھانا کھانے کا سلسلہ بھی ختم کر دیا۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ مسجد کے متولی عتیق احمد اور ان کے ساتھیوں نے انفرادی نماز اور جمعہ کی اجتماعی نماز کو ملا کر چھ نمازوں کا ایک نیا طریقہ رائج کیا، جس کی انہوں نے اور ان کے خاندان نے مخالفت کی۔ وسیم کے مطابق 3 جولائی کو جمعہ کی نماز کے بعد انہیں کہا گیا کہ جب تک وہ اس نئے طریقہ کار کو قبول نہیں کرتے، انہیں مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے الزام لگایا، میں او بی سی کی دھنا برادری سے ہوں، جبکہ وہ ترک برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے میرا سماجی بائیکاٹ کر دیا ہے اور میرے خاندان پر گاؤں چھوڑنے کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ ضلع پولیس سربراہ کرشن کمار بشنوئی نے بتایا کہ گاؤں میں دھنا برادری کے پانچ خاندان رہتے ہیں، جن میں سے ایک خاندان کے رکن محمد وسیم نے جمعہ کے روز ضلع ہیڈ کوارٹر میں شکایت درج کرائی۔ بشنوئی نے کہا کہ وسیم نے الزام لگایا ہے کہ ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے، انہیں جمعہ کی نماز سے روکا جا رہا ہے اور دھنا برادری سے تعلق رکھنے کی وجہ سے مسجد انتظامیہ انہیں اور ان کے خاندان کو کافی عرصے سے ہراساں کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک سنگین معاملہ ہے کیونکہ اس کا تعلق بنیادی حقوق سے ہے۔ متعلقہ تھانے کو ایف آئی آر درج کرنے اور شکایت کنندہ کے بنیادی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق شکایت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ گزشتہ ڈیڑھ سال سے مسجد کے امام ان کے گھر کھانے کے لیے نہیں آ رہے، انہیں مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی جا رہی اور ان کی زکوٰ ؟ بھی قبول نہیں کی جا رہی۔ پولیس نے بتایا کہ اس سے قبل دونوں فریقوں میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کی گئی تھی، تاہم وہ کامیاب نہیں ہو سکی۔ معاملے میں قانونی کارروائی شروع کر دی گئی ہے اور تحقیقات کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔

زلزلے جیسے جھٹکے محسوس کیے، گھر لرز گئے، دھماکے سے لرز اٹھا پورا علاقہ

سہارنپور:25جولائی (پی این ایس) ضلع میں زوردار دھماکے کی آواز سنی گئی۔ ایسا محسوس ہوا جیسے زلزلہ آیا ہو۔ لوگوں نے سوچا کہ بجلی گھر میں آگ لگ گئی ہے یا کوئی بڑا ٹرانسفارمر پھٹ گیا ہے۔ دھماکے کی گونج پانچ کلومیٹر تک سنی گئی۔ فیکٹری کے آس پاس کے گاؤں کے گھروں کی دیواروں میں بھی دراڑیں پڑ گئیں۔ دھماکے سے پورا علاقہ لرز اٹھا۔ عینی شاہدین نے سارا واقعہ سنایا۔ جمعہ کی شام کو کنڈا باسی میں پٹاخے کی فیکٹری میں دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ اس کی آواز پانچ کلومیٹر دور تک سنی گئی۔ جائے حادثہ سے تقریباً چار کلومیٹر دور گھر پر بیٹھے درشن سنگھ نے کہا کہ سب کچھ نارمل ہے۔ شام چار بجے کے قریب ایک زوردار دھماکے کی آواز سنی گئی۔ ایسا محسوس ہوا جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔ زمین ہل گئی۔ گھر بھی ہل گیا۔ ایسا لگتا تھا کہ بجلی گھر میں آگ لگ گئی ہے، اور کئی ٹرانسفارمر بیک وقت پھٹ گئے۔ بعد میں پتہ چلا کہ پٹاخہ بنانے والی فیکٹری میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔ ایک عینی شاہد اور فیکٹری میں ورکر سورج نے بتایا، ہم فیکٹری کے ایک الگ حصے میں کام کر رہے تھے جہاں پٹاخے کا پاؤڈر بنایا جاتا ہے۔ وہاں مقامی لوگ بھی کام کرتے ہیں۔

آصف میاں قادری کے استقبال میں جشن نورانی کا انعقاد

سہارن پور 25 جولائی (احمد رضا) بزرگان دین کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن رہتے ہوئے ہی ہماری نسل نو کامیابی کے ساتھ ملک و معاشرے کے لئے بہتر سے بہتر کار خیر انجام دے کر کامیاب ملت کی تعمیر کر سکتی ہے دین اسلام کی دعوت دیکر عام لوگوں کو حق کے لئے تیار کرنا آجکا سب سے مشکل کام ہے لازم ہے کہ ہم دین اسلام کی دعوت کے ساتھ ساتھ اپنے اکابرین اور ان کے اہل خانہ کے لئے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں اور بزرگوں کو عزت بخشیں یہی راہ راست ہے! گزشتہ شب انجمن محبان اردو سہارنپور کی جانب سے حج بیت اللہ سے واپسی پر حکیم حازق الحاج حضرت حکیم سید محمد احمد قادری چشتی الصابری رحمۃ اللہ علیہ کے لخت جگر الحاج حکیم سید محمد آصف میاں قادری صاحب نے اپنی اہلیہ محترمہ بیٹی اور بیٹے محمد عاقب کے ہمراہ فریضہ حج ادا کیا اس خوشی میں سید انور علی صابری نے ایک نعت ومنقبت کی نورانی محفل حافظ محمد فاروق صاحب کہ دولت کدے پیروالی گلی نمبر 26 غوث نگر میں اراستہ کی اس نورانی محفل کی صدارت حضرت صوفی صابر عثمانی صاحب اور نظامت انجمن محبان اردو کے جنرل سیکرٹری سید انور

صابری نے کی اس موقع پر صدر محفل اور مہمان خصوصی الحاج حکیم سید محمد آصف قادری کی گل پوشی کرتے ہوئے بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا گیا پروگرام کے اخر میں درود وسلام پڑھ کر ملت اسلامیہ میں اتفاق اتحاد ملک میں امن وشانتی بھائی چارگی کے لیے دعا کی گئی جن شعرائے کرام کے کلام کو خوب سنا گیا سبحان اللہ سبحان اللہ سے فضا معطر ہوتی رہی ان کا ایک ایک شعر اخبار کے باذوق قارئین کی نظر ہے --------

التجا میری سنتے نہیں کیوں
چ خود سے ہے یہ سوال محمد
ڈاکٹر الیاس علم
سیرت وصورت میں ان سا دوسرا کوئی نہیں

دین حق کا ائینہ ہے رحمت اللعالمین
سلیم اختر سلیم
وہی چراغ ہدایت وہی امام ہدی
وہی ہے رحمت عالم وہی کرم کی گھٹا
کمال ذکر محمد سے دل نکھر جائے
اسی میں زیست کی زینت
اسی میں رب کی رضا
ڈاکٹر رئیس کمال
حج کی سعادت جسے نصیب ہوئی
زندگی اس کی خوش نصیب ہوئی
سید انور صابری
حسین تم نے شریعت کی ابرو رکھ لی
شہید ہوک امامت کی ابرو رکھ لی

ماسٹر عابد اسعدی
سر کو کٹا دیا دین کو بچا لیا
اللہ کتنی اعلی ہے شہادت حسین کی
جنید سہارن پوری
مدینے کا مجھ کو اگر ہو نظارہ
چمک جائے قسمت کا میری ستارہ
انتظار علی بدپوری
یہ اور بات غزل کہہ کے دل بہلتا ہے
نبی کی نعت کو کہہ کر سکون ملتا ہے
گل محمد گل
تجھ پر خدا ہے دیکھ فلک میں بھی کم نہیں
میں ہوں زمین مجھ پہ ہے روضہ رسول کا
انصر سہارن پوری
مصطفی یہ مرتبہ ہے اپ ہی کی شان کا
آپ کا نقش قدم ہے ترجمہ انسان کا
اقبال احمد منصوری

ان شعراء کرام کے علاوہ کثیر تعداد میں سامعین کی شرکت بھی اطمینان بخش رہی مہمانوں میں خاص طور سے غلام محمد خان صاحب محمد طارق چاند میاں محمد رفیق محبوب عالم خان صاحب وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

ٹریفک نظام کو بہتر بنانے اور ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت دی

ایس پی سٹی ابھیشیک پرتاپ کی صنعت کاروں اور تاجروں کے ساتھ میٹنگ

بلند شہر 25/جولائی، ناظم بیگ /سماج نیوز سروس ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (سٹی) ابھیشیک پرتاپ اجے کی صدارت میں پولیس لائن کے میٹنگ ہال میں ضلع سطحی صنعت کاروں اور تاجروں کی ماہانہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ضلع کے مختلف صنعتی علاقوں سے وابستہ صنعت کاروں، صنعتی تنظیموں کے نمائندوں اور متعلقہ محکموں کے افسران نے شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران ایڈیشنل ایس پی سٹی ابھیشیک پرتاپ اجے نے صنعتی علاقوں کی سیکورٹی کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ پولیس افسران کو ہدایت دی کہ صنعتی اداروں اور تجارتی اداروں کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے شہر میں ای رکشاؤں کی وجہ سے پیدا ہونے والے ٹریفک جام کے مسئلے پر بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے ٹریفک نظام کو بہتر بنانے اور ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ میٹنگ میں سائبر کرائم، آن لائن دھوکہ دہی، صنعتی سلامتی اور آئندہ شروع ہونے والی شراون کانوڑ یاترا کے دوران سکیورٹی اور ٹریفک انتظامات پر بھی تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر سی او سٹی (سرکل آفیسر) پرکھر پانڈے، ٹریفک سرکل آفیسر انل کمار شاہی سمیت دیگر متعلقہ افسران موجود رہے۔

ڈپٹی ڈائریکٹر ریٹائرمنٹ سے 70 دن پہلے دس ہزار روپے رشوت لیتے ہوئے گرفتار

مرادآباد:25جولائی (پی این ایس) دوپہر تقریباً 30:1 بجے ایک ویجیلنس ٹیم نے اتر پردیش اسٹیٹ سیڈ سرٹیفکیشن ایجنسی مرادآباد کے ڈپٹی ڈائریکٹر روپ سنگھ کو دس ہزار روپے رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا۔ روپ سنگھ 70 دنوں میں یعنی 2 اکتوبر 2026 کو ریٹائر ہونے والے ہیں۔ ملزم ڈپٹی ڈائریکٹر نے بیج کی تصدیق اور ٹیگ جاری کرنے کے لیے ستر ہزار روپے رشوت طلب کی تھی۔ باقی ساٹھ ہزار روپے اگست کے دوسرے ہفتے میں ادا کرنے پر اتفاق ہوا۔ ٹیم ملزم کو بریلی لے گئی ہے۔ بریلی کے ایس پی ویجیلنس، اروند کمار نے بتایا کہ مرادآباد کے اوچیتی میں اتر پردیش سیڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے جونیئر اسٹور آفیسر وجے ورما نے ویجیلنس کے دفتر سے رجوع کیا اور شکایت کی کہ ان کے مرکز میں گندم کے بیج تیار کیے گئے ہیں۔ اتر پردیش اسٹیٹ سیڈ سرٹیفکیشن ایجنسی مرادآباد کے ڈپٹی ڈائریکٹر روپ سنگھ بیج کی تصدیق اور بیج ٹیگ جاری کرنے کے لیے 70,000 روپے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جب اس نے شکایت کی کہ رقم بہت زیادہ ہے تو روپ سنگھ نے اسے کہا کہ 10,000 روپے ابھی ادا کریں اور باقی 60,000 روپے اگست کے دوسرے ہفتے میں ادا کر دیں۔ ایس پی ویجیلنس نے ان الزامات کی جانچ کی۔ الزامات کو سچ ہونے پر ایس پی نے انسپکٹر انگد سنگھ کی قیادت میں 12 رکنی ٹیم تشکیل دی۔ اس کے بعد ویجیلنس ٹیم نے روپ سنگھ کو پکڑنے کے لیے جال بچھا دیا۔ جمعہ کی دوپہر، ٹیم نے شکایت کنندہ وجے ورما کو ماجھولا تھانہ علاقے میں منڈی کمیٹی میں واقع اتر پردیش سیڈ سرٹیفکیشن ایجنسی کے ڈپٹی ڈائریکٹر کے دفتر بھیجا۔

کانوڑ یاترا کے پیش نظر تمام ضروری انتظامات کو بروقت مکمل کیا جائے: ڈی ایم

ضلع مجسٹریٹ اور ایس ایس پی نے رام گھاٹ اور نرورہ گھاٹ پر تمام انتظامات کا جائزہ لیا

بلند شہر 25/جولائی (پریس ریلیز) آئندہ ساون کے مہینے کے دوران ضلع کی تحصیل ڈبائی میں رام گھاٹ اور نرورہ گھاٹ سے مقامی اور دیگر اضلاع کے کانوڑیوں /عقیدت مند جل لے کر جاتے ہیں۔ اسی کے پیش نظر آج ہفتے کو ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش اور ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ نے کانوڑ یاترا کے راستوں کا معائنہ کر کے متعلقہ محکموں کی طرف سے کئے گئے انتظامات کا جائزہ لیا۔ اترولی کی طرف سے آنے والے کانوڑ راستے پر سڑک کی مرمت، جھاڑیوں کی صفائی، روشنی اور دیگر ضروری انتظامات کو وقت سے پہلے مکمل کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ انہوں نے رام گھاٹ گنگا گھاٹ پر بھی معائنے کے دوران کانوڑیوں کے لیے کیے جا رہے انتظامات کا جائزہ لیا۔ افسران نے گھاٹ پر مضبوط بیریکیڈ لگانے کسی بھی عقیدت مند کو گہرے پانی میں نہ جانے کی اجازت، گھاٹ پر خواتین کے لیے مناسب تبدیلی روم مہیا کرنے، گھاٹ پر روشنی اور صفائی کے انتظامات کو یقینی بنانے کی ہدایات دیں۔ گنگا گھاٹ پر تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے متعلقہ محکموں کے افسران کے ساتھ میٹنگ کے دوران ضلع مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ تمام ضروری انتظامات کو بروقت مکمل کیا جائے، گھاٹ پر کشتیاں اور غوطہ خور تعینات کریں۔ بھیڑ کو منظم کرنے کے لیے کنٹرول روم، صفائی، موبائل بیت الخلاء اور پینے کے پانی کا بندوبست کیا جائے۔ ڈی ایم نے کہا کہ انتظامات کو برقرار رکھنے کے لیے پولیس فورس کے ساتھ رضا کاروں کو تعینات کیا جائے۔ گاڑیاں صرف مخصوص پارکنگ ایریا میں کھڑی کی جائیں۔ ٹریفک کو روٹ ڈائیورژن پلان کے مطابق چلایا جانا چاہیے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ عقیدت مندوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام ضروری انتظامات مکمل کئے جائیں۔ اس موقع پر ایس پی دیہات انترکش جین، ایس ڈی ایم ڈبائی منیش کمار، سی او دھوپ سنگھ اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

جامع مسجد کے سابق شاہی امام سید احمد بخاری مظفر نگر کی عدالت میں پیش، 19 سال پرانے مقدمے میں ضمانت

مظفر نگر:25جولائی (پی این ایس) دہلی کی تاریخی جامع مسجد کے سابق شاہی امام سید احمد بخاری جمعہ کو تقریباً 19 سال پرانے انتخابی ضابطہ ؟ اخلاق خلاف ورزی کے ایک مقدمے میں مظفر نگر کی چیف جوڈیشل مجسٹریٹ (سی جے ایم) عدالت میں پیش ہوئے، جہاں عدالت نے ان کے خلاف جاری وارنٹ واپس لیتے ہوئے انہیں ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا۔ مقدمے کی اگلی سماعت 23 اگست مقرر کی گئی ہے۔

یہ مقدمہ 2007 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے دوران ضلع مظفر نگر کے قصبہ کھتولی میں منعقد ہونے والی ایک انتخابی ریلی سے متعلق ہے۔ استغاثہ کے مطابق اس وقت سید احمد بخاری یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یو ڈی ایف) کے امیدوار صابر علی کی حمایت میں انتخابی جلسے سے خطاب کرنے کے لیے کھتولی پہنچے تھے۔ الزام ہے کہ ان کا ہیلی

کاپٹر انتظامیہ کی پیشگی اجازت کے بغیر جلسہ گاہ کے قریب اتارا گیا تھا، جسے انتخابی ضابطہ ؟ اخلاق کی خلاف ورزی قرار دیا گیا۔

سرکاری ریکارڈ کے مطابق اس معاملے میں کھتولی تھانے میں سید احمد بخاری، یو ڈی ایف امیدوار صابر علی اور جماعت کے ضلعی انتخابی انچارج محمد انعام قریشی کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ بعض اطلاعات کے مطابق ہیلی کاپٹر کے اترنے کے لیے ایک مخصوص مقام طے کیا گیا تھا، تاہم اسے دوسرے مقام پر اتارا گیا، جس پر انتخابی حکام نے کارروائی کی سفارش کی تھی۔ عدالتی کارروائی کے دوران احمد بخاری طویل عرصے تک پیش نہیں ہوئے تھے، جس کے باعث ان کے خلاف پہلے وارنٹ جاری کیے گئے۔ بعد ازاں عدالت نے ان کی مسلسل غیر حاضری کے پیش نظر غیر ضمانتی وارنٹ بھی جاری کیے تھے۔ جمعہ کو وہ دہلی سے اپنے وکلا کے ساتھ سخت سکیورٹی میں عدالت پہنچے، جہاں ان کے وکلا نے وارنٹ واپس لینے کی درخواست پیش کی۔

عدالت نے درخواست منظور کرتے ہوئے وارنٹ منسوخ کر دیے اور 20-20 ہزار روپے کے دو مچلکوں پر ان کی ضمانت منظور کر لی۔ ذرائع کے مطابق ان کی پیشی کو انتظامیہ نے انتہائی محدود اور خفیہ رکھا تھا، جبکہ پولیس اور خفیہ ایجنسیاں صبح ہی سے الرٹ تھیں۔ میڈیا کو بھی ان کی آمد کی اطلاع کافی تاخیر سے مل سکی۔

عدالت سے باہر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سید احمد بخاری نے کہا کہ انہیں کئی برسوں تک اس مقدمے اور اس سے متعلق درج ایف آئی آر کی معلومات نہیں تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جب انہیں مقدمے اور وارنٹ کے بارے میں علم ہوا تو انہوں نے عدالت میں حاضر ہو کر قانونی عمل مکمل کرنے کا فیصلہ کیا۔

دار العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے تین روزہ اجلاس کی پہلی نشست ادارہ کے گیسٹ ہاؤس میں ہوئی

دیوبند، 24/جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) دار العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے تین روزہ اجلاس کی پہلی نشست ادارہ کے گیسٹ ہاؤس میں شروع ہوئی جس میں اکثر ممبران شوریٰ نے شرکت کی۔ تفصیلات کے مطابق علمی دانشگاہ دار العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کا تین روزہ اجلاس منعقد ہوا، جس کی پہلی نشست کا آغاز ادارہ کے گیسٹ ہاؤس میں صبح 9 بجے شروع ہوا۔ دوپہر 1 بجے تک چلنے والی اس نشست میں اکثر ارکان شوریٰ نے شرکت کی۔ واضح ہو کہ ایک طویل مدت سے دار العلوم دیوبند کے مکمل نظام کو مجلس شوریٰ دیکھ رہی ہے، جس میں ملک کے مختلف حصوں سے علماء اور باوقار شخصیات کو شامل کیا جاتا رہا ہے، اسکا مقصد ملک کے مختلف حصوں سے مسلمانوں کی نمائندگی ادارہ کا نظم بنانا اور ادارے کی امداد کے لئے ملک اور بیرون ملک میں سہولت سے رسائی کرنا بھی ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے دار العلوم

دیوبند کے مہمان خانہ میں شوریٰ کے انعقاد میں انتہائی خاموشی اور یک طرفہ فیصلے محسوس کئے جا رہے ہیں، دار العلوم دیوبند کے قیام اور چوطرفہ ترقی میں اہل دیوبند کا پہلے دن سے مرکزی کردار رہا ہے مگر آج مجلس شوریٰ ہی نہیں اساتذہ کی صف میں بھی مقامی باشندوں کی تعداد برائے نام رہ گئی ہے، عام خیال ہے کہ آنے والے وقت میں شاید ہی اس جانب توجہ دی جائے، وہیں عوام وخواص میں اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ مولانا سید انظر حسین میاں دیوبندی کے انتقال کے بعد سے خالی چلی آ رہی نشست کے لئے دیوبند کی ان چار باوقار شخصیتوں دار العلوم وقف دیوبند کے مہتمم مولانا محمد سفیان قاسمی، جامعہ امام محمد انور شاہ کے مہتمم وشیخ الحدیث و جانشینِ فخر المحدثین مولانا سید احمد خضر شاہ مسعودی کشمیری، اتر پردیش اردو اکیڈمی کے سابق چیئرمین ڈاکٹر نواز دیوبندی اور جامعہ طبیہ دیوبند کے منیجر ڈاکٹر انور سعید میں سے کسی ایک شخصیت کا انتخاب ہو سکتا ہے۔ ایک طویل مدت سے شوریٰ کا اجلاس انتہائی خاموشی اور یکطرفہ ہوتا آ رہا ہے، شوریٰ کے ممبران کبھی بھی شہر کے ذمہ داران، طلبہ اور صحافیوں سے رابطہ نہیں کرتے یا انہیں دار العلوم انتظامیہ کی جانب سے رابطہ کرنے نہیں دیا جاتا اور نہ ہی ممبران شوریٰ باہر نکل کر تعمیر و دوسری چیزوں کا جائزہ لیتے ہیں ساتھ ہی کسی بھی باہری شخص کے ارکان شوریٰ سے ملنے پر پابندی لگا دی جاتی ہے امید کی جانی چاہئے کہ اس بار کا اجلاس مختلف ہوگا۔ واضح ہو کہ عالم اسلام کی ممتاز دینی درسگاہ دار العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہر سال منعقد ہوتا ہے، جس میں اراکین شوریٰ ادارہ کے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے علاوہ دار العلوم کی ہمہ جہت ترقی اور طلبہ کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرانے جیسے اہم امور پر غور وخوض کرتے ہیں اور اتفاق رائے سے اہم تجاویز منظور کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ خبر لکھے جانے تک دار العلوم دیوبند کی جانب سے کوئی پریس نوٹ جاری نہیں کیا گیا تھا۔

محکمہ توانائی میں سستی اور لاپرواہی برداشت نہیں ہوگی: اے کے شرما

ٹرانسفارمروں کی تبدیلی میں تاخیر اور برقی حادثات پر وزیر توانائی کا سخت نوٹس

لکھنؤ: 25 جولائی. شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے لکھنؤ کے سنگم آڈیٹوریم میں منعقدہ محکمہ کی جائزہ میٹنگ میں افسران کے کام کاج پر سخت عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے واضح طور پر کہا کہ محکمہ توانائی میں لاپرواہی، سستی اور جوابدہی سے بچنے کے رجحان کو کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ عوامی مسائل کو نظرانداز کرنے والے افسران اور ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ میٹنگ کے دوران، وزیر مسٹر شرما نے ٹرانسفارمر کی تبدیلی میں غیر ضروری تاخیر پر گہری ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا کہ خراب ٹرانسفارمروں کی وجہ سے صارفین کو بجلی کی طویل بندش کا سامنا کرنا ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ٹرانسفارمر کی تبدیلی اور مرمت کا نظام بروقت اور موثر بنایا جائے۔ انہوں نے ورکشاپ میں ٹرانسفارمر کی مرمت کے بڑھتے ہوئے بیک لاگ کے بارے میں بھی تفصیلی معلومات طلب کیں اور فوری بہتری کی ہدایت کی۔ وزیر توانائی نے ریاست میں ہونے والے برقی حادثات پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بہت سے معاملات میں نچلے درجے کے اہلکار نہ تو باقاعدگی سے علاقے کا معائنہ کرتے ہیں اور نہ ہی بروقت واقعات کا نوٹس لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ عمل مکمل طور پر ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے ٹیکنیکل ڈائریکٹر کو ہدایت کی کہ وہ اس وقت تک کوئی شٹ ڈاؤن جاری نہ کریں جب تک کہ اس میں شامل اہلکار تمام ضروری حفاظتی سامان نہ پہنیں۔ حفاظتی معیارات پر کسی قسم کا سمجھوتہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ مسٹر شرما نے لوڈ میں اضافے، بلنگ کے مسائل اور ٹرانسفارمر کی زیر التوا مرمتوں پر افسران کے ساتھ تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے واضح طور پر کہا کہ ٹرانسفارمر کی صلاحیت میں اضافہ کو لائن لاسز کے برابر نہیں کیا جانا چاہیے۔ جہاں ضروری ہو، صارفین کو بجلی کی بہتر فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے فوری طور پر صلاحیت میں اضافہ کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ جو ایماندار صارفین اپنے بجلی کے بل باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں انہیں نادہندگان کی وجہ سے کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا چاہیے۔ میٹنگ میں وزیر مسٹر شرما نے بلیا میں برقی حادثہ میں ہونے والے جانی نقصان پر گہرے دکھ کا اظہار کیا اور محکمہ کے عہدیداروں سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر حادثے کی سنجیدگی سے تحقیقات کی جائیں اور ذمہ داروں کو جوابدہ ٹھہراتے ہوئے ضروری کارروائی کی جائے، تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات دوبارہ رونما نہ ہوں۔ آئندہ ماہ ساون اور کنور یاترا کے پیش نظر، وزیر توانائی مسٹر شرما نے تمام ڈسکام کے مینیجنگ ڈائریکٹرس کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ محکمہ بجلی کی تمام تیاریاں وقت پر مکمل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ افسران ذاتی طور پر راستوں کا معائنہ کریں، بجلی کے کھمبوں کی ضروری لپیٹ کو یقینی بنائیں، اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ بجلی کی تاروں کے نیچے کوئی کیمپ یا پنڈال قائم نہ ہو۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ کانوڑ یاترا کے دوران ایک بھی برقی حادثہ نہیں ہونا چاہئے۔ اس مقصد کے لیے تمام افسران ذاتی ذمہ داری لیں اور حفاظتی انتظامات کو اولین ترجیح دیں۔ میٹنگ میں ایڈیشنل چیف سکریٹری/ ڈائریکٹر جناب آشیش گوئل، ایم ڈی یو پی پی سی ایل مسٹر نتیش کمار کے ساتھ تمام ڈسکام کے ایم ڈی اور دیگر اعلیٰ سطحی افسران موجود تھے۔

فوڈ پروسیسنگ پالیسی 2023 سے سرمایہ کاری اور روزگار میں اضافہ: کیشو پرساد موریہ

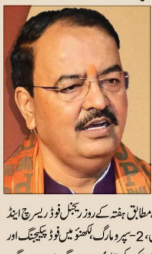

لکھنؤ: 25 جولائی. اتر پردیش کے نائب وزیر اعلی جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ فوڈ پروسیسنگ کا شعبہ روزگار اور خود روزگار کے بے پناہ مواقع فراہم کرتا ہے۔ ریاستی حکومت کسانوں، نوجوانوں اور صنعت کاروں کی آمدنی بڑھانے کے لیے فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری کی مسلسل حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 اس سمت میں ایک وردان ثابت ہو رہی ہے، جس کے نتیجے میں ریاست میں فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں سرمایہ کاری میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور نئی جہتیں قائم ہو رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پراسیسڈ فوڈ کی بہتر پیکیجنگ اور موثر برانڈنگ مصنوعات کے معیار، مارکیٹ میں قبولیت اور برآمدی صلاحیت کو نمایاں طور پر بڑھاتی ہے، اس لیے حکومت اس شعبے پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ کی ہدایات کے مطابق ہفتہ کے روز ریجنل فوڈ ریسرچ اینڈ انالیسس سنٹر (R-FRANK)، فوڈ پروسیسنگ ڈپارٹمنٹ، ادیان بھون کمپلیکس، 2-سپرو مارگ، لکھنؤ میں فوڈ پیکیجنگ اور لیبلنگ ریگولیشن پر ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا، جس کا مقصد کسانوں کے درمیان خوراک کی تیاری، پروسیسنگ اور پروسیسنگ کے عمل کو فروغ دینا ہے۔ اور طلباء کو کھانے کی اشیاء کی پیکیجنگ اور لیبلنگ کی اہمیت کے بارے میں۔ ورکشاپ میں اسسٹنٹ کمشنر فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن لکھنؤ مسٹر وی کے۔ پانڈے نے فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (FSSAI) کے ضوابط کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں، جس نے شرکاء کو خوراک کی مصنوعات کی مینوفیکچرنگ، پیکجنگ، لیبلنگ، اور فوڈ سیفٹی کے معیارات کی تعمیل سے متعلق اہم دفعات سے آگاہ کیا۔ چیف فوڈ سیفٹی آفیسر، گونڈا، مسٹر ایم پی۔ سنگھ نے کھانے کی مصنوعات کی لیبلنگ، لازمی اعلانات، صارفین کے مفادات اور ریگولیٹری ضروریات کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ بی بی اے یو، لکھنؤ سے ڈاکٹر آشیش جاٹاو نے تحقیق پر مبنی فوڈ پیکیجنگ، جدید پیکیجنگ تکنیک، اور اخراج شدہ کھانے کی مصنوعات کی سائنسی اور تکنیکی خصوصیات کے بارے میں معلومات پیش کیں۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پیکجنگ، لکھنؤ سے ڈاکٹر پرگیہ گپتا نے کھانے کی مصنوعات کی برآمدات، بین الاقوامی معیار کے معیارات، برآمدی پیکیجنگ کی ضروریات، اور عالمی مارکیٹ میں مسابقت کو بڑھانے کے اقدامات پر ایک تفصیلی لیکچر دیا۔ ڈاکٹر انیرودھا کمار نے سائنسی مینوفیکچرنگ، پروسیسنگ، محفوظ پیکجنگ، اور کھانے کی مصنوعات کی کوالٹی کنٹرول کے مختلف پہلوؤں پر ماہر علم کا اشتراک کیا۔ ورکشاپ کے دوران آر فرینک کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ہریش کمار نے چیف اور خصوصی مہمانوں کا استقبال کیا اور انہیں گلدستے اور یادگاری نشانات سے نوازا۔ گورکھپور، وارانسی، کانپور، بستی، ایٹہ، پریاگ راج، غازی پور، رائے بریلی، اور لکھنؤ سمیت مختلف اضلاع کے کسانوں، ایف پی او کے نمائندوں، فوڈ پروسیسنگ کے کاروباری افراد، امیدواروں اور یونیورسٹی کے طلباء نے پروگرام میں جوش وخروش سے حصہ لیا۔ پروگرام کے اختتام پر ڈاکٹر ہریش کمار نے تمام مہمانوں، ماہر مقررین، اور شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ورکشاپ کا اختتام کیا۔ آر فرینک کے افسران اور ملازمین جن میں مسز رنجنا پرکاش، مسٹر ستیش جین، مسٹر شبھم، ڈاکٹر پرینکا، مسز جیوتی، محترمہ رنجھون، محترمہ امرین، اور محترمہ پارول نے ورکشاپ کے کامیاب انعقاد میں اہم رول ادا کیا۔

تعلیمی نظام میں جامع اصلاحات کے اصل مسئلے کو نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے: مایاوتی

دہلی کے طلبا تحریک کا پوری طرح سے سیاسی رنگ دے دیا گیا، بسپا سربراہ کا اشارہ

لکھنؤ: 25 جولائی (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی سربراہ مایاوتی نے کہا ہے کہ نیٹ (NEET) پرچہ لیک معاملے پر جاری سیاسی کشمکش کے دوران تعلیمی نظام میں جامع اصلاحات کے اصل مسئلے کو نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں سابق وزیر اعلیٰ اتر پردیش نے کہا کہ احتجاج کرنے والے طلبہ کی جانب سے مرکزی وزیر تعلیم دھرمندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ اب سیاسی ٹکراؤ کا مرکز بن گیا ہے، جبکہ اصل توجہ امتحانی نظام میں ضروری اصلاحات پر ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا، اگرچہ جنتر منتر پر جاری پُرامن دھرنے کو عوام کی وسیع ہمدردی حاصل ہوئی ہے، لیکن اپوزیشن اور حکومت دونوں مرکزی وزیر تعلیم کے استعفے کے مطالبے پر شدید سیاست کر رہے ہیں۔ اس دوران تعلیمی نظام میں ضروری اور جامع اصلاحات کا اصل مسئلہ پس منظر میں نہیں جانا چاہیے۔ مایاوتی نے الزام لگایا کہ اپوزیشن جماعتیں سڑک سے لے کر پارلیمنٹ تک اس معاملے پر سیاسی فائدہ اٹھانے کی دوڑ میں ہیں، جس سے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا،" یہ ٹکراؤ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے اور اس کے اثرات کسی نہ کسی صورت ریاستوں تک بھی پہنچ سکتے ہیں۔ میں اپنی پارٹی کے کارکنوں کو مشورہ دیتی ہوں کہ وہ چوکس اور محتاط رہیں۔ بی ایس پی سربراہ نے کہا کہ یہ معاملہ مکمل طور پر سیاسی رنگ اختیار کر چکا ہے اور جنتر منتر پر مظاہرین کے خلاف پولیس کارروائی نے صورتحال کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ انہوں نے اس تنازع کو پارلیمنٹ کے جاری مانسون اجلاس میں مسلسل رکاوٹوں سے بھی جوڑا۔ مایاوتی نے کہا، کشیدگی اور محاذ آرائی کے اس ماحول کی وجہ سے مانسون اجلاس اب تک ایک دن بھی معمول کے مطابق نہیں چل سکا، جس کے نتیجے میں ملک اور عوامی مفاد سے متعلق کئی اہم معاملات پر حکومت کی جوابدہی بھی متاثر ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کی توجہ پرچہ لیک ہونے کے بعد سخت کارروائی پر زیادہ نظر آتی ہے، جبکہ ایسے واقعات کو پہلے ہی روکنے کے مؤثر اقدامات دکھائی نہیں دیتے۔ مایاوتی نے کہا، حکومت جن اقدامات پر غور کر رہی ہے، وہ بدعنوانی اور نااہلی کے باعث ہونے والے پرچہ لیک کے بعد سخت کارروائی کی عکاسی کرتے ہیں، لیکن ایسے سنگین جرائم کو ابتدا ہی میں روکنے کے لیے مناسب اقدامات نظر نہیں آ رہے، جس کی وجہ سے عوام میں بے اطمینانی بڑھ رہی ہے۔

☐ نیٹ اور دیگر امتحانات میں پیپر لیک ہونے اور دیگر بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج میں کاکروچ جنتا پارٹی کی قیادت میں دہلی میں جاری طلبہ تحریک کے بارے میں، بہوجن سماج پارٹی کی سربراہ مایاوتی نے کہا ہے کہ اس معاملے کو پوری طرح سے سیاسی رنگ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مظاہرین مرکزی وزیر تعلیم کے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس سے تعلیمی نظام میں درکار جامع اصلاحات کے اصل مسئلے کو دھندلا دیا جا سکتا ہے۔ بی ایس پی کی حریف سماج وادی پارٹی نے دہلی میں جاری طلبہ تحریک کی نہ صرف کھل کر حمایت کی ہے بلکہ ایس پی صدر اکھلیش یادو اور ایم پی ڈمپل یادو سمیت پارٹی کے دیگر لیڈروں نے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ ایس پی اس تحریک کا استعمال اتر پردیش اسمبلی انتخابات میں خاص طور پر نوجوانوں میں اپنی حمایت بڑھانے کے لیے کر رہی ہے۔ آزاد سماج پارٹی کے رہنما اور رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد نے طلباء کے خلاف طاقت کے استعمال کے خلاف پارلیمنٹ کے احاطے میں احتجاجی دھرنا دیا۔ راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی سمیت کانگریس کے سبھی سینئر لیڈر اس تحریک کی حمایت میں سڑکوں پر اتر آئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مایاوتی تحریک پر سیاست کرنے کا الزام لگا رہی ہیں۔ انسٹاگرام پر ایک پوسٹ میں بی ایس پی سربراہ مایاوتی نے طلبہ کے احتجاج اور ان کے مطالبات پر سوالات اٹھائے۔ مایاوتی نے لکھا کہ NEET-UG سمیت مختلف امتحانات کے پیپر لیک ہونے اور اس کے نتیجے میں ملک بھر میں طلباء اور نوجوانوں کی خودکشیوں نے "کاکروچ جنتا پارٹی" (CJP) تحریک کو جنم دیا ہے۔ جہاں نئی ☓☓ دہلی کے جنتر منتر پر جاری پرامن احتجاج نے بڑے پیمانے پر عوامی ہمدردی حاصل کی ہے، وہیں حکومتی جوابدہی کے معاملے کے طور پر مرکزی وزیر تعلیم کے استعفیٰ کے ان کے ضد کے مطالبے پر اپوزیشن اور حکومت کے درمیان شدید سیاسی سرگرمیاں جاری ہیں۔ کیا اس سے تعلیمی نظام میں درکار جامع اصلاحات کے حقیقی مسئلے پر پردہ پڑ سکتا ہے؟ مایاوتی نے لکھا، اس گرما گرم معاملے کا فائدہ اٹھانے کے لیے، خاص طور پر اپوزیشن جماعتوں کے درمیان سڑکوں سے لے کر پارلیمنٹ تک، ایک سخت مقابلہ ہے۔ اس سے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان تناؤ اور تصادم کی صورتحال بھی پیدا ہو رہی ہے، متشدد ہو رہی ہے اور کسی نہ کسی شکل میں دوسری ریاستوں میں پھیل رہی ہے۔ مایاوتی نے اپنی پارٹی بی ایس پی کو چوکس اور چوکنا رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ یہ مسئلہ پوری طرح سے سیاست زدہ ہو گیا ہے اور جنتر منتر پر مظاہرین کے خلاف پولیس کی کارروائیوں نے صورتحال کو مزید بڑھا دیا ہے۔

جوہر یونیورسٹی کو منہدم نہیں ہونے دیں گے

ہم ہر اینٹ کی جگہ اپنا سر لگا دیں گے: اقرا حسن

لکھنو: 25 جولائی (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کی جوہر یونیورسٹی کو بچانے کے لئے ایس پی کے 10 ممبران پارلیمنٹ کے ایک وفد نے رام پور کے ڈی ایم سے ملاقات کی۔ سماجوادی پارٹی کی ایم پی اقرا حسن ہفتہ کی دوپہر تقریباً 12:30 بجے سنت شرومنی گیسٹ ہاؤس پہنچیں، اس کے بعد روچی ویرا اور ضیاء الرحمن برق پہنچے۔ تمام ارکان پارلیمنٹ نے بند کمرے میں میٹنگ کی۔ اس کے بعد وہ سب جوہر یونیورسٹی پہنچے اور طلباء سے ملاقات کی جو آٹھ دن سے گیٹ پر احتجاج کر رہے تھے۔ اس میٹنگ کے دوران ایم پی اقرا حسن نے کہا، ہمارے ایم ایل اے بھی اس سے پہلے ڈی ایم سے ملنے آئے تھے۔ میں رام پور اور اعظم خان کو یقین دلاتی ہوں کہ ہم جوہر یونیورسٹی کو گرنے نہیں دیں گے۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم ہر اینٹ کی جگہ سر رکھ دیں گے، لیکن اسے کچھ نہیں ہونے دیں گے۔ جوہر یونیورسٹی اعظم صاحب نے بنائی تھی۔ ہم اسے کسی قیمت پر گرنے نہیں دیں گے۔ ہم ڈی ایم سے گزارش کریں گے کہ اسے رہنے دیا جائے۔ ہم ان سے کہیں گے کہ یونیورسٹی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ مرادآباد کی ایم پی روچی ویرا نے کہا کہ ہم جوہر یونیورسٹی کو کسی بھی قیمت پر منہدم نہیں ہونے دیں گے۔ یہ تعلیم کا مندر ہے اسے گرانے کا حکم غلط ہے۔ اگر ڈی ایم نے ہماری بات نہیں سنی تو ہم اعلیٰ حکام سے رجوع کریں گے اور اگر ضرورت پڑی تو ہم عدالت بھی جائیں گے۔ ضیاء الرحمان برق نے کہا، رام پور کے ڈی ایم نے من مانی حکم جاری کیا۔ سنبھل کے ایم پی ضیاء الرحمان برق نے کہا، یونیورسٹی کو منہدم کرنے کا حکم غلط ہے، ڈی ایم کو حکم واپس لینا چاہیے۔ میں اس معاملے کو ایوان میں اٹھاؤں گا۔ زیرو آور میں میرا نمبر بھی آ گیا ہے۔ لیکن ایوان نہیں چل رہی ہے، اگر ایوان چلے گی تو میں اس معاملے کو ضرور اٹھاؤں گا۔ ہریندر ملک نے کہا کہ اگر حکومت منظور نہیں کرتی ہے تو ہم اسے منظور کرائیں گے: مظفر نگر کے ایم پی ہریندر ملک نے کہا، "یہ حکومت تعلیم مخالف ہے، نئی یونیورسٹی بنانے کے بجائے اسے گرانے میں مصروف ہے۔ حکومت ممبران پارلیمنٹ کا مطالبہ مانے گی یا نہیں۔" ہریندر ملک نے جواب دیا، اگر حکومت منظور نہیں کرتی تو ہم کریں گے۔ ایم پی جاوید نے کہا کہ یہ حکومت تعلیم مخالف ہے: راجیہ سبھا کے رکن جاوید نے کہا، "اس حکومت سے کسی بھی چیز کی توقع رکھنا بیکار ہے، کیونکہ یہ تعلیم مخالف اور عوام دشمن ہے۔ یہ حکومت نہیں چاہتی کہ ہندوستان کے لوگ تعلیم یافتہ ہوں۔ غریب بچوں کو تعلیم ملنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹ کو جوہر یونیورسٹی کو منہدم کرنے کے غیر قانونی حکم کو واپس لینا چاہئے۔ اس کے بعد تقریباً ساڑھے تین بجے ایس پی کا وفد ضلع مجسٹریٹ کے دفتر پہنچا۔ انہوں نے ڈی ایم اجے کمار دویدی کو ایک میمورنڈم پیش کیا جس میں جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کے انہدام کے حکم کو واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس دوران ضلع کلکٹریٹ سے جوہر یونیورسٹی کے مین گیٹ تک سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوراگ سنگھ نے بتایا کہ تین تھانے کے تھانیدار اور ایک ایک سی او کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ ایک وجر گاڑی اور فائر بریگیڈ کی گاڑی بھی تعینات کی گئی تھی۔ وفد میں رام پور ایس پی ضلع صدر اجے ساگر، ایم پی جاوید علی خان، ایم پی اقرا حسن، ایم پی محب اللہ، ایم پی نیرج موریہ، ایم پی ضیاء الرحمن برق، ایم پی رام لال سمن، ایم پی راجیو رائے، ایم پی بیرندر سنگھ ملک، ایم پی رام شرومنی ورما سمیت کئی سینئر لیڈر شامل تھے۔ سابق ایم پی اور مہاراشٹرا ایس پی کے ریاستی صدر ابو عاصم اعظمی بھی وفد کا حصہ تھے۔ رام پور کے رکن اسمبلی محب اللہ ندوی بھی وفد میں شامل تھے لیکن وہ نظر نہیں آئے۔

دو دن قبل 25 ایم ایل اے کا وفد ملاقات کر چکا ہے

23 جولائی (جمعرات) کو 25 ایم ایل اے سمیت 45 لیڈروں کے ایک وفد نے ایس پی لیڈر آف اپوزیشن ماتا پرساد پانڈے کے ساتھ ضلع مجسٹریٹ سے ملاقات کی۔ وفد ماتا پرساد پانڈے کے ساتھ یونیورسٹی کے اندر بھی گیا اور وہاں کے عہدیداروں سے تقریباً 45 منٹ تک بات چیت کی۔ اس کے بعد وہ اعظم خان کے گھر گئے اور ان کی اہلیہ تنزین فاطمہ سے ملاقات کی اور اپوزیشن لیڈر اور تنزین فاطمہ سے تقریباً 20 منٹ تک بات چیت کی۔ تقریب کے دوران اعظم خان کے بڑے بیٹے ادیب اعظم نے ان کا استقبال کیا۔ آر ڈی اے نے یونیورسٹی کو منہدم کرنے کا حکم دیا ہے: اعظم خان کی یونیورسٹی کی 40 میں سے 38 عمارتوں کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔ ان کا نقشہ منظور نہیں ہوا تھا۔ رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (RDA) نے 15 جولائی کو یونیورسٹی کو منہدم کرنے کا حکم دیا تھا۔ یونیورسٹی کو بلڈوزنگ ہونے سے پہلے 15 دن کا وقت دیا گیا ہے۔

مدارس کے اساتذہ کے لیے تربیتی ورکشاپ کا اختتام

جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ معیاری تعلیم وقت کی اہم ضرورت، اساتذہ مسلسل خود کو اپ ڈیٹ رکھیں: مقررین

لکھنؤ: اتر پردیش مدرسہ تعلیم بورڈ کی جانب سے ضلع لکھنؤ کے سرکاری امداد یافتہ مدارس کے اساتذہ و معلمات کے لیے "اساتذہ کے اخلاق، جماعتی نظم ونسق اور معیاری تعلیم" کے موضوع پر منعقدہ چھ روزہ تربیتی ورکشاپ کے آخری روز دوسرے اجلاس میں محکمہ اقلیتی بہبود کے مشترکہ ڈائریکٹر شری ایچ۔ پی۔ امبیڈکر، مشترکہ ڈائریکٹر شری آر۔ پی۔ سنگھ، نائب ڈائریکٹر شری جگموہن اور ضلعی اقلیتی بہبود افسر شری پون سنگھ نے شرکت کی۔ مہمانوں کا استقبال ایرم ایجوکیشنل سوسائٹی کے منیجر ڈاکٹر خواجہ بزمی یونس اور ڈائریکٹر کے۔ ایس۔ فیضی یونس نے کیا۔ شری ایچ۔ پی۔ امبیڈکر نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس تربیتی ورکشاپ سے مدرسہ تعلیم بورڈ نئی بلندیوں تک پہنچے گا۔ انہوں نے اساتذہ سے اپیل کی کہ وہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 (NEP-2020) کے مطابق جدید ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت (AI) کو اپنے نصاب کے ساتھ جوڑ کر آسان زبان میں طلبہ تک پہنچائیں۔ انہوں نے کہا کہ استاد کی قابلیت کا کوئی فائدہ نہیں اگر طالب علم اس کی بات کو سمجھ نہ سکے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب استاد خود سیکھنے کا جذبہ رکھے، تبھی وہ دوسروں کو بہتر انداز میں سکھا سکتا ہے۔ محکمہ اقلیتی بہبود کے نائب ڈائریکٹر شری جگموہن نے کہا کہ گزشتہ سو برسوں کے مقابلے میں آئندہ پانچ برسوں میں تعلیم کے میدان میں کہیں زیادہ تیز رفتار تبدیلیاں آئیں گی۔ انہوں نے ورکشاپ میں تربیت فراہم کرنے والی محترمہ سحر سلطان اور محترمہ زرین عباس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مدارس کے ماحول کے مطابق تربیتی ماڈیول تیار کیا ہے۔ انہوں نے ایرم ایجوکیشنل سوسائٹی کی جانب سے اس کامیاب ورکشاپ کے انعقاد کو بھی سراہا۔ انہوں نے اساتذہ سے کہا کہ ایسی ورکشاپوں کو غیر ضروری نہ سمجھیں بلکہ انہیں جدید تعلیم کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے کا ذریعہ تصور کریں۔ استاد کا کام صرف کتابی معلومات پہنچانا نہیں بلکہ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے آسان انداز میں طلبہ تک علم منتقل کرنا بھی ہے۔ مشترکہ ڈائریکٹر شری آر۔ پی۔ سنگھ نے کہا کہ ابتدائی سطح کے بچوں میں سیکھنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ طلبہ اپنے استاد کے رویے، زبان، لباس اور عادات کا باریک بینی سے مشاہدہ کرتے ہیں کیونکہ وہ استاد کو اپنا مثالی کردار سمجھتے ہیں۔ انہوں نے مدارس کے اساتذہ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے مدارس میں عملی (Practical) طریقۂ تدریس اور پروجیکٹ بیسڈ لرننگ کو فروغ دیں، کیونکہ طلبہ عملی سرگرمیوں کو دیکھ کر زیادہ تیزی سے سیکھتے ہیں۔ ضلعی اقلیتی بہبود افسر شری پون سنگھ نے آئندہ منصوبہ بندی کے تحت اساتذہ کے لیے سال میں تین مرتبہ ایک ایک ہفتے کی تربیتی ورکشاپ منعقد کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ اساتذہ جدید معلومات سے باخبر رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ کو وقت کے مطابق خود کو مسلسل اپ ڈیٹ کرتے رہنا چاہیے، جس سے طلبہ بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ ایرم ایجوکیشنل سوسائٹی کے منیجر ڈاکٹر بزمی یونس نے موجودہ افسران سے درخواست کی کہ مدارس کے طلبہ کو بھی عام تعلیمی اداروں کے طلبہ کی طرح کھیل کود اور دیگر مقابلوں میں حصہ لینے کے مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ ان کی صلاحیتیں بھی نکھر کر سامنے آئیں۔ آخر میں ڈائریکٹر کے۔ ایس۔ فیضی یونس نے تمام مہمانوں، مدارس کے سربراہان اور اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔ ورکشاپ کے پہلے اجلاس میں محترمہ سحر سلطان نے اساتذہ کو ہدایت دی کہ وہ اپنے رویے اور الفاظ میں ہمیشہ شائستگی اختیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ آج کل ایسی خبریں سامنے آتی رہتی ہیں جن میں طلبہ یا اساتذہ کی جانب سے نامناسب الفاظ یا رویے اختیار کیے جاتے ہیں، جس سے طلبہ ذہنی طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ اسی تناظر میں حکومت نے 2012 میں **پوکسو (POCSO) ایکٹ** نافذ کیا تاکہ 18 سال سے کم عمر بچوں کے حقوق کا تحفظ کیا جا سکے اور ان کے ساتھ بدسلوکی یا ناروا رویے کی روک تھام ہو۔ انہوں نے مزید بتایا کہ 2013 میں **خواتین کے ساتھ کام کی جگہ پر جنسی ہراسانی کی روک تھام (POSH Act 2013)** نافذ کیا گیا تاکہ خواتین کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مدارس سے تعلیم مکمل کرنے والے طلبہ کے لیے اعلیٰ تعلیم کی رہنمائی (کیریئر کاؤنسلنگ) کا بھی مدارس میں مناسب انتظام ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنے مستقبل کے لیے بہتر تعلیمی اور پیشہ ورانہ راستے کا انتخاب کر سکیں۔ اس کے بعد محترمہ زرین عباس نے تعلیمی ماحول کی تنظیم اور نصاب کے مؤثر نفاذ کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ورکشاپ میں مختلف مدارس کے پرنسپل اور اساتذہ شریک تھے۔

لکھنؤ میں آزاد سماج پارٹی کا احتجاج

مطالبات پورا ہونے تک احتجاج کی دھمکی

لکھنو: 25 جولائی (پی این ایس) آزاد سماج پارٹی (اے ایس پی) کا احتجاج ہفتہ کو لکھنؤ کے ایکو گارڈن میں جاری رہا۔ پارٹی کے قومی صدر اور نگینہ کے رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد کے احتجاجی مقام پر پہنچنے کی تیاری کے دوران کارکنوں اور طلباء کی ایک بڑی تعداد جمع ہو گئی۔ ریاست بھر کے کئی اضلاع سے پارٹی عہدیدار اور حامی مسلسل ایکو گارڈن پہنچ رہے ہیں۔ مظاہرین حالیہ پیپر لیکس اور طلبہ پر مبینہ لاٹھی چارج کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ مظاہرین کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ دہلی کے جنتر منتر پر احتجاج کے دوران طاقت کا استعمال کرنے والے پولیس اہلکاروں کے خلاف مقدمات درج کیے جائیں اور جن کی تصاویر منظر عام پر آئی ہیں۔ وہ زخمی طلباء کے لیے مناسب معاوضہ کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں۔ احتجاجی مقام پر موجود کارکن مرکزی حکومت کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں اور "بھیم کرانتی کاری" کے نعرے لگا رہے ہیں۔ مظاہرین نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ بھی دہرایا۔ ان کا کہنا تھا کہ طلبہ کے مفادات کے تحفظ کے لیے پیپر لیک کے ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور طلبہ پر ہونے والے مبینہ مظالم کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ فی الحال ایکو گارڈن میں احتجاج جاری ہے۔

جعلی ادویات کے خلاف بڑا کریک ڈاؤن

لکھنؤ میں 13 سے زائد فرموں پر چھاپے، متعدد دکانیں سیل، ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایت

لکھنؤ: 25 جولائی. ریاست میں جعلی اور قابل اعتراض ادویات کی سپلائی چین کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کی طرف سے شروع کی گئی خصوصی مہم کے ایک حصے کے طور پر لکھنؤ میں بڑی کارروائیاں کی گئیں۔ ہیڈ کوارٹر کی سطح پر تشکیل دی گئی 18 ڈرگ انسپکٹروں کی خصوصی ٹیم نے امین آباد اور دیگر مقامات پر واقع 13 سے زائد فرموں کی چھان بین کی۔ ماضی قریب میں محکمہ کی جانب سے جعلی ادویات کی مؤثر روک تھام کے لیے چلائی جانے والی مہم میں بنیادی طور پر درج ذیل نکات پر کارروائی کی گئی۔ جعلی بلنگ اور فرضی لین دین کے ذریعے منظم گینگ کا پردہ فاش، ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایات - ایسی ہول سیل فرموں اور ایجنٹوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو دوائیوں کی سپلائی کے بغیر آپس میں کراس بلنگ کر کے ایک منظم سنڈیکیٹ چلا رہے ہیں، جعلی بل بنا کر اور بینک ٹرانسفر کے بغیر کاغذی لین دین دکھا رہے ہیں، ان میں سنی، ڈائرکٹر میسرز اشوک فارما، منیش مشرا، بھارت فارما، کپل جیسوال، میسرز شیو شکتی کے ڈائریکٹر، پریانشو، میسرز ودیا فارما کے ڈائریکٹر، ساحل، میسرز آراین فارما کے ڈائریکٹر، ہرمیت سنگھ، میسرز میٹ انٹرپرائسز کے ڈائریکٹر وغیرہ شامل ہیں، کمشنر آف فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن، اتر پردیش کی طرف سے ہدایات دی گئی ہیں کہ بی این ایس سیکشن کے تحت ایف آئی آر درج کریں۔ اس کے علاوہ عابد علی اطہر (سافٹ ویئر سیلر) کے خلاف بھی جو فارماسیوٹیکل کمپنیوں کی جعلی بلنگ میں ادویات کی خرید و فروخت کے لیے استعمال ہونے والے سافٹ ویئر سیلر کے ساتھ ملی بھگت میں ملوث تھا۔ ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 24.07.2026 کو امین آباد پولیس اسٹیشن میں فرم میسرز مہاراجہ انٹرپرائزز، ہرید اسی کھیڑا، لکھنؤ کے پروپرائٹر نتیش کمار اور اپولو فارمیسی کے آپریٹر اویناش چودھری، ریشبھ کشیپ، میسرز فارمیسی، شیوا اینڈ مارکیٹس کے مالک نیا گاؤں ایسٹ، امین آباد اور سنی کشیپ، شری اشوک فارماسیوٹیکلز، نیو اگروال میڈیسن مارکیٹ، کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 276، 277، 278، 318، 319، 336، 338 اور سیکشن 111 کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ مذکورہ فرموں کی تحقیقات کے دوران مالیاتی لین دین اور بینک اکاؤنٹس کو ملانے پر معلوم ہوا کہ انہوں نے بغیر حقیقی فنڈ ٹرانسفر اور ادویات کی نقل و حرکت کے بغیر جعلی ٹریڈنگ کی اور ایک منظم گینگ بنا کر جعلی بلنگ کے ذریعے مارکیٹ میں جعلی ادویات فروخت کیں۔

امرپالی دوبے کے بڑے فیصلے نے مداحوں کو چونکا دیا

لکھنؤ بھوجپوری باول کا ایک نیا کلپ مداحوں کو چونکا رہا ہے، جو JioHotstar کے آنے والے ریئلٹی شو کے سب سے زیادہ جذباتی اور بات کرنے والے لمحات میں سے ایک کو ظاہر کرتا ہے۔ کلپ میں، امرپالی دوبے ایک مندر میں آشیرواد حاصل کرنے کے بعد اپنی زندگی کے سب سے بڑے فیصلے کا انکشاف کرتی نظر آ رہی ہیں۔ اپنے گھر والوں کے سامنے اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے وہ کہتی ہیں،" میں شاید اپنی پوری زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ کرنے والی ہوں، مجھے نہیں معلوم کہ اس فیصلے کا کیا نتیجہ نکلے گا، میرے گھر والوں کا کیا ردعمل ہوگا، میرے مداحوں کا کیا ردعمل ہوگا، لیکن مجھے یہ کرنا ہے۔" میں ماں بننا چاہتی ہوں۔" اس کا دل دہلا دینے والا اعتراف سب کو دنگ کر دیتا ہے۔ اس کا باپ بے یقینی سے پوچھتا ہے تم کیا کہہ رہے ہو، وہ کیا کہہ رہی ہے؟ جب کہ اس کی بہن گھبرا کر پوچھتی ہے، کیا تمہیں اس بات کا یقین ہے؟" لیکن امرپالی بے چین رہتی ہے اور اعتماد سے جواب دیتی ہے،" مجھے اس بارے میں پورا یقین ہے۔" جذبات میں اضافہ، غیر متوقع انکشافات، اور جانچے گئے رشتوں کے ساتھ، بھوجپوری باول ایسے لمحات کا وعدہ کرتا ہے جو اتنے ہی جذباتی ہوتے ہیں جتنے کہ وہ ڈرامائی ہوتے ہیں۔ 2 اگست سے پورا باوال دیکھیں، صرف JioHotstar پر۔